فیشن پرستی

اور اس کا علاج

مؤلف: جناب پروفیسر حسن سعید صاحب مدظلہ

ناشر: مکتبہ ارسلان، کراچی

Marfat.com

۲۹۷ء ۳۲
۹۷۲ ح
2
DATA ...

جملہ حقوق ملکیت بحق "مکتبہ ارسلان" محفوظ ہیں

نام کتاب	:	فیشن پرستی اور اس کا علاج
تالیف	:	پروفیسر حسن سعید
سن اشاعت	:	نومبر ۲۰۰۰ء
باہتمام	:	محمد ارسلان بن اختر میمن
ناشر	:	مکتبہ ارسلان، اردو بازار کراچی

قیمت: 90 [redacted]

۴۷۳۵۴

ملنے کے پتے

مکتبہ دار العلوم کورنگی، کراچی
ادارۃ اسلامیات 190 انار کلی لاہور
ادارۃ القرآن 437/D لسبیلہ، کراچی
ادارۂ اسلامیات، اردو بازار کراچی
مکتبہ برہان، اردو بازار کراچی
اقبال نعمانی، آفیسر کالونی گارڈن، کراچی
مکتبہ عثمان غنی، مین گیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی
مکتبہ قاسمیہ، نزد بنوری ٹاؤن، کراچی 4853427

دار القرآن اردو بازار کراچی
علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
درخواستی کتب خانہ، نزد بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ المدینہ، اردو بازار کراچی 2628331
مکتبہ مکیہ، مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ، لاہور
مکتبہ ذکریا، نزد بنوری ٹاؤن، کراچی 4855035

انتساب

زندگی کے بھٹکے ہوئے

قافلوں کے نام

جنہیں

جادۂ منزل کی تلاش ہے

حمد و ثناء

صرف اس ذات بے ہمتا کو بجتی ہے جس نے اس کارخانہ عالم کی ہر شے کو عدم کی اندھیریوں سے نکال کر وجود کی جلوہ گاہ میں لا کھڑا کیا، رنگ و بو کی اس کائنات کا ہر ذرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ وہ ہے اور ایک ہے

اس آئینہ خانے میں بھی عکس ہیں تیرے
اس آئینہ خانے میں تو یکتا ہی رہے گا

اور

درود و سلام

اس کے آخری پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جنھوں نے ظلم و جہالت میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو رشد و ہدایت کا راستہ دکھایا۔ جنھوں نے باطل کی گھٹاٹوپ تاریکیوں میں حق کی پر نور مشعلیں روشن فرمائیں اور دُنیا کے ظلمت کدوں میں اُجالا کر دیا

پھوٹا جو سینۂ شبِ تارِ الست سے
اُس نورِ اولیں کا اُجالا تمہی تو ہو

Marfat.com

فہرست عنوانات

فیشن پرستی اور اُس کا علاج

عنوانات	صفحہ نمبر
حمد و ثنا اور درود و سلام	۴
آراء و تقاریظ علمائے کرام و مشائخ عظام	
حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی	۱۳
حضرت مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب مدظلہ العالی	۱۵
حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی	۱۶
حضرت مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقل مدظلہٗ العالی	۱۸
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہٗ العالی	۱۹
حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ العالی	۲۰
پیش لفظ : از مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب مدظلہٗ	۲۱
فیشن پرستی اور اس کا علاج بیمار سوسائٹی	۴۶
فیشن پرستی کی وباء۔ فیشن پرستی ایک روحانی مرض ہے	۴۷
جسمانی اور روحانی بیماریوں میں فرق	۴۷
فیشن پرستی کے معنی' فیشن بدلتا رہتا ہے	۴۹
مغربی تہذیب سے کیا مراد ہے؟ شیطان کا ایک اہم حربہ	۴۹
سنت کے بجائے فیشن' مسلمانوں میں فیشن پرستی'	۵۰
ایک درد بھری داستان	۵۰

سر جیکل آپریشن، فیشن کی دنیا میں ۵۰

وضع قطع میں فیشن ۵۲

ڈاڑھی اور مونچھ ۵۴

ایک مجوسی سے حضور ﷺ کا ارشاد مبارک۔ شاہ کسریٰ کے دو قاصدوں سے حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ۵۵

فیشن پرستی کا جنون ۵۶

کلین شیو (Clean Shave) سنت محمدی ﷺ سے کھلی بغاوت ۵۷

ڈاڑھی تمام نبیوںؑ اور صحابہؓ کی سنت ہے، ڈاڑھی کا مذاق اڑانا کفر ہے ۵۸

موت کے بعد سید الکونین ﷺ کی زیارت، ۵۹

سیرت کے جلسوں میں سیرت کی مخالفت ۵۹

بے اثر تقاریر ۶۰

افسوس کی بات، حیرت کی بات ۶۱

اُجڑا ہوا دل، عجیب و غریب عاشق، محبت کا ثبوت ۶۱

محبت کا تقاضا، باپ اور بیٹے کی مثال ۶۲

عاشق رسولؐ کون ہے؟ ۶۴

حیرت انگیز جسارت ۶۶

ڈاڑھی پر اعتراض ۶۷

سرکارِ دو جہاں نبی ﷺ کی پیشن گوئی ۶۸

سنت رسولؐ کی برسرِ عام مخالفت، ڈاڑھی اسلامی شعار ہے، فرشتوں کی تسبیح، مردوں کیلئے ڈاڑھی عورتوں کیلئے چوٹی زینت ہے ۶۸

نبی ﷺ کے حکم اور فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم کر لینا شرائط ایمان ہے، حضرت امام جعفر صادقؓ کی تفسیر ۶۹

Marfat.com

ایک یہودی کا واقعہ' لقد کان لکم فی رسول اللہ ﷺ اسوۃ حسنۃ ۷۰
سب سے بڑی سعادت' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ ۷۱
صدیق اکبرؓ کی شان' سونے کی انگوٹھی پھینک دینے کا واقعہ ۷۲
کیچڑ میں لیٹ جانے کا واقعہ' حضرت عمر فاروقؓ کا واقعہ ۷۳
صحابہؓ کا ادب' ہماری بے ادبی اور گستاخی، ۷۴
ڈاڑھی سے صورت مردانہ مکمل ہوتی ہے ۷۴
ڈاڑھی منڈانا شیطانی فعل ہے' ڈاڑھی، خوبصورتی اور زینت کا باعث ہے ۷۵
فرشتوں کی قسم' محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے، عجیب وغریب محبت ۷۶
سرکارِ دوجہاں نبی ﷺ کے ارشادات مبارکہ' ۷۷
فیشن پرست مسلمان متوجہ ہوں ۷۷
امام ابویوسفؒ کے ایک شاگرد کا واقعہ' خواب میں حضور ﷺ ۷۸
کی زیارت، تمام سنتیں خداوند قدوس کو پسند ہیں
فرنچ کٹ ڈاڑھی، سائیڈ لاکس (Side Locks) ایک فلمی ۷۸
اداکار کی ڈاڑھی
دیندار لوگوں پر فیشن پرستی کے اثرات ۸۰
ڈاڑھی کے مسئلہ میں تاویل، ایک صاحب کی غیر شرعی نصیحت ۸۰
ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے
سرکار دوجہاں حضور ﷺ کی ڈاڑھی مبارک' حضرت ۸۴
غوث الاعظم پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد گرامی
چاروں ائمہ کا ایک ہی فتویٰ ۸۴
ایک اپاہج ڈاکٹر کی مثال' دنیا میں چست، دین میں ست ۸۵
ہر وقت گنہگار ۸۶

Marfat.com

ایک اہم بات ۸۷

بالوں کا فیشن ۸۸

حیدر آباد کے ویمنس کالج کا واقعہ ۸۹

ایک اور واقعہ ۸۹

آقائے دو جہاں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک، ۹۰

جان نثار صحابہؓ کی دو مثالیں ۹۱

(۱) حضرت وائلؓ کا ذباب کے لفظ سے بال کٹوانا ۹۱

(۲) حضرت سہل بن حنظلہؓ کی عادت اور خریمؓ کا بال کٹوا دینا ۹۲

ہم اپنا جائزہ لیں ۹۳

لباس کا فیشن ۹۴

لباس میں فیشن، سوٹ ۹۴

مغرب زدہ ذہنیت ۹۵

دولہے کا سوٹ، عزت کا معیار ۹۶

بل باٹم (Bell Bottom) حضور ﷺ کے ارشادات مبارکہ ۹۷

نماز کا ایک مسئلہ، دو قسم کے لوگ ۹۸

حضرت عمر فاروقؓ کی گراں قدر نصیحت ۹۹

اس اعتراض کا جواب کہ کیا اسلام سے مراد صرف ڈاڑھی اور لباس ہے ۱۰۱

سنت کی بے قدری اسلام میں لباس کی قید نہیں ۱۰۲

اسلامی لباس کے حدود، تقویٰ کا لباس ۱۰۳

امام غزالیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور غوث الاعظم

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا لباس ۱۰۴

لباس کا تعلق بھی محبت سے ہے ۱۰۵

Marfat.com

خدا پرستی اور خود پرستی ۱۰۶
ایک نو مسلم نیگرو کا عجیب واقعہ ۱۰۷
عبرت کا مقام ۱۰۸
سوسائٹی کا ڈر ۱۰۹
حضرت حذیفہؓ کا عشق رسول ﷺ ۱۱۱
نبوت سے بڑھ کر عالم میں کوئی حکمران اور بادشاہت نہیں ہے ۱۱۱
تو ہی اگر نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں ۱۱۳
عورتوں کا فیشن ۱۱۶
ساڑھی اور بلاؤز، بغیر آستین کے بلاؤز ۱۱۶
یہ کیا معمہ ہے، اسکوٹر پر محترمہ اہلیہ صاحبہ ۱۱۷
فیشن ایبل عورتوں کا جواب' عورتوں کا میک اپ ۱۱۸
لپ اسٹک، پلکوں اور بھوؤں پر میک اپ، تلک اور ہو ۱۱۸
سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ مبارکہ، بیوٹی اسپاٹ ۱۱۹
گھورنے والے مرد اور گھورنے والی عورتوں پر لعنت، ۱۲۰
مصنوعی بال ۱۲۰
منی اور میاکسی ۱۲۲
مردوں کا بلاوجہ بُرا بھلا کہا جاتا ہے، ناخن پر پینٹ ۱۲۲
نماز نہیں ہو سکتی ۱۲۳
باریک لباس پہننے والوں پر لعنت، مرنے کے بعد کیا جواب دیں گے ۱۲۴
پردہ کرنا فیشن کے خلاف ہے
پردہ والیاں بے پردہ، فلمی اداکاروں کی نقالی ۱۲۴
متفرق فیشن ۱۲۸

بات چیت میں فیشن ۱۲۹

اُردو نہیں آتی، ہلو اور ہائے ۱۳۰

ٹاٹا اور بائے بائے ۱۳۲

بستر کی چائے، فلمی گیتوں کے پروگرام اور غزلیات سننا فیشن ۱۳۲
ہے اور وعظ اور دینی اجتماعات میں جانا آؤٹ آف فیشن ہے

کلمہ طیبہ کے بجائے فلمی گانا ۱۳۴

سگریٹ پینا فیشن ہے ۱۳۵

ایک لطیفہ ۱۳۵

سیرت النبی ﷺ کے جلسوں میں سگریٹ نوشی، شراب پینا فیشن ہے ۱۳۶

کھڑے رہ کر پینا اور کھانا فیشن ہے ۱۳۹

ٹوپی پہننا فیشن کے خلاف ہے، ۱۴۰

نوشہ کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا فیشن ہے ۱۴۰

کھڑے رہ کر پیشاب کرنا فیشن ہے ۱۴۲

ناولیں پڑھنا فیشن ہے اور دینی کتابیں پڑھنا فیشن کے خلاف ہے ۱۴۳

مسواک کرنا سنت ہے ۱۴۴

حضور ﷺ کا عمل مبارک ۱۴۵

مسواک کے فضائل ۱۴۵

مسواک اور فیشن پرستی ایک صاحب کا واقعہ، ۱۴۶

فیشن پرستی کے جراثیم کینسر کے جراثیم سے بھی خطرناک ہیں ۱۴۶

فوٹو لینا فیشن ہے ۱۴۸

حضور ﷺ کے ارشادات مبارکہ، فیشن پرستی کا مہلک اثر ۱۴۸

حاجی صاحب کی فوٹو اخباروں میں، ۱۴۹

Marfat.com

فیشن پرستی سے گناہوں میں اضافہ ۱۴۹

قمری مہینوں اور سنہ ہجری کا استعمال فیشن کے خلاف ہے ۱۵۱

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ، طویل داستان ہے ۱۵۲

سرکار دو عالم ﷺ کی مبارک سنتوں پر چلنے کی فضیلت ۱۵۴

سنت پر چلنا ضروری ہے ۱۵۵

دور فساد میں سنتوں پر چلنے کا ثواب ۱۵۷

سو شہیدوں کا ثواب، ثواب عظیم کی وجہ ۱۵۹

محبت کا امتحان، سرکار دو عالم ﷺ کا قرب و معیت ۱۶۱

سنت سے محبت پر انعام، سنت کو زندہ کرنے کا ثواب ۱۶۲

خاتم النبیین ﷺ کی وصیت، ترک سنت پر وعید ۱۶۳

حضور ﷺ کی بددعاء کا ایک واقعہ، ۱۶۶

تکبیر کا نتیجہ ۱۶۶

سنت اور فیشن میں فرق ۱۶۷

فیشن پرستی سے نقصانات ۱۷۷

اتباع سنت سے محرومی ایک نقصان عظیم ہے، اسلامی ذوق ختم ہو جاتا ہے ۱۷۷

فیشن پر روپیہ صرف کرنا اسراف ہے ۱۷۸

ایک فیشن ایبل صاحب کا اعتراض اور اس کا جواب ۱۷۹

جائز ضروریات کو روک کر فیشن کیا جاتا ہے، فیشن کے لئے ۱۸۱

حرام ذرائع سے مال کمایا جاتا ہے

فیشن پرستی سے بیمار ذہن پیدا ہوتا ہے ۱۸۳

فیشن پرستی کا علاج ۱۸۴

علاج سے فائدہ کس کو ہو سکتا ہے، ۱۸۴

Marfat.com

فیشن پرستی کی وجہ	۱۸۴
دینی اجتماعات میں شرکت	۱۸۸
ایک اہم نوٹ	۱۸۹
اللہ والوں کی صحبت	۱۹۱
دین پر چل کر تو دیکھئے	۲۰۰
فیشن پرستی کا بہترین علاج	۲۰۱
لندن کا ایمان افروز واقعہ	۲۰۷
دُعا	۲۰۸

Marfat.com

رائے عالی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم

مہتمم دارالعلوم دیوبند

(برائے تصنیف "فیشن پرستی اور اس کا علاج")

محترمی و محترم المقام، زید مجدکم

سلام مسنون گرامی نامہ مؤرخہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء معہ دو نسخوں فیشن پرستی کے باعث شرف ہوا جس کے شروع میں مولانا رضوان القاسمی صاحب کا مفصل مقدمہ مرقوم ہے جو خود ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ دونوں مقالے میں نے پڑھے بہت ہی مفید اور نافع پائے۔ فیشن پرستی کا مرض وبائی صورت اختیار کرتا جارہا ہے بلکہ کر چکا ہے۔ جس نے مسلمانوں کی اسلامی معاشرت کو سخت نقصان پہنچایا اور وہ سادگی اور بے تکلفی جو اسلام نے معاشرت کے راستے سے مسلمانوں میں پیدا کی تھی اُسے شدید ترین نقصان پہنچا ہے۔ بالفاظ دیگر مسلم کی مسلمانہ خصوصیت کالعدم ہو کر رہ گئیں پھر اس کا اثر فکر تک پہنچا جس سے افکارِ فاسدہ دلوں میں جاگزیں ہو گئے اور بالآخر اُن کے اثرات سے عقائد بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ نتیجہ یہ کہ عقیدہ اور عمل جو اسلام کا ما حصل ہے دونوں میں خرابیوں نے جڑ پکڑ لی۔ مولانا رضوان القاسمی صاحب اور آپ نے الحمد للہ کہ اس بیماری کو تہہ تک سمجھا اور اس پر کاری ضرب لگائی جس سے اُمید ہے کہ جو بھی ان دونوں مقالات کو پڑھے گا اور نیت اصلاح نفس ان پر غور کرے گا تو ان شاء اللہ اس کی کافی

Marfat.com

اصلاح ہو جائے گی اور وہ اس مہلک مرض سے نجات پا جائے گا۔

مولانا محمد رضوان القاسمی نے اپنے مقالہ میں اصولی انداز کی بحث کی ہے اور بہت ہی بلیغ انداز سے مسلمانوں کو سمجھایا اور آپ نے فرد عالی اور جزئیاتی انداز سے اس مہلک مرض کی شاخیں اور پھول پتیاں سامنے رکھ دیں ہیں جو بھی ان اصول اور فروع پر گہری نظر ڈالے گا ان شاء اللہ اُسے بصیرت بھی پیدا ہوگی اور عمل کی توفیق بھی ہوگی جو آپ دونوں حضرات کے لئے صدقۂ جاریہ بنے گی۔

فجزاکم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین احسن الجزاء میں آپ لوگوں کے لئے دُعا گو ہوں حق تعالیٰ قبول فرمائے۔

معمولات کی پابندی سے بے مسرت ہوئی۔ حق تعالیٰ استقامت اور تمکین عطا فرمائے۔ اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔

والسلام

محمد طیب

(۹۹۳/۱ھ)

Marfat.com

رائے عالی

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

ناظم مجلس دعوۃ الحق ہردوئی (یوپی) انڈیا

خلیفہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد: اس ناکارہ نے اولاً جناب حسن سعید صاحب لیکچرار انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد کی تالیفات "سینما بینی کے مہلک اثرات" اور مسلمانوں میں "فیشن پرستی اور اس کا علاج" کو دیکھا۔ پھر اس کے بعد ان کا مضمون "موسیقی اور مسلمان" بھی بوجہ قلت فرصت جابجا دیکھا۔ تینوں بہت ہی پسند آئے۔

سینما، فیشن اور موسیقی کے مضرات کو اچھی طرح واضح کیا گیا ہے نیز ان کی اصلاح کا بھی طریقہ بتلایا گیا ہے۔ آج کل نوجوان طبقہ کو ان تینوں کتابوں کا مطالعہ نہایت ہی اہم ہے۔

یہ ناکارہ دعا کرتا ہے کہ اللہ ان تینوں تالیفات کو قبول فرمائے اور ان کے نفع کو عام و تام فرمائے۔

والسلام

ابرار الحق

خادم اشرف المدارس و مجلس دعوۃ الحق، ہردوئی

وارد حال فیض العلوم، حیدرآباد

Marfat.com

رائے عالی

حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

گلشن اقبال نمبر ۲، ناظم مجلس اشاعت الحق

خلیفہ حضرت مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب، دامت برکاتہم

برائے تصنیف "فیشن پرستی اور اس کا علاج"

محترم جناب حسن سعید صاحب لیکچرار شعبہ کامرس انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد کا رسالہ "فیشن پرستی اور اس کا علاج" کا جستہ جستہ مطالعہ کیا۔ اس رسالہ کی ضرورت تو پاکستان کو ہندوستان سے بھی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ توکلاً علی اللہ ارادہ کرلیا ہے کہ ان شاء اللہ کتب خانہ مظہری سے یہ رسالہ موصوف کا اس سے پہلے جو رسالہ "سینما بینی اور اس کے مہلک اثرات" طبع ہوا دونوں ہی یکجا کر کے جلد شائع کروں گا ان دونوں رسالوں کا مطالعہ دورِ حاضر کے مسلم طلباء اور طالبات کے لئے ہر اسکول کالج، یونیورسٹی میں کورس قرار دینا شدید نہیں بلکہ اشد ضروری معلوم ہوتا ہے۔ عہد شباب کی حفاظت میں تمام تر حیات انسانی کی ترقی مضمر ہے۔ ورنہ یہ مصداق شعر احقر ؎

سنبھل کر رکھ قدم اے دل، بہار حسن فانی میں
ہزاروں کشتیوں کا خون ہے بحر جوانی میں

فیشن پرستی اور سینما بینی زندگی کو صرف آوارہ ہی نہیں بلکہ ناکارہ بھی کرتی ہے کیونکہ یہ حسن پرمت کو اس کی یہ آوارگی، اعصابی تناؤ، بے خوابی، بلڈ پریشر، پست ہمتی، کمزور دل ودماغ میں مبتلا کر کے دنیا ور آخرت کی تعمیری اقدام کے لئے اس کو خداداد صلاحیتوں سے محروم کر دیتی ہے۔ میرے مشاہدے میں نہایت

Marfat.com

بھیانک اور اقدامِ خودکشی کی زندہ داستانوں کے وہ نوجوان حاملین ہیں جو میرے قلب مضطر کو آہ و فغاں پر مجبور کرتے ہوئے جرأت تحریر پر بے صبر کر رہے ہیں۔

اپنی کشتی طوفان سے ساحل تک سلامت لے جانے کے لئے ان دونوں رسالوں نیز احقر کی تصنیف "روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج" کا بغور مطالعہ نہایت نافع ہے نیز کسی اہل اللہ کی صحبت میں مسلسل اور کثرت سے حاضری دینا بھی اس مقصد میں نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ کے نوجوانوں کو اپنی اطاعت کے لئے مقبول فرمائے۔ امین۔

احقر اپنے ان اشعار پر تقریظ کو تمام کرتا ہے۔

(۱) کسی خاکی پہ مت کر خاک اپنی زندگانی کو
جوانی کر فدا اُس پر کہ جس نے دی جوانی کو

(۲) یہ چمن صحرا بھی ہوگا یہ خبر بلبل کو دو
تاکہ اپنے زندگی کو سوچ کر قرباں کرے

(۳) ان کے عارض کو لغت میں دیکھو
کہیں مطلب عارضی نہ نکلے

والسلام

احقر محمد اختر عفی عنہ

گلشن اقبال نمبر ۲، کراچی

Marfat.com

رائے عالی

حضرت مولانا الحاج محمد حمید الدین حسامی عاقل مدظلہ العالی

امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش بانی و مہتمم دارالعلوم حیدرآباد؛

جواں بخت و جواں سال بھی جناب حسن سعید صاحب لکچرار انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد ان چنندہ اصحاب میں سے ہیں کہ جن پر عصری تعلیم کے مضر اثرات نہیں پڑسکے اور نہ مغربی تہذیب کی ملمع کاری اُن کو اسلامی قدروں سے بے نیاز کرسکی بلکہ اعلیٰ تعلیم کے بعد اُن کو اسلامی احکام کی اہمیت اور افادیت کا اور زیادہ احساس ہوا اور انہوں نے نہ صرف اپنی زندگی کو اسلامی زندگی کے سانچے میں ڈھال لیا بلکہ اپنے بھائیوں کو بھی اس سانچہ میں ڈھالنے کی مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ اُنکی مخصوص انداز میں لکھی ہوئی کتابیں "سینما بینی اور اُس کے مُہلک اثرات" اور "مسلمانوں میں فیشن پرستی اور اسکا علاج" سندِ قبولیت حاصل کرچکی ہیں۔ زیر نظر کتاب "موسیقی اور مسلمان" بھی اسی اصلاحی سلسلہ کی ایک کامیاب کوشش ہے۔ اس میں نہ صرف موسیقی کے مضر اثرات دلچسپ انداز میں بیان کئے گئے ہیں بلکہ ساتھ ہی اُن کا علاج بھی بتایا گیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے تو موسیقی کو قومی ادبار کا باعث قرار دیا ہے نقدیرِ امم اس وقت چمکتی ہے جب شمشیر و سناں سے سروکار رہتا ہے اور طاؤس و رباب کی دلچسپی ادبار کا موجب ہوتی ہے مجھے اُمید ہے کہ موصوف کی یہ کتاب بھی اُنکی دوسری کتابوں کی طرح قبولیت کا درجہ حاصل کریگی اور الدال علی الخیر کفاعلہ (نیکی کی طرف رہبری کرنیوالا اس پر عمل کرنے والے ہی کے جیسا ہے) کے فرمان کے مصداق، تمام نصیحت حاصل کرنیوالوں کا اجر موصوف کیلئے بخشش کا پروانہ ثابت ہوگا۔ موصوف کی یہ کوشش نہیں عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور کریگی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف مذکور کو اسی قسم کی اصلاحی کتابیں شائع کرنے کی توفیق دے تاکہ قوم کے مختلف ناسور قابل علاج بن جائیں۔ فقط۔

خادم العلم والعلماء
محمد حمید الدین عاقل غفرلہ، ۹؍ جون ۱۹۷۹ء

رائے عالی

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ العالی

استاذ تفسیر و حدیث، دارالعلوم دیوبند

برائے تصنیف "فیشن پرستی اور اُس کا علاج"

ہمارے محترم کرم فرما جناب حسن سعید صاحب لیکچرار انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد جو جوانِ صالح ہونے کے ساتھ زبان ہوشمند اور دلِ دردمند بھی رکھتے ہیں۔ حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی سے اُن کو بیعت و ادارت بھی حاصل ہے۔ موصوف نے "فیشن" کے دُنبل پر قلمی نشتر مارا ہے۔ خدا کرے اُن کا یہ آپریشن کامیاب ہو، اور آئندہ بھی اسی طرح اُن کے قلمی شاہکار منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوتے رہیں۔

فقط

۵ رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ

۱۰ اگست ۱۹۷۸ء

بندۂ مسکین محمد نعیم

خادم دارالعلوم دیوبند،

واردِ حال، حیدرآباد

Marfat.com

رائے عالی

حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ

استاذ تفسیر و حدیث دارالعلوم دیوبند

جناب حسن سعید صاحب لیکچرار انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد نے ایک طویل مضمون "فیشن پرستی اور اس کا علاج" کے عنوان سے لکھا جو ریاستِ حیدرآباد کے ایک روزنامہ میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ اب فاضلِ مقالہ نگار اُسے کتابی شکل دے رہے ہیں۔ راقم الحروف نے اُن کے مقالہ کو مفصل پڑھا اور محسوس کیا کہ اس میں علم و خلاص بھی ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جذبۂ بے قرار بھی۔ انسداد فحاشی و فیشن پرستی کی جد و جہد بھی ہے اور معاشرہ کو رو بہ اصلاح لانے کا بے اختیار ولولہ بھی۔ خدا کرے کہ ان کی یہ تالیف ان مقاصد کی تکمیل کرے جو مصنّف کے پیشِ نظر ہیں اور عنداللہ و عندالناس مقبول ہو کر ایک اچھا توشۂ آخرت ثابت ہو جس سے اُن کو وہاں کی سرخروئی و بیاض وجہ کی دولت حاصل ہو سکے جہاں کچھ چہرے اپنے حُسنِ عمل کے نتیجہ میں صاف و سفید ہوں گے اور کچھ ایسے بدنصیب ہونگے کہ خرابی کردار سیاہی کے رنگ میں اُن کے چہروں کو روشناس کرا رہی ہوگی جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا۔ یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوهٌ (ترجمہ: اس روز کہ بعض چہرے سفید ہو جائینگے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے) یقیناً دین اور اسلامی تہذیب و معاشرت کو فروغ دینے کی کوششیں بیاضِ وجہ کا موجب ہیں اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو اس دولت بے بہا سے بھرپور طور پر نوازے آمین۔ فقط

انظر شاہ عفا اللہ عنہٗ
دارالعلوم دیوبند

۱۷ رجب ۱۳۹۸ھ بمطابق ۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ہر زمانہ کا ایک نعرہ ہوتا ہے جس کو زندگی کا محور بنالیا جاتا ہے۔ نعروں سے بڑی دلچسپی پیدا ہوتی ہے کیونکہ ان میں عوامی اُمنگوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور یہ خیال پیدا کیا جاتا ہے کہ وہ زندگی کا منتہا اور عزت کی ضمانت ہیں۔ آزادی سے پہلے "ہندوستان چھوڑ دو" عوام کا محبوب نعرہ تھا۔ آزادی کے بعد "ایک اور نیک بنو" کا نعرہ ایجاد ہوا۔ ایک قومی رہنما نے "قدم ملا کے چلو" کا نعرہ دیا۔ ہماری وزیر اعظم نے بھی ایمرجنسی کے دوران ملک کو بے شمار نعرے دیئے۔ یہ تو ہندوستان کی بات تھی یہاں کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی وہاں کے حالات اور مسائل کے اعتبار سے مختلف نعرے ایجاد ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔

مگر وہ نعرہ جو سب سے زیادہ مقبول ہوا اور عوامی زندگی نے اُسے ملک و مکان کی قید سے بالاتر ہو کر عملی طور پر اپنایا اور دورِ جدید کا دیا ہوا معیار زندگی کو بلند کرنے کا نعرہ ہے۔ یعنی عوام کو اس بات پر آمادہ کرنا کہ وہ زندگی کے طور طریق کو بدلیں نجی زندگی میں نکھار پیدا کریں۔ پوشاک کو دلکش بنائیں۔ رہن سہن میں نزاکت کو اپنائیں جو چیزیں خاص گھروں میں دکھائی دیتی ہیں وہ عام گھروں میں پہنچائیں اور گھریلو اسباب کو اپ ٹو ڈیٹ بنائیں اور زندگی کے آخری سانس تک اپنی رہائش گاہوں کو دنیا کے حسین و نازک سامانوں سے سجائیں۔

ماضی اور حال کے آئینے میں ذرا جھانک کر دیکھئے۔ پہلے دیہات کے لوگ گڑ اور تیل کا زیادہ استعمال کرتے تھے اب شکر اور گھی استعمال کرتے ہیں۔ جاتے

Marfat.com

شہروں تک محدود تھی اب ہر گاؤں اور ہر بستی میں پل جاتی ہے۔ جسے حکومت نے بھی اب "اشیاء ما احتیاج" میں سے قرار دے دیا ہے۔ کچے مکان، پختہ مکانوں میں تبدیل ہو رہے ہیں اور کوٹ پتلون کی مقبولیت ہر جگہ، ہر طبقہ میں بڑھتی جا رہی ہے بلکہ کوٹ پتلون کو معیارِ زندگی کا بیرومیٹر قرار دے دیا گیا ہے۔ ایک طرف "ہندوستانی کلچر" کا شور ہے اور اس کلچر کی خاطر اقلیتوں پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے، دوسری طرف مغربی طرزِ زندگی کو عام مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ جب ہم مغربی قوموں کے معیارِ زندگی پر نظر ڈالتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں ہر گھر کے لئے ایک کار ہے اور عام مزدوروں کی روزانہ اجرت پچیس سے پچاس روپے تک ہے تو ہمارے منہ سے رال ٹپکنے لگتی ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا معیارِ زندگی مغربی قوموں کی سطح پر آجاتے اور ہم دنیا کی نظروں میں ہیٹے اور پسماندہ ثابت نہ ہوں۔

اپنی زندگی کے معیار کو بلند کرنے اور اپنے آپ کو نمایاں طور پر بڑھا چڑھا کر مغربی سانچے میں پیش کرنے کا یہی وہ ذہن اور جذبہ ہے جسے "ہم فیشن پرستی" کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہے کہ "فیشن پرستی" معاشرہ اور سماج کے لئے ایک بڑی مصیبت ہے جس کی وجہ سے ہماری مثال اس قابلِ رحم صیاد کی ہو گئی ہے جو آپ اپنے دام میں پھنس گیا ہو۔

ہر چشم بینا آج دیکھ رہی کہ وہ لڑکے اور لڑکیاں جو اسکول جاتی ہیں ان میں لباس کی دوڑ ہو رہی ہے۔ کوئی لڑکا نہیں چاہتا کہ وہ اسکول اور کالج کے دوسرے لڑکوں کی نظروں میں کمزور اور ہیچ ثابت ہو، اس دوڑ میں کوئی لڑکا یہ نہیں سوچتا کہ سرپرستوں کی آمدنی کا طول و عرض کیا ہے، اور وہ ان لڑکوں کے مصارف کے کس حد تک متحمل ہو سکتے ہیں۔ اگر سرپرست نادار ہیں تو لڑکے اور

۴۷۳۵۶

لڑکیوں کو اسکی پرواہ نہیں اعلیٰ پوشاک چاہیئے۔ ورنہ ہم سبق ساتھیوں میں اُن کی سُبکی ہوگی اور وہ نظروں سے گر جایئں گے۔ اس دوڑ کا نتیجہ یہ نکلا کہ تعلیم اور تعلیمی مسابقت سے ان کا ذہن ہٹ گیا اور ساری توجہ ان کی مرکوز ہو گئی اپنے جسم اور کپڑے کو بنانے پر۔ اور "فیشن" میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے پر۔

معاشرہ میں فیشن پرستی کا یہی وہ بڑھتا ہوا رجحان ہے جس کی بناء پر ہماری نظروں سے ایسے لوگ اکثر گزرتے ہیں جو اپنے لباس سے مرفہ الحال اور اونچے درجہ کے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے گھر میں سلیقہ کا ایک بستر تک نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے گھر اصطبل سے بھی زیادہ تنگ اور غلیظ ہوتے ہیں۔ ہمارے علم میں وہ لوگ بھی ہیں جو سوسائٹی میں خاص رکھ رکھاؤ رکھتے ہیں اور کلبوں میں امیرانہ ٹھاٹ اور اعلیٰ فیشن کے ساتھ جاتے ہیں مگر جب مکاندار کرایہ کے لئے آتا ہے تو نظر بچا کر غائب ہو جاتا ہے ـــــ یہ نمائشی معیار زندگی بلند ہوتا دکھائی دیتا ہے لیکن اس کی بنیادیں حد سے زیادہ بوسیدہ ہیں۔ جب تک معیار زندگی حقیقی معنیٰ میں بلند نہ ہوگا اور جلوت و خلوت کے پیمانے ایک نہ ہوں گے معاشرے کی پستی اور بدحالی دور نہ ہو سکے گی۔

یہ کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں "فیشن" کا معیار تو بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے، مگر سماجی اور اخلاقی طور پر یہ معیار روز بروز گرتا جا رہا ہے۔ رواداری اور مروّت ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اخلاص اور ایثار مٹتا جا رہا ہے اعتماد کی بنیادیں متزلزل ہو رہی۔ کردار میں خود غرضی کا کیڑا لگ گیا ہے۔ دوسروں کی بھلائی کا خیال افسانہ بن کر رہ گیا ہے۔ مشینی اور فیشنی زندگی نے تعلقات کی بساط اُلٹ کر رکھ دی ہے۔ ہر شخص صبح سے شام تک لاشعوری

حرکت میں ہے۔ کسی کو خبر نہیں پڑوس میں کیا ہو رہا ہے اور خوشی اور غمی میں شریک ہونا کسے کہتے ہیں۔ مزدور کو گھر آ کر ہوش نہیں رہتا، مل، مالکوں کو حساب کتاب سے مہلت نہیں ملتی۔ تاجر پیشہ خرید و فروخت کے چکر میں ہے۔ وزراء کو وزارت کے کاموں سے اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وہ عوام سے کوئی ربط پیدا کر سکیں پوری زندگی غیر شعوری، مشینی اور فیشنی بنتی جا رہی ہے اور اخلاقی اور انسانی قدریں جو شعوری ہیں۔ موجودہ دور میں غیر شعوری خانوں میں جا پڑی ہیں اور یہ سب نمائشی معیار زندگی اور فیشن پرستی کی کرشمہ سازیاں ہیں جس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ آج انسان بڑی تیزی کے ساتھ حیوان بنتا جا رہا ہے بلکہ حیوان سے بدتر کیونکہ حیوان اپنی جبلت سے مجبور ہے اور انسان کو خود ارادی اور خود امتیازی کا ہتھیار بھی دیا گیا ہے۔

مولانا محمد تقی امینی ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے "فیشن" کے سلسلہ میں جو اظہار خیال فرمایا ہے، وہ اس لائق ہے کہ آپ اس موقع پر نظر کے سامنے رکھ لیں لکھتے ہیں:

"موجودہ زمانہ میں "فیشن" "زندگی کا "آرٹ" بن گیا ہے"

ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں سرگرم ہے فیشن ہوس کی سرمستی کا نتیجہ اور جذبات کی ہیجان انگیزی کا ذریعہ ہے۔ یہ عموماً سطحی زندگی میں سرایت کرتا اور جوہری خصوصیات کے قائم مقام بنتا ہے۔ پھر اسکو ایک حالت پر قرار نہیں بلکہ ہر روز کی نئی نگاہ کیلئے نقش و نگار درکار ہیں اور نئی شوخی کے لئے نئے آب و تاب کی ضرورت ہے کہ اس کے بغیر حسن کے بازار میں کوئی قیمت لگتی ہے اور نہ ہوس کی دنیا میں کوئی وقعت ہوتی ہے۔

Marfat.com

"فیشن نے سے جو حسن ابھرتا ہے وہ مصنوعی ہوتا ہے اور جو نگاہیں اسکو جذب کرتی ہیں وہ یرقانی ہوتی ہیں۔ اس بناء پر کوئی صحت مند معاشرہ اس حسن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور نہ ان نگاہوں کو غذا پہنچاتا ہے۔ جس معاشرہ میں اس کی حوصلہ افزائی ہوتی اور نگاہوں کو غذا ملتی ہے، چند دنوں کے بعد وہ خود تنگ آکر پریشان ہو جاتا ہے لیکن حسن کمیدان مسابقت میں آنے کے بعد صورت حال بے قابو ہو جاتی ہے اور حدود و قیود کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی"۔ (احکام شرعی میں حالات وزمانہ کی رعایت ص ۲۹۴ ۔ ص ۲۹۳

یہ واضح رہے کہ اسلام ابتداء ہی سے فیشن پرستی کے رجحان کو روکنا چاہتا ہے اور اس کے لئے سخت قوانین بنانے کا حکم دیتا ہے نیز عورت ومرد میں امتیاز قائم رکھنے کے لئے لباس صورت شکل اور وضع قطع ہر ایک میں مداخلت کا حق دیتا ہے اس سے نہ تو شخصی آزادی پائمال ہوتی ہے اور نہ خود مختاری مجروح ہوتی ہے۔

ہم یہاں اسلام کی بعض اصولی ہدایات اور تعلیمات کا ذکر کریں گے۔ جن سے معلوم ہوگا کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو "فیشن" اور ظاہر پرستی" سے کس قدر دور رکھنا چاہتا ہے اور زیبائش وآرائش کی کہاں تک اجازت دیتا ہے تاکہ زندگی "حقیقت" سے ہم آہنگ ہو، بے راہ روی اور پریشانی سے بچا سکے اور سکون واطمینان کی لازوال دولت میسر آئے۔

(الف) "تجمل" یعنی صفائی، پاکیزگی اور خوش پوشاکی کا اہتمام اور "تنعم" یعنی مسرفانہ اور عیش پسندانہ زندگی دونوں میں فرق ہے۔ تجمل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے جب آپؐ نیا لباس

Marfat.com

زیب تن فرماتے تو آپ کی دُعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي. میں اپنی زندگی میں اس لباس کے ذریعہ تجمل حاصل کرتا ہوں اور دوسری روایت میں ہے وَكَانَ يَتَجَمَّلُ لِلْوُفُودِ. آپ مہمانوں کے لئے خوش وضع لباس پہنتے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک صاحب اس حال میں آئے کہ اُن کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے آپؐ نے بالوں کو درست کرنے کا اشارہ فرمایا، وہ صاحب گئے، بال درست کر کے ایک مہذب اور سنجیدہ شکل بنا کر واپس آئے، آپؐ نے فرمایا، دیکھو! وہ جو تم چلے آ رہے تھے بال بکھرے ہوئے جیسے بھوت ہو، کیا اس سے یہ شکل بہتر نہیں؟ (جمع الفوائد)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس شخص کے دل میں ایک حبہ کے برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کسی شخص کو اچھے کپڑوں اور اچھے جوتوں کا شوق ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے، جوتے وغیرہ اچھے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، یہ تکبّر نہیں، یہ تو جمال ہے۔ اللہ تعالیٰ خود جمیل ہے، اس کو جمال پسند ہے، تکبّر اور غرور تو یہ ہے کہ سچائی کے مقابلہ میں اکڑ جاؤ اور گوارا نہ کرو کہ تمھاری بات نیچی ہو۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھو (مسلم ترمذی)

اس حدیث کی تشریح میں علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی میں عمدہ لباس پہن کر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے اور اپنی بات کو اونچا رکھنا چاہیئے تو بے شک یہ لباس غرور کا ذریعہ ہوگیا جو حرام ہے اور اگر شوق پورا کرنا ہے تو جائز ہے اور اگر یہ نیت ہو کہ اللہ کی نعمت کا اظہار ہو

Marfat.com

اور اچھے کپڑے دیکھ کر ضرورت مند اپنی ضرورت اس کے سامنے پیش کریں اور وہ ان کو پورا کرے تو اس صورت میں اچھا لباس وغیرہ پہننے میں ثواب ملے گا۔

مشہور حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، دس چیزیں انسانی فطرت میں داخل ہیں، اللہ کے تمام رسول اور نبی ان کو عمل میں لاتے رہے ہیں۔ مسواک کرنا، کلی کرنا، ناک میں پانی دینا، انگلیوں کو انگلیوں کے پوروں اور جوڑوں کو صاف رکھنا، مونچھیں کٹوانا، داڑھی بڑھانا، ناخن کٹوانا، بغلوں کے بال دور کرنا، ختنہ کرنا، ناف کے نیچے بال صاف کرنا۔ (مسلم) اس حدیث کا منشا بھی انسان کے جمالیاتی پہلو کو ابھارنا اور صفائی ستھرائی، پاکیزگی کا درس دینا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود ارشاد ہے، "طہارت و پاکیزگی ایمان کا نصف حصہ ہے۔" (مسلم)

(ب) حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہے، یعنی گرد و پیش میں محسوس کی جا سکتی ہو اور جس کا رنگ نمایاں نہ ہو، عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو اور جس کی مہک ہلکی ہو (ترمذی)

اس حدیث میں مرد و عورت ہر دو کو خوشبو استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے[1] مگر دونوں کی فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس طرح کہ عورتوں کو ایسی خوشبو لگانے سے روکا گیا ہے جو شہوانی جذبات کے لئے ہیجان انگیز

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند عالم نے قدرتی خوشبو عطا فرمائی تھی۔ آپ کے پسینہ میں مشک و عنبر سے بہتر خوشبو آتی تھی تب بھی آپ سر مبارک اور بالوں کی مانگ پر مشک وغیرہ خوشبو لگایا کرتے تھے۔ (م۔ ر)

ہو سکے۔ اس کے برعکس مردوں کے لئے تیز خوشبو کا استعمال ممنوع قرار نہیں دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنے مزاج اور فرائض و مشاغل کے لحاظ سے یہی بات زیب دیتی ہے کہ وہ اپنے لباس اور وضع قطع میں زیادہ سے زیادہ سادگی کی راہ اختیار کریں۔ اس کے برخلاف مستورات کو رنگ آمیز خوشبو کی اجازت ہے۔ ظاہر ہے کہ عورت فطری طور پر زینت و آرائش کو پسند کرتی ہے۔ اس لئے اسلام نے بھی اس فطری تقاضے کو ملحوظ رکھا ہے۔

(ج) لیکن "تجمل" (صفائی) (پاکیزگی) میں غلو کیا جاتے تو "تنعم" یعنی عیاشانہ زندگی یا دوسرے الفاظ میں "فیشن پرستی" کی حد شروع ہو جاتی ہے جس میں داخل ہو کر انسان اسراف فضول خرچی اور فخر نمائش میں اپنی ساری دولت کھپا دیتا ہے اور وقت کا سرمایہ بھی ضائع کرتا رہتا ہے اور اگر تجمل میں تفریط (کمی) کی جاتے تو راہبانہ زندگی کا سراسامنے آجاتا ہے اس بناء پر اسلام "تنعم" اور رہبانیت (ترکِ دنیا) کے درمیان بیچ کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے اس بیچ کی راہ کو ایک روایت میں لفظ "بذازہ" سے تعبیر کیا گیا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

"لوگو! کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔ بلاشبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے۔ (ابو داؤد)

یہاں جس لفظ کا ترجمہ "سادگی" سے کیا گیا ہے وہ "بذازہ" ہے شارحین نے لکھا ہے کہ بذازہ سے مراد ایسی زندگی ہے جس میں فخر و نمائش اور تصنع و تکلف کی ملاوٹ نہ ہو، خوش پوشی اور زینت پسندی الگ چیز ہے۔ جس سے اسلام

Marfat.com

روکتا نہیں بلکہ یہ چیز تو اسلام میں مطلوب ہے[1]۔

حروف تہجی "ج" کے ذیل میں اوپر جو کچھ عرض کیا گیا ہے اسکی وضاحت میں ہم یہاں چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب اور شعیب عمرو کے دادا محمد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پیو اور پہنو اور صدقہ دو، جب تک کہ تکبر اور اسراف کی آمیزش نہ ہو۔ (نسائی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

---

[1] لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک انسان ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے تھوڑے تھوڑے وقفہ سے وہ آئینہ کے سامنے کھڑا اپنے چہرہ کو بناتا اور بال کو کنگھی سے سنوارتا رہے۔ آجکل کے نوجوان اس مرض میں کثرت سے مبتلا ہیں دفتر کے بہت سارے ملازمین کے بارے میں سنا اور دیکھا ہے کہ وہ دفتر آنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو گھنٹوں سنوارتے ہیں۔ دفتر میں آنے کے بعد کرسی پر بیٹھنے سے پہلے آئینہ کے پاس ضرور جاتے ہیں۔ باہر جانے کی ضرورت جب بھی پیش آتی ہو تو "خود بینی" (آئینہ) کے سامنے ضرور حاضری دیتے ہیں۔ چھٹی کے بعد گھر جانے سے پہلے صابن، توال، کنگھی اور آئینہ ان "عناصر اربعہ" ـــــــ کی ضرورت "عناصر اربعہ" سے بنے ہوتے انسان کو لازمی طور پر محسوس ہوتی ہے حالانکہ یہ "زنانہ پن" ہے اس سے مرد کی مردانگی اور شجاعت کی روح کمزور ہوتی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن رات میں ایک مرتبہ سے زیادہ کنگھی کرنے سے ممانعت فرمائی ہے (نسائی)، اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ بلا ناغہ کنگھی کرنے سے ممانعت فرمائی ہے (سنن) مختصر یہ کہ ضرورت کے مطابق کنگھی اور زینت ہونی چاہیئے۔ محض شوقیہ اور فیشن کے طور پہ درست نہیں۔ (م۔ ر)

(گھر میں) بستر ایک مرد (صاحبِ خانہ) کے لئے ہوتا ہے۔ ایک بستر اس کی بیوی کے لئے ہوتا ہے اور تیسرا مہمان کے لئے، اور چوتھا شیطان کے لئے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان کے گھر میں فرنیچر، سامان بقدرِ ضرورت ہونا چاہیئے تکلف اور ٹھاٹ باٹ کی غرض سے فرنیچر اور گھر کے سامان کی بہتات شیطانی طرزِ عمل ہے جو خدا کو انتہائی ناپسندیدہ ہے۔

اس روایت میں بستروں کی متعین تعداد پر زور دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اس ذہنیت پر ضرب لگانا مطلوب ہے جس سے عیش پسندانہ اور مسرفانہ زندگی وجود میں آتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جس میں ان دونوں میں سے کسی کی ملاوٹ ہو، پانی پیا تو وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہا ہے۔ (دار قطنی)

منشا یہ ہے کہ اسلام عجمی تکلفات، فیشن پرستی کے جذبات اور سرمایہ دارانہ مظاہر سے مسلم سوسائٹی کو پاک رکھنا چاہتا ہے۔

حدیث میں صرف پینے کا ذکر ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے کھانے پینے اور برتنے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن سے امیرانہ ٹھاٹ باٹ اور جھوٹے تکلف کا مظاہرہ ہو۔

(د) جب ایک انسان کے اندر "فیشن" کا جذبہ سرایت کر جاتا ہے تو لازمی نتیجہ کے طور پر اس کی ہر بات اور ہر کام سے تصنع و تکلف کا اظہار ہوتا رہتا ہے اور اصل واقعہ اور حقیقت پر پردہ پوشی ہو کر رہتی ہے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے کہلایا گیا ہے وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

Marfat.com

یعنی میں تصنع اور تکلف برتنے والوں میں سے نہیں ہوں اور مجھے اس لئے مبعوث نہیں کیا گیا ہے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا ہم تکلف سے روکے گئے ہیں۔ (بخاری ج ۲ صـ ۱۰۸۳)

حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں کہ ہم نے ازواج مطہرات میں سے کسی کسی ایک کو دلہن بنا کر آپ کے پاس بھیجا۔ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے دودھ کا پیالہ نکالا پہلے آپؐ نے خود نوش فرمایا، پھر آپؐ نے اپنی دلہن کو پیش کیا، انہوں نے کہا مجھے خواہش نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (المعجم الصغیر للطبرانی صـ ۱۴۷)

اگرچہ اس حدیث سے اس کی تعلیم مل رہی ہے کہ جب کسی عزیز یا دوست کی طرف سے کھانے پینے کی کوئی چیز پیش کی جائے تو بھوک اور خواہش کے باوجود محض تکلف کے طور پر یہ کہتے ہوئے انکار نہیں کرنا چاہیئے کہ اس وقت بھوک نہیں ہے بلکہ اس پیشکش کو قبول کر لینا چاہیئے مگر اس کے ذیل میں ہر پُر تکلف جھوٹ سے روکا گیا ہے خواہ وہ جس شکل اور انداز میں سامنے آئے۔

(۵) فیشن پرستی کا اثر یوں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نزاکت پسند اور کاہل بن جاتا ہے، ناز و انداز کی صفت اس کی طبیعت میں رچ بس جاتی ہے۔ اسی لئے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ میں اپنے فرامین کے ذریعہ فیشن پرستی پر پابندی لگائی تھی۔ چند ہدایات ملاحظہ فرمائیے۔

ایک موقعہ پر فرمایا "کھردرے بنو اور عجمیوں کی طرح ناز و انداز نہ کرو"۔ ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا "اپنے کو عیش و عشرت کی زندگی اور عجمیوں کے لباس سے بچاؤ، سورج سے فائدہ اٹھاؤ، یہ عرب کا حمام ہے"۔ (ازالۃ الخفا مقصد دوم صـ ۱۳۸)

Marfat.com

ایک اور موقع پر یہ ہدایت فرمائی ۔ "سخت بنو، موٹا جھوٹا کھاؤ، گاڑھا گزی پہنو، پرانے کپڑے استعمال کرو، سواریوں کو خوب چارہ دو، ڈٹ کر گھوڑ سواری کرو اور جم کر تیر اندازی کرو۔ (ایضاً)

ایک دفعہ ایک نوجوان کو ٹوکتے ہوتے فرمایا ۔ "میاں صاحبزادے اپنے کپڑے اونچے رکھو، اس سے کپڑے صاف رہیں گے، اور تمہارا پروردگار خوش ہوگا۔" (ایضاً)

ایک نوجوان کو زرد رنگ کا کپڑا پہنے دیکھ کر فرمایا ۔ "یہ زیب و زینت کے لباس عورتوں کے لئے رہنے دو۔" (ایضاً)

حضرت عمرؓ اپنے ان فرامین کے ذریعہ مسلم معاشرے کو دراصل اس کا عادی بنانا چاہتے تھے کہ وہ نہایت محنتی مجاہد اور جفاکش رہے اور ناز و نعم اور عیش و عشرت کی زندگی کے پاس نہ جاتے۔

(و) فیشن کی وبا جب عام ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ مرد و عورت اپنا مخصوص حلیہ بگاڑ لیتے ہیں، اور ایک دوسرے کا لباس اور وضع قطع بطور "فخر" اختیار کرتے ہیں۔ اسلام اس عمل پر بھی قدغن لگاتا ہے[1]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے مردوں پر لعنت برساتا ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ایسی عورتوں پر لعنت کرتا ہے جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں۔ (بخاری)

یہاں جزوی اور عام معاملات میں تشبہ کو ممنوع نہیں قرار دیا جا رہا ہے بلکہ اصل مقصد یہ ہے کہ مرد یا عورت اپنا حلیہ اس طرح نہ بگاڑیں کہ ان کے درمیان

---

[1] یعنی امتناع عائد کرتا ہے۔

Marfat.com

بظاہر امتیاز نہ کیا جا سکے۔

(ز) فیشن پرستی کا ایک بڑا اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک قوم اپنے تشخص اور امتیاز سے قطع نظر دوسری قوموں کی نقالی شروع کر دیتی ہے۔ مسلم قوم کو اس نقالی اور مشابہت سے روکا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ انھیں میں شمار ہوتا ہے۔

(ابوداؤد)

ممنوع تشبہ کے دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) کوئی مسلمان اپنا حلیہ اور رہن سہن کا ڈھانچہ اس طرح مسخ کر ڈالے کہ غیر مسلموں سے بظاہر کوئی امتیاز باقی نہ رہے۔

(۲) مسلم معاشرے کا کوئی فرد یا مسلمان من حیث القوم غیر مسلموں کا شعار (قومی نشان) اختیار کر لیں۔

ان کے علاوہ غیر مسلم اقوام کی تہذیب یا رسم و رواج میں سے اگر مفید اجزاء اپنائے جائیں تو یہ اس اصول کے منافی نہیں۔ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ (جہاں سے جو چیز اچھی اور بہتر ملے لو اور جو چیز بُری اور خراب ہو اُسے چھوڑ دو)

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ (حکمت و دانائی کی بات مومن کی گمشدہ پونجی ہے، جہاں پاتا ہے وہ اُسے لے لیتا ہے) کا حکیمانہ ارشاد بھی آپؐ کا موجود ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اسلام جب بلادِ مغرب میں فاتحانہ داخل ہوا، اور اندلس و پرتگال اس کا مستقر ہو گئے تو نصف صدی نہ گزری تھی کہ

یہاں کی بربری زبان بھی رخصت ہوئی، یہ ملک ایک خطۂ عرب بن گیا۔ اور نہ صرف زبان بلکہ یورپ کی ساری اقوام وضع قطع اور تمدن ومعاشرت میں مسلمانوں کی نقل اُتارنے کو فخر سمجھنے لگیں، اور یہی نہیں بلکہ آس پاس کے دوسرے ممالک فرانس وغیرہ اس کے مجوبانہ اثر سے خالی نہ رہے۔

شیخ محمد کرد علی مصری اپنے سفرنامۂ اندلس وپرتگال کی سیاحت کے چشم دید واقعات اور اس کے ماضی وحال کا موازنہ بتلاتے ہوتے لکھتے ہیں:-

"نہ فقط وہ ممالک یورپ جو اسلام کے زیر نگیں آچکے تھے اسلامی زبان اور اسلامی معاشرت کے دلدادہ ہو گئے بلکہ گردوپیش کے ممالک یورپ بھی اس سے متاثر ہوتے بغیر نہ رہ سکے، جلالقہ، لیوتیون، فار فارتیوں کے سمجھدار لوگ عربی زبان سیکھتے تھے وہ مسلمانوں کے تمدن ومعاشرت پر ایسے فریفتہ تھے کہ اپنے مذہبی اصول کو چھوڑ کر مسلمانوں کی وضع قطع مسلمانوں کی عادات و خصائل، مسلمانوں کی طرح اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھنے کے عادی ہو گئے تھے"۔ (غابرالاندلس حاضرہا صفحہ ۳۹)

صد افسوس کہ جو قومیں مسلمانوں کی نقالی کو بجا طور پر فخر سمجھتی تھیں، آج مسلمان بجا طور پر اُن کے نقال بن گئے، وضع قطع ان کی اختیار کر لی، انہی کی طرح عورتوں کو پردہ سے نکالا اور مردوں کے دوش بدوش لا کھڑا کیا یعنی چراغِ خانہ کو شمع محفل بنایا، زبان بھی ان کی ہے اب بے ضرورت بھی انگریزی الفاظ بولنے کو فخر سمجھنے لگے۔

مسلمانوں نے اول صرف ان کی زبان اور وضع اختیار کی اور سمجھا کہ ایمان واسلام کا تعلق قلب سے ہے، ظاہری وضع وتراش کو اس میں کیا

دخل، لیکن تجربہ نے بتلادیا کہ یہی ایک بجلی کی رو تھی جو قلب و دماغ پر چھا گئی اور انگریزیت و نصرانیت ان کے دلوں کی تہہ میں بیٹھ گئی۔

امام ابن تیمیہؒ نے اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں کس قدر صحیح لکھا ہے، "کسی قوم کی زبان کا عادی ہونا اس کی عقل اور اخلاق اور دین میں کھلی ہوئی تاثیر رکھتا ہے"۔

انسانی تمدن و معاشرت کے ایک مزاج شناس نے یہ بات بالکل تجربہ کی کہی ہے کہ "جب کوئی قوم کسی قوم سے مرعوب ہوتی ہے تو اس مرعوبیت کا سب سے پہلا اثر مرعوب قوم کی زبان پر اور لباس پر پڑتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کے رہن سہن کا پورا نظام بدل جاتا ہے اور اسے اپنی چیز "پرائی" معلوم ہونے لگتی ہے"۔

ایک قوم جب کسی قوم کی کوئی "چیز" غیر ضروری طور پر اپناتی ہے تو اس کے تدریجی اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بہترین تمثیل مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے دی ہے، اُن کی یہ تحریر انگریزی دور کی ہے، اسی پس منظر میں اسے پڑھیے:

"ایک شخص ابتداء میں صرف انگریزی جوتا استعمال کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے ہم انگریز نہیں بن گئے، لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں وہ دیکھ لے گا کہ یہ انگریزی جوتا اس کے بدن سے اسلامی پاجامہ اُتروا کر ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہننے پر مجبور کردے گا، پھر یہ پاجامہ اس کا اسلامی کرتہ اور عباء اُتروائے گا، اور جب اعضاء و جوارح اور بدنِ انسانی کی پارلیمنٹ کے سب ارکان مغربی رنگ کے ہو گئے تو اس کے سلطان

سرتاج کو مجبور ہو کر ان کا تابع بننا پڑے گا، اور انگریزی ٹوپی اسلامی عمامہ کی جگہ لے لے گی اور جب خود گھر کے گھرانے صاحب بہادر بن گئے تو سمجھ لیجئے کہ اب گھر کے قدیم اصول ورواج کی خیر نہیں، کیونکہ یہ کسے کسائے صاحب بہادر کسی مسند پر نہیں بیٹھ سکتے، دستر خوان پر کھانا تناول نہیں فرما سکتے، نماز کے لئے بار بار وضو نہیں کر سکتے، رکوع وسجدہ نہیں کر سکتے۔

غرض گھر کا پرانا فرنیچر رخصت، طہارت وعبادت رخصت:

اس کے بعد مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

"دیکھ لیا ایک انگریزی جوتے کی آفت کہاں تک پہنچی اور کس طرح اس نے تمہارے دین و دنیا کو تباہ کر ڈالا حقیقت میں گناہوں کا ایک سلسلہ ہے، جب انسان ایک گناہ کرتا ہے تو دوسرا اس کے ساتھ خود بخود لگ جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نیکی کی فوری جزا یہ ہے کہ اس کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ہوتی ہے، اور گناہ کی فوری سزا یہ ہے کہ اس کے بعد دوسرے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" (ثمرات الاوراق ص ۶۵)

اوپر جو کچھ عرض کیا گیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دور جدید میں مغربی تہذیب تمدن، عصری درسگاہوں، فلمی صنعت اور کلچرل پروگرام کی راہ سے معاشرہ میں جو سب سے بڑی آفت اور بلا آئی ہے، وہ ہے نت نئے فیشن کو اپنانے کا جذبہ

Marfat.com

اور معیارِ زندگی کو بلند سے بلند تر کرنے کا حد سے بڑھا ہوا رُجحان نتیجہ یہ نکلا کہ دل کی آواز بن گئی ؎

ہے جستجو کہ خوب سے خوب تر کہاں
رُکتی ہے جا کے دیکھئے اپنی نظر کہاں

جب اس جذبہ و رجحان سے انسان مغلوب ہوتا ہے تو کبھی گھبرا کر یہ کہہ پڑتا ہے ؎

ہر روز مانگتی ہے نیا چشم یار دل
اک دل کے کس طرح سے بناؤں ہزار دل

اس عمومی آفت سے مشرقیت کے علمبردار اکبر الہ آبادی بڑے دلگیر تھے انہوں نے رنجور ہو کر کہا ہے ؎

خلقت چلی ہے اُس بُتِ کافر ادا کے ساتھ
رسول ہی رہ جائیں گے اب بس خدا کے ساتھ

یاد رکھیئے! اسلام اپنے ماننے والوں کو صفائی، پاکیزگی، خوش پوشاکی اور زیبائش و آرائش کی ایک حد تک اجازت دیتا ہے۔ مگر "فیشن" جس معنی و مفہوم میں استعمال کیا جاتا ہے اس کی وہ قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ وجہ یہ ہے کہ انسانی زندگی پر اس کے بڑے مُضر، مہلک اور تباہ کن اثرات مرتب ہوتے ہیں جن کی طرف اُوپر اشارے کئے گئے ہیں۔ اُن مضر اثرات کو خلاصہ کے طور پر ایک بار پھر نگاہ میں لے آیئے مثلاً فیشن پرستی کی وجہ سے:

(۱) ہیجان انگیز جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ فکری اور ذہنی کشمکش ہمیشہ برپا رہتی ہے، چین کی نگری اور سکون کی بستی سے فاصلہ بہت دور

Marfat.com

ہوجاتا ہے۔

(۲) حرص و ہوس کی آگ ہمیشہ سلگتی رہتی ہے، کسی مقام پر پہونچکر انسان کی خواہش دم نہیں توڑتی۔ قناعت جو سب سے بڑی دولت ہے اس سے محرومی رہتی ہے

(۳) اسراف اور فضول خرچی کی عادت ہوجاتی ہے اور یہ عادت انسان کو محتاجی، غربت اور قرض کی چوکھٹ تک لے آتی ہے اور مختلف مالی جرائم کا ارتکاب بھی کراتی ہے[1]

(۴) فخر و غرور، ریا و نمود اور تصنّع و تکلّف کا جذبہ پروان چڑھتا ہے، جھوٹی نمائش کی لعنت گلے پڑجاتی ہے۔

(۵) واقعی اور حقیقی ضرورتوں پر زیبائش و آرائش کے حسین و نازک سامانوں کو ترجیح دیا جانے لگتا ہے، اس صورت میں اگر آمدنی کم ہوئی تو انسان قرض در قرض کے چکر میں گرفتار اور معاشی پریشانی کا شکار بن جاتا

---

[1] اسکی تازہ مثال حیدرآباد میں ۲۹، جولائی ۱۹۷۸ء کو پیش آنیوالا وہ واقعہ ہے جس میں حقیقی ماموں نے اپنے چھ ماہ کے بھانجے کو اغوا کرایا تھا تاکہ اُسے ایک وقت معین پر ۴۰ ہزار روپے یا اس کے مساوی آسٹریلیائی ڈالر حاصل ہوسکیں بصورت دیگر بچہ کو ہلاک کردینے کی دھمکی دی گئی تھی ——————

پولیس نے سراغ لگاکر بچہ کو صحیح سالم برآمد کرلیا اس سلسلہ میں پولیس نے جو رپورٹ دی ہے اس کا ایک حصہ یہ ہے: اغوا کنندہ ٹولی چونکہ عالیشان ہوٹلوں میں بیٹھنے، کیبرے ڈانس دیکھنے اور خوش لباسی کی شوقین ہے اور رنگ رلیوں پر بے دریغ روپے اڑاتی ہے، اغوا میں بھی یہی جذبہ کارفرما تھا کہ موج اڑائی جائے اور آسٹریلیا کے سیر سپاٹے کئے جائیں

(روزنامہ نوید دکن ۳۰ رجولائی ۱۹۷۸ء) فاعتبروا یا اولی الابصار۱ (م۔ر)

ہے۔ آپ اپنی کھلی آنکھوں سے اپنے محلہ، پڑوس بلکہ خود اپنے گھر میں اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

(۶) ہر وہ چیز جو اپنے اندر عارضی چمک دمک رکھتی ہے، اور نظر کو خیرہ کرتی ہے وہ مرکزِ توجہ بن جاتی ہے۔ جوہری خصوصیات، اعلیٰ مقاصد اور دائمی طور پر نفع رساں، چیزوں سے نظر ہٹ جاتی ہے۔ دنیا سے تعلق اور آخرت سے بے تعلقی بڑھ جاتی ہے۔

(۷) وقت جو انسان کے پاس سب سے بڑا سرمایا ہے وہ بے دردی کے ساتھ ضائع ہوتا رہتا ہے اور دانا انسان کی اس دانائی پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ اشرفیاں تو لٹاتا ہے اور کوئلوں پر مہر کرتا ہے جواہرات دیتا ہے اور سنگریزے خریدتا ہے۔ پھولوں کو پھینکتا ہے اور کانٹوں کو چنتا ہے۔

(۸) مردانگی، شجاعت، محنت اور جفاکشی کا جوہر انسان کی زندگی سے نکل جاتا ہے، ناز و انداز اور عیش و عشرت کی زندگی اپنی بندگی پر انسان کو مجبور کرتی ہے۔

(۹) مرد اور عورت کا مخصوص حُلیہ بگڑ جاتا ہے، دونوں کا جو باہمی امتیاز ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ خالق نے ان دونوں کے لئے گھر اور باہر کے اعتبار سے الگ الگ جو فرائض متعین کئے ہیں، اس کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نت نئی برائیاں معاشرے میں گھس آتی ہیں۔ بے حیائی، عریانی، فحاشی، بدکاری، خانگی ابتری، آخر کس کس کا ذکر کیا جائے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

Marfat.com

(۱۰) ملی تشخص وامتیاز نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ دیگر قوموں کی وضع قطع رہن سہن زبان و بیان اور تہذیب و معاشرت کو شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنا لیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ پر پہونچ کر ہم مسلمانوں سے بڑی دلسوزی کے ساتھ یہ کہیں گے کہ وہ اس حقیقت کو اپنے دل و دماغ میں بسالیں کہ اسلام ایک ایسا مکمل نظام ہے جو انسانی زندگی کے اعتقادی، فکری، اخلاقی اور عملی تمام پہلوؤں کو پوری طرح گھیرے ہوتے ہے، کچھ اسی طرح جس طرح کہ ہوا کا کرہ اس زمین کو چاروں طرف سے اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے، دوسرے مختصر لفظوں میں اسلام ایک مکمل دین اور مستقل تہذیب ہے۔ دنیا کا کوئی دین اور کوئی مذہب اسکی ہمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتا، پھر یہ بڑی بے غیرتی اور سفلہ پنی کی بات ہوگی کہ ہم ایسے مکمل دین اور ایسی مستقل تہذیب کو چھوڑ کر دوسرے ناقص دین اور غیر مستقل تہذیب کی کاسہ لیسی کریں۔ دیکھئے، ایک دل درد مند شاعر (مولانا مفتی محمد شفیعؒ) آپ سے پکار کر کہہ رہا ہے۔

سر تسلیم خم ہے ہر نئے فیشن پہ کیوں تیرا
کہاں جاتی رہی مسلم وہ تیری وضع خودداری

زمانہ نقل کرتا تھا تری ہر وضع و ہیئت کی
مسلم تھی جہاں میں تیری دانائی و ہشیاری

ترے قانون فطرت میں گدا و شاہ یکساں تھے
نرالا تھا جہاں سے تیرا آئین جہانداری

تری ہمت کے آگے کوہ و دریا سب برابر تھے
ترا عزم اور استقلال کل عالم پہ تھا بھاری

ستم ہے نام لیتے ہیں نصاریٰ کی عداوت کا
مگر نصرانیت و مغربیت دل سے ہے پیاری

کیا مسلمان نہیں جانتے کہ بارگاہِ الٰہی سے یہ اعلان ہو چکا ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ "اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے"۔ کیا وہ

اس شاہی فرمان سے بھی ناواقف ہیں جس میں صرف لفظوں میں کہا گیا ہے،
وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ، وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ، اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے، اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا، اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔

کیا خدا کے آخری نبیؐ نے دو ٹوک الفاظ میں یہ نہیں فرمایا تھا: "میں نے تمہارے سامنے اللہ کے دین کو بالکل روشن اور شفاف صورت میں رکھا ہے۔ اگر آج موسٰیؑ بھی زندہ ہوتے تو اُن کے لئے بھی میری پیروی کے سوا چارۂ کار نہ تھا۔" سوچئے جب نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے بعد حضرت موسٰی علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر کی لائی ہوئی شریعت کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی تو دوسرے اشخاص اور اُن کے علوم و افکار اور نظریات و تجربات اور تہذیب و تمدن کی کیا وقعت باقی رہتی ہے۔

آخر یہ کیا ستم ظریفی ہے کہ فلمی دنیا میں بمبی کے اُفق پر جو "ستارے" چمکتے ہیں، اُن سے ہم اپنی معاشرت، رہن سہن، تراش خراش اور وضع قطع کے بارے میں تو "روشنی" حاصل کریں، لیکن کملی والے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سرزمینِ حجاز میں جو یہ فرمایا تھا۔ "میرے صحابی" ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے کسی بھی کی تم پیروی کروگے، ھدایت پاؤ گے"۔ تو ان ستاروں سے نور حاصل کر کے اپنے اخلاق و کردار، افکار و اعمال اور معاشرت و معاملات کو نورانی بنانے کی کوئی فکر نہیں؟ — کس قدر بدل گیا ہے مذاق، کتنی بیمار ہوگئی ہے روح اور کس درجہ مردہ ہوگئی ہے دینی حس؟ الامان والحفیظ!

Marfat.com

مسلمان یہ یاد رکھیں کہ ۔ جس طرح ہر شخص کا مزاج جُدا ہے اور اُس کے اعتبار سے اس مرض کا سبب اور علاج جدا ہوتا ہے ، اسی طرح قوموں کا مزاج بھی مختلف ہے اور ہر قوم کے مرض کا سبب اور علاج بھی اسی کے موافق مختلف ہوتا ہے ۔ اگر انگریز خدا اور خدائی احکام سے غافل ہوکر خود پرستی عیاری کے ذریعہ دنیوی ترقیات کا اعلیٰ مرتبہ حاصل کر سکتے ہیں یا ہندو سود خوری اور بت پرستی میں رہ کر عیش و مسرت کی زندگی گذار سکتے ہیں تو یہ لازم نہیں کہ مسلمان بھی یہ اعمال اختیار کر کے دنیا میں کسی وقت عزت و راحت پاسکیں ۔ مسلمانوں کی دینی و دنیوی راحت و عزت اور اطمینان و فلاح حق تعالیٰ نے اپنی اطاعت میں رکھی ہے ۔ معصیت و گناہ مسلمانوں کے قومی مزاج کے لئے سم قاتل اور صرف طاعت و عبادت ہی ان کے ہر مرض کی دوا ہے ۔

زہر مرض کہ بنالد کے شراب توحید
دوا یکے ست بدارالشفاء میکدہا

کاش مسلمان اس نسخہ شفا کا استعمال اور اسکی بتلائی ہوئی مضر چیزوں سے پرہیز کا اہتمام کرنے لگیں تو اپنے اسلاف کی طرح پھر دیکھ لیں کہ ساری دُنیا اُن کی غلام اور راحت و عزت اور عیش و عشرت اُن کی مملوکہ جاگیر ہے ۔

ہم نے اوپر جو کچھ لکھا ہے اگر وہ " فیشن پرستی " کے موضوع پر اجمال ہے تو یہ گرانقدر کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ، اس میں آپ کو اسکی تفصیل ملے گی ، جزیات کی سیر آپ اس میں جی بھر کے کریں گے ۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ کتاب کے قابل قدر مؤلف محب

مکرم جناب حسن سعید صاحب لیکچرار انوار العلوم ایوننگ کالج حیدرآباد (زادالله علماء وشرفا) کا "فیشن پرستی" سے کبھی "یارانہ" رہا ہے مگر بہت جلد ہی، بظاہر اُجالے بباطن اندھیرے، لباس رفیق سفر ہیں لوٹنے والے اس یار سے بچالئے گئے۔ اصل میں یہ ہے کہ

حفاظت جس سفینہ کی انھیں منظور ہوتی ہے

کنارے تک اُسے خود لاکے طوفان چھوڑ جاتے ہیں

کون نہیں جانتا کہ یار اگر خلاف ہو جاتے تو اس کا وار بھی بھرپور اور زوردار ہوتا ہے، مکمل باخبری کی وجہ سے سارا کچا چٹھا نکال کر رکھ دیتا ہے حسن سعید صاحب نے مسلمان اور انسانیت کی ہمدردی اور خیر خواہی میں اسکی پوری کوشش کی ہے کہ فیشن پرستی کے چہرے سے پورا "ریشمی نقاب" اُٹھ جائے تاکہ اس مکروہ اور داغدار چہرہ لوگوں کی نظروں کے سامنے آئے اور میرے خیال میں وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی ہیں اس سلسلہ میں اُن کا دلِ حساس، چشم بینا اور پُرسوز قلم سبھی قابل داد ہیں۔

ناظرین خود محسوس کریں گے کہ فیشن پرستی جس جس راہ سے آتی ہے، اسکی اس کتاب میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اس کی تباہ کاریوں اور فتنہ سامانیوں سے ہوشیار اور چوکنا کرایا گیا ہے اور صرف "مرض" بتا کر چھوڑ نہیں دیا گیا بلکہ اس کا "علاج" بھی تجویز کیا گیا ہے ۔ اور ایک داعی و مبلغ، ڈاکٹر کی طرح اتنا ہی کر سکتا ہے۔ ہر مریض کو دوا گھول کر پلانا نہ تو ڈاکٹر کے بس میں ہے اور نہ ہی یہ چیز اس کے فریضہ میں داخل ہے یہ تو خود مریض کے حوصلہ وہمت اور فکر و توجہ کی بات ہے ۔

یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ جناب حسن سعید صاحب، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم دیوبند سے بیعت کا شرف رکھتے ہیں اس اصلاحی تعلق کے بعد سے وہ ماشاء اللہ اصلاحِ نفس کے ساتھ اصلاحِ خلق کی کوشش میں برابر سرگرم ہیں اور یہ بات اطمینان کی ہے کہ ہر آنے والا دن اُن کی اس شمعِ کوشش کی لَو کو تیز ہی کرتا ہے پھر یہ کہ اُن کے نام ہی کی طرح ان کی یہ کوشش حسن بھی ہے اور سعید بھی وہ اپنی ذمّہ دارزندگی کی ذمّہ دارانہ مصروفیتوں سے اس کے لئے وقت چُراتے رہتے ہیں، جس کے نتیجہ میں مختلف روزناموں میں اُن کے فاضلانہ اصلاحی مضامین کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چند ماہ ہوئے کہ "سینما بینی اور اس کے مہلک اثرات" کے عنوان سے شائع شدہ طویل مضمون اضافہ کے ساتھ رسالہ کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ جسے لوگوں نے شوق کے ہاتھوں لیا اور قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔ زیرِ نظر کتاب بھی دراصل ان کا وہ مضمون ہے، جو مسلمانوں میں فیشن پرستی اور اس کا علاج ہی کے عنوان سے "نویدِ دکن" میں کئی قسطوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس شائع شدہ مضمون کو کتابی صورت میں لانے سے پہلے انھوں نے اسکی ترمیم اور قابلِ قدر معتد بہ اضافہ میں کافی محنت کی ہے۔ اس کتاب کی ایک ایک سطر میں انھوں نے اپنا خونِ جگر پلایا ہے۔ جس سے راقم الحروف ذاتی طور پر واقف ہے ــ ویسے کوئی بشر اور اس کا کوئی کام نقص سے خالی نہیں اور کیا عجب کہ اس کتاب میں بھی الفاظ، معنیٰ و مفہوم، اخذ و نتیجہ اور جمع و ترتیب کسی بھی اعتبار سے کچھ پہلو نقص کے نکل آئیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت

ہے کہ بشر کی اپنی سی کوشش کے بعد کچھ نقص رہ جائے تو یہ نقص نہیں بلکہ اس کا عین کمال ہے۔ ہر نقص اور عیب سے پاک تو بس اللہ کی ذات ہے۔

شروع میں زیر نظر "پیش لفظ" یا "مقدمہ" کا تصور میرے ذہن میں نہایت محدود تھا، لیکن قلم بڑا "فیاض" نکلا۔ اور اس نے اُسے صحرا کی وسعت دیدی اور اچھا خاصہ لحیم، شحیم، ضخیم، بنا دیا بلکہ یوں کہئے کہ یہ پیشِ لفظ خود ایک "منحنی" سا "رسالہ" بن گیا، اصل میں یہ ہے کہ،

گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا ؎
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید بنا کر مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ اور قارئین سے یہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب کو اس ذہن وفکر اور جذبہ وحوصلہ کے ساتھ پڑھیں جس کی جھلک حضرت ابو حذیفہ رضؓ کے اس قول میں ملتی ہے کہ "أَأَتْرُكُ سُنَّةَ حَبِيبِي لِهَؤُلَاءِ الْحُمَقَاءِ" کیا میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت اور کوئی طریقہ ان نادانوں، بے وقوفوں، اور دین کے ناآشناؤں کی رعایت میں چھوڑ دوں گا؟ کبھی نہیں، ہرگز نہیں۔"

۱۶ رجب ۱۳۹۸ھ ۲۳ رجون ۱۹۷۸ء — محمد رضوان قاسمی

بروز جمعہ — نزیل دار العلوم دیوبند

۱؎ اسکی تفصیل کتاب میں آگے آرہی ہے۔

فیشن پرستی

اور

اُس کا علاج

جسمانی بیماریوں میں ایک بیماری ہے : یرقان : جسے انگلش میں جانڈس (JAUNDICE) کہتے ہیں. کہا جاتا ہے کہ اس بیماری کی شدت میں مریض کو ہر چیز زرد (YELLOW) نظر آنے لگتی ہے. مثلاً اگر ایسے مریض سے پوچھا جائے کہ فلاں دیوار کا رنگ کیا ہے؟ تو وہ یقین اور وثوق کے ساتھ کہے گا کہ اس کا رنگ زرد ہے حالانکہ اس دیوار کا رنگ سفید ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مریض نے سچ کہا۔ اُسے دیوار زرد ہی نظر آرہی ہے۔ لیکن وہ بیمار ہے. ایسے شخص کو علاج کروانے کی ضرورت ہے چنانچہ اس کا علاج بھی کروایا جاتا ہے.

بیمار سوسائٹی یہی حال ہماری نام نہاد "سوسائٹی" کا ہے۔ یہ بھی بیمار ہے۔ روحانی طور پر تقریباً مفلوج ہو چکی ہے۔ نتیجتاً یہاں ہر صحیح اور مفید چیز غلط اور بے کار نظر آرہی ہے۔ اور ہر لغو فعل کو سراہا جارہا ہے اور اسکو اچھا سمجھا جارہا ہے.

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بالکل پرواہ

Marfat.com

نہیں رہی ہے۔ اور بے دین لوگوں اور مغربی تہذیب کے غلاموں کے فیشن کو گلے سے لگالیا گیا ہے۔

فیشن پرستی کی وبا

جس طرح یرقان کے مریض کو ہر چیز زرد نظر آتی ہے اسی طرح ان مغرب زدہ فیشن پرست مرد اور عورتوں کو ہر خلافِ شرع چیز اچھی اور بھلی نظر آتی ہے۔ اور ان منحوس چیزوں کو "فیشن" کا نام دے رکھا ہے بہر حال فیشن پرستی کی اس روحانی وباء نے بہت سختی سے جڑ پکڑ لیا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ کہ ایک شخص بیمار ہے اور وہ اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھ رہا ہے بلکہ صحت مند سمجھ رہا ہے۔ اور صحت مند لوگوں کو بیمار اور بے وقوف سمجھ رہا ہے۔ یعنی ؎

خرد کا نام رکھ دیا جنوں جنوں کا خرد

فیشن پرستی ایک روحانی مرض ہے

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کیوں ایک بیمار شخص اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھ رہا ہے۔ بلکہ اُلٹا اپنے آپ کو صحت مند سمجھ رہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا مرض جسمانی نہیں بلکہ روحانی مرض ہے۔ اور روحانی امراض کی یہ خصوصیت ہے کہ اُن کا شکار اپنے آپ کو مریض نہیں سمجھتا۔ بلکہ صحت مند سمجھتا ہے۔

جسمانی اور روحانی بیماریوں میں فرق

روحانی امراض بے شمار ہیں۔ مثلاً جھوٹ۔ غیبت اور چغلخوری کی عادت، بدنظری اور بے پردگی، ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے کوئی نیک عمل کرنا، شہرت کی خواہش، سینما بینی اور ناول بینی کی عادت، موسیقی اور گانے بجانے میں دل لگانا وغیرہ۔ اور ان بُری عادتوں اور روحانی امراض میں

Marfat.com

سے ایک "فیشن پرستی" کا بھی روحانی مرض ہے۔ اس لئے فیشن پرستی کا مریض بھی اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا ———— اس کے برعکس ٹائیفائیڈ (TYPHOID) کا مریض اپنے آپ کو مریض سمجھتا ہے اور اپنا علاج کراتا ہے۔ ٹی بی (T.B) کا مریض اپنے آپ کو مریض سمجھتا ہے اور اپنا علاج کراتا ہے۔ بلڈ پریشر (BLOOD PRESSURE) اور ذیابیطس (DIABATICS) کا مریض اپنے آپ کو مریض سمجھتا ہے اور اپنا علاج کراتا ہے۔ لیکن سینما بینی، ناول بینی۔ ریاکاری۔ اور فیشن پرستی کا مریض اپنے آپ کو مریض بالکل نہیں سمجھتا بلکہ مرض بتلانے والے ڈاکٹر ہی کو بے وقوف سمجھتا ہے۔

یہ ہے فرق جسمانی اور روحانی بیماریوں کا۔ جس کا دل چاہے تحقیق کرلے اور یہ بات بھی قطعی یقینی ہے کہ جسمانی بیماریوں سے زیادہ مہلک روحانی بیماریاں ہوتی ہیں کہ اُن سے دنیا تو تباہ ہوتی ہے۔ دین بھی تباہ ہو جاتا ہے آخرت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔

فیشن : FASHION "فیشن" ایک انگریزی لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں وضع تراش، صورت، مروّجہ رسم ورواج۔

لیکن عام طور پر اس کا مطلب "رواج" لیا جاتا ہے۔ اور "پرستی" کا لفظ تو ہم اکثر بولتے اور پڑھتے رہتے ہیں۔ خُدا پرست۔ بُت پرست، آتش پرست وغیرہ گویا "پرستی" کے معنی بندگی اور غلامی کے ہیں۔ جس کا نتیجہ اطاعت ہے خدا پرست خدا کی بندگی کرے گا۔ خدا کو اپنا معبود مانے گا اور خود اپنے کو عبد اور غلام سمجھ کر اسکی (یعنی خدا کی) عبادت اور اطاعت کرے گا۔ اسی طرح ایک بُت پرست بُت کو اپنا معبود سمجھے گا۔ اور اس کی بندگی اور اطاعت

کرے گا۔ وغیرہ۔

فیشن پرستی کے معنی

فیشن پرستی کے معنی بھی لگ بھگ یہی ہیں۔ یعنی ایک فیشن پرست آدمی "فیشن" کو سب کچھ سمجھے گا۔ سب کچھ نہیں تو کم از کم، بہت کچھ ضرور سمجھے گا۔ اُسے ایک معبود کا درجہ دے گا فیشن کرنے کو غرض سمجھے گا۔ فیشن کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال لینا ضروری سمجھے گا۔ اُس کو زندگی کا جزو لازم قرار دے گا۔ اور اس کے ہر حکم اور اشارہ پر اپنا سر تسلیم خم کر دے گا۔

فیشن بدلتا رہتا ہے

یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ فیشن یعنی رواج میں آئے دن تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ کل کوئی فیشن تھا تو آج کوئی اور فیشن ہے۔ اور نہ جانے آئندہ کیا فیشن ہوگا۔ پُرانے فیشن کو اولڈ فیشن (OLD FASHION) کہا جاتا ہے اور جدید فیشن کو (LATEST FASHION) کہا جاتا ہے۔ ہر دور کا الگ فیشن ہوتا ہے۔ لیکن اس دور میں مغربی تہذیب و تمدن (CULTURE WESTERN) کا بہت زیادہ زور و شور ہے۔ اس کا عام رواج ہو چکا ہے۔

مغربی تہذیب سے کیا مُراد ہے

یورپ، امریکہ، کینیڈا اور دیگر مغربی ممالک میں جو فیشن رائج ہے۔ لیکن مغربی تہذیب یا مغربی فیشن صرف لباس اور وضع قطع کی حد تک محدود نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر ہر شعبے میں، معاشرت میں، معاملہ میں، رہن سہن میں، وضع قطع میں، لباس میں، بات چیت میں۔ غرض زندگی کے ہر ہر شعبے میں اس کا رواج عام ہو گیا ہے۔ گویا ہمارا اُٹھنا۔ بیٹھنا۔

Marfat.com

چلنا پھرنا۔ کھانا پینا۔ سونا جاگنا۔ سب کچھ اس مغربی تہذیب کے مطابق ہو گیا ہے۔

شیطان کا ایک اہم حربہ جس طرح عقائد کی لائن میں شرک، بدعات، دہریت، ومادیت، کمیونزم اور شوشلزم عیسائیت اور قادیانیت وغیرہ کے ذریعہ شیطان حملہ آور ہے اسی طرح اعمال کی لائن میں فحاشی اور عریانیت اور بے پردگی، چور بازاری، رشوت، اور شراب نوشی، جوا اور ریس، سینما بینی اور ناول بینی، وغیرہ سے وہ ہم سے نبرد آزما ہے۔ اعمال کی لائن میں اس کا ایک حربہ " فیشن پرستی " بھی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ہمارے دین و دنیا کو تباہ و برباد کر رہا ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جن کو اس حقیقت کا احساس ہے۔

سُنّت کے بجائے فیشن اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ شیطان مردود ہمارا کھلا دشمن (OPEN ENEMY) ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی تصریح موجود ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ ہم مسلمان کسی طرح " فیشن پرستی " کے روحانی مرض میں مبتلا ہو جائیں۔ اور دین و دنیا تباہ کر لیں۔ بہر حال وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور پھولے نہیں سما رہا ہے۔ کیونکہ ہم مسلمانوں کی زندگی کے ہر ہر شعبہ میں سرکار دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سُنّتوں اور آپ کے مبارک طریقو کے بجائے مغربی تہذیب اور فیشن پرستی نے جگہ لے لی ہے۔ سُنّتوں پر چلنے کے بجائے ہم فیشن پر چل رہے ہیں۔

مسلمانوں میں فیشن پرستی آیئے اب معاشرے میں پھیلی ہوئی فیشن پرستی کا جائزہ لیں۔ آپ کو یہ

جان کر بڑی حیرت ہوگی کہ کس طرح ہماری زندگی کے ایک ایک شعبہ میں فیشن پرستی داخل ہوگئی ہے بلکہ رچ بس گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں اور آپؐ کے مبارک طریقوں کا کس بُری طرح سے (نعوذ باللہ) گلا گھونٹا گیا ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے جس کا ہمیں احساس نہیں اور ہم اس کو ایک بالکل ہی سرسری اور معمولی بات سمجھ رہے ہیں۔

ایک درد بھری داستان

یہ ایک طویل اور درد بھری داستان ہے لیکن اس کو پڑھ کر صرف ٹھنڈی آہیں بھرنے اور افسوس کرنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور نہ اس کتاب کے مؤلف کو بُرا بھلا کہنے سے کچھ حاصل ہوگا۔

سرجیکل آپریشن (SURGICAL OPERATION)

زخم پر نشتر چلانے کے بعد ڈاکٹر کو گالیاں دینا یا بُرا بھلا کہنا کوئی عقلمندی نہیں بلکہ چاہئے کہ اپنے آپ کو مریض سمجھے اور اس سرجیکل آپریشن کو برداشت کرے جو اس کے لئے ضروری ہے۔ اور ڈاکٹر کے بتلاتے ہوئے علاج اور پرہیز پر عمل کرے۔ قرآن و حدیث، عقل و تجربہ اور مشاہدات کی روشنی میں اس کتاب کے آخر میں فیشن پرستی کے علاج کو لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خُدا کرے کہ یہ کوشش کامیاب ہو۔ اور ہم سب کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین ثم آمین۔ وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللهِ

جیسا کہ ابھی عرض کیا جا چکا کہ فیشن پرستی کی یہ کہانی بہت طویل ہے اور اس کا تفصیلی مطالعہ اس مختصر سی کتاب میں ممکن نہیں۔ لہٰذا یہاں "فیشن پرستی" کا مختصراً ہی مطالعہ کیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

فیشن کی دنیا میں.....

آیئے اب فیشن کی اس دُنیا میں چلیں جہاں ہم کو ہر چیز سنتِ نبوی کے خلاف نظر آتے گی اور اگر ہم میں کچھ بھی دینی حس اور شعور باقی ہے اور اگر

لے یعنی ہر فیشن

ہمارے ذہنوں میں اسلامی احکام کی قدر و قیمت موجود ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سُنتوں کا کچھ بھی پاس لحاظ ہے تو ان فیشن پرستوں کی فیشن پرستی کو دیکھ کر دل میں کُڑھن سی ہونے لگے گی۔ دل گھٹنے لگے گا۔ دل تڑپ اُٹھے گا۔ دل بے تاب پکار اُٹھے گا کہ یا اللہ کیا ہونا چاہیئے تھا اور کیا ہو رہا ہے۔ اور اب کیا کیا جائے۔ لیکن گھبرایئے مت۔ اس مُہلک بیماری اور وباء کا علاج بھی کتاب کے آخر میں لکھا جا رہا ہے۔ اور پوری اُمید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس علاج سے یہ مرض ضرور دور ہوگا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Marfat.com

وضع قطع

میں

فیشن

"آیئے! فیشن پرستی کے مرض میں ہم سب سے پہلے وضع قطع کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے بمقابل ہم نے کس طرح فیشن کو اپنالیا ہے۔ اپنی وضع قطع کو کس بُری طرح سے بدل ڈالا ہے بلکہ بگاڑ ڈالا ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہیئے تھا اور ہم نے اپنا حشر کیا کر لیا ہے۔ وضع قطع میں داڑھی اور مونچھ اور سر کے بال سب شامل ہیں آیئے سب سے پہلے ڈاڑھی اور مونچھ سے متعلق مطالعہ کریں۔

داڑھی اور مونچھ

حدیث ۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ جن میں سے مونچھوں کا کٹوانا اور داڑھی کا بڑھانا ذکر فرمایا ہے۔

(مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

حدیث ۲: مسلم شریف کی ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل ہے کہ "مونچھوں کو کٹوایا کرو اور داڑھی کو بڑھایا کرو"

حدیث ۳: حضرت ابن عمر رضؓ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ "مشرکین کی مخالفت کر! ڈاڑھیوں کو بڑھایا کرو۔ اور مونچھوں کے کٹوانے میں مبالغہ کرو"

حدیث ۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد نقل کیا گیا ہے! داڑھی کو بڑھاؤ۔ مونچھوں کو کٹواؤ؛ اور اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو"

(داڑھی کا وجوب ص۷)

حدیث ۵: مونچھ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد نقل کیا ہے کہ "جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

(داڑھی کا وجوب صفحہ ۹)

حدیث ۶: ابن عساکر وغیرہ نے حضرت حسن رضؓ سے مرسلاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ دس خصلتیں ایسی ہیں جو قوم لوط میں تھیں جن کی وجہ سے وہ ہلاک ہوئے۔ ان دس چیزوں میں داڑھی کا کٹوانا اور مونچھوں کا بڑھانا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

ایک مجوسی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

مصنف ابن ابی شیبہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مجوسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے داڑھی منڈھا رکھی تھی۔ اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ "یہ کیا بنا رکھا ہے؟"۔

اُس نے کہا۔ "یہ ہمارا دین ہے"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہمارے دین میں یہ ہے کہ مونچھوں کو کٹوائیں اور داڑھی کو بڑھائیں"۔ (حکم اللحیہ فی الاسلام)

شاہ کسریٰ کے دو قاصد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

ایک اور روایت میں زید بن حبیب رضؓ سے نقل کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی منڈاتے ہوئے دو شخصوں کی طرف جو شاہ کسریٰ کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے ان کی طرف نگاہ فرمانا بھی گوارا نہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ "تمہیں ہلاکت ہو، یہ حُلیہ بنانے کو کس نے کہا"۔

Marfat.com

"انھوں نے کہا: ہمارے رب (شاہ کسریٰ) نے حکم دیا ہے"

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لیکن مجھے میرے رب نے ڈاڑھی کے بڑھانے اور مونچھوں کے کٹوانے کا حکم دیا ہے۔

دیکھا آپ نے۔ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر تاکیدی لہجہ میں فرمارہے ہیں۔ کہ مجھے میرے رب نے ڈاڑھی کے بڑھانے اور مونچھوں کو کتروانے کا حکم دیا ہے۔ مندرجہ بالا ان احادیث کے علاوہ بے شمار احادیث ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کتروانے کی تاکید میں ملیں گے۔ جن کے مطالعہ سے پتہ چل جائے گا کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ڈاڑھی رکھنے کو کس قدر ضروری سمجھتے تھے۔ اور کس قدر اسکی تاکید فرماتے تھے۔ نیز ڈاڑھی منڈھانے کو آپ کس قدر ناپسند فرماتے تھے۔ اور سختی سے منع فرماتے تھے۔

فیشن پرستی کا جنون

چاہیئے تو یہ تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مبارک اور واضح ارشادات کے بعد ہر مسلمان ڈاڑھی رکھنے کا اہتمام کرتا۔ اور اس پر خوش ہوتا اور اللہ کا شکر بجالاتا کہ اس اہم سنت پر وہ عمل کر رہا ہے۔ اس کے تصور میں بھی کبھی ڈاڑھی منڈھانے کا خیال تک نہ آتا۔ کیونکہ کوئی بھی مسلمان یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کھلم کھلا مخالفت کی جائے۔ وہ تو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا پر مرمٹتا اور آپ کے ایک ایک حکم کو بجالانا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتا ہے۔ چہ جائیکہ آپ کی مبارک سنتوں سے منہ موڑنا یا ان کی مخالفت کرنا۔ لیکن برا ہو فیشن پرستی کے جنون کا جس نے

Marfat.com

ہماری عقلوں کو بالکل ہی اُلٹ دیا ہے۔

کلین شیو (CLEAN SHAVE)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ

ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔ لیکن فیشن پرست مسلمان، ڈاڑھیوں کو خوب منڈھا رہے ہیں۔ اور اس قدر منڈھا رہے ہیں کہ صاف وشفاف اور چکنے ہو جا رہے ہیں۔ اور اسکو فخر یہ طور پر کلین شیو کہا جا رہا ہے۔ فیشن پرستی کا جنون اس قدر سر چڑھ گیا ہے کہ بعض لوگ دن میں دو دو بار بلکہ تین تین بار شیو کرتے ہیں۔ اللہ۔ اللہ۔ کس قدر محرومی ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک احکام کی کس قدر کھلی مخالفت ہے۔ اللہ ہی ہماری قوم کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین حکم ہے کہ مونچھیں کترواؤ۔ لیکن بعض مسلمان مونچھوں کو اس قدر بڑھا دیتے ہیں کہ وہ لبوں پر جھومنے لگتی ہیں۔ گویا سنتِ محمدیؐ کی عین مخالفت ہو رہی ہے

سُنّتِ محمدیؐ سے کھلی بغاوت

صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشوارب وارخوا اللحی وخالفوا المجوس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مونچھوں کو کٹاؤ اور۔ ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ اور مجوس کی مخالفت کروؔ۔ لیکن ہم اعلانیہ اس مبارک حکم کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آہ! کس قلم سے لکھا جائے اور کیا لکھا جائے۔ سنت پر فخر کرنے کے بجائے آج ہم فیشن پر فخر کر رہے ہیں سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیاری اور مبارک سنتوں کو بالائے

(لہ سیرۃ المصطفےٰ، جلد ۳ ص ۲۷۹ از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

طاق رکھ کر بے دین مغرب زدہ لوگوں کے فیشن کو ہم نے گلے سے لگا لیا ہے۔ یہ سُنّتِ محمدیؐ سے کھلی بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر کوئی ہے جو ان سب باتوں پر غور کرے۔

ڈاڑھی، تمام نبیوں اور صحابہؓ کی سنّت ہے

یہ بات بھی یاد رکھیئے کہ ڈاڑھی تمام انبیاءؑ و مرسلین اور تمام صحابہ کرام رضؓ و تابعین اور تمام علماء ربانین کی سنّت ہے۔ اور شعائرِ اسلام میں سے ہے۔ ڈاڑھی نہ رکھنا گناہِ کبیرہ ہے اور شعائرِ اسلام کی علی الاعلان بے حرمتی ہے۔

ڈاڑھی کا مذاق اڑانا کفر ہے

ڈاڑھی کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔ اس لئے کہ ڈاڑھی کا مذاق اڑانا تمام انبیاء و مُرسلین کا استہزاء اور تمسخر ہے اور تمام شریعتوں کے ایک مسلمہ حکم کی توہین ہے۔ اور تمام صحابہؓ و تابعین اور چودہ صدیوں کے تمام علماء و صلحاء اور اولیاء اور سلاطینِ اسلام کی تحمیق اور تجہیل ہے۔ ڈاڑھی کا مذاق اُڑانے والے یہ نہیں سمجھتے کہ پچاس سال قبل ان کے سلسلۂ نسب کے آباد اجداد ڈاڑھی رکھتے تھے کیا ان (مذاق اڑانے والے) مسخروں کے نزدیک ان کے تمام آباو اجداد حماقت کا سائن بورڈ لگاتے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان نادانوں کو عقل دے آمین

دراصل یہ سب فیشن پرستی کی نحوست ہے۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

موت کے بعد سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

یاد رکھئے کہ ایک دن ہم کو مرنا ہے ضرور مرنا ہے۔ کوئی یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا۔ خوب سوچ لیجئے کہ مرنے کے بعد قبر میں سب سے پہلے سیدالکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ آہ! کس قدر حسرت اور مایوسی کا وقت ہوگا۔ اگر خدانخواستہ اس ذاتِ اقدس (جن پر لاکھوں درود و سلام) جن سے سفارش کی اُمیدیں ہیں، پہلی ہی نظر میں ایسے خلافِ سنت چہروں اور صورتوں کو دیکھ کر منہ پھیر لیں؟

سیرت کے جلسوں میں سیرت کی مخالفت

آہ! کیا کیا لکھا جائے۔ اور کس کس طرح سے لکھا جائے۔ کیا عجیب حال ہوگیا ہے ہم مسلمانوں کا ہم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عنوان سے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ اور خوب دھواں دار اور گرجدار تقاریر ہوتی ہیں۔ جوشیلے بیانات کا ایک تانتا سا بندھا رہتا ہے۔ ہزاروں اور لاکھوں لوگ ان تقاریر کو سنتے ہیں۔ لیکن افسوس اور صد افسوس کہ ان مقررین کا حُلیہ۔ اپنے آقا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کے سراسر مخالف ہوتا ہے۔ کوئی تو ٹائی اور سوٹ اور بل باٹم میں امریکن ہیرو یا روسی لیڈر معلوم ہوتا ہے تو کوئی بڑی بڑی مونچھوں کے ساتھ شواجی کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ کسی کے سر پر ٹوپی تک نہیں ہے۔ کوئی تو سر پر دستی باندھ کر تقریر کرتا ہے اور سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز یہ ہے کہ مقررین میں اکثروں کو ڈاڑھی نہیں ہوتی۔ یا چھوٹی چھوٹی خلافِ شرع ڈاڑھی ہوتی ہے۔ کیا ڈاڑھی مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت میں شامل نہیں۔ اگر شامل ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو سیرت النبی ہی کے جلسوں میں سیرت ہی کی مخالفت!! یہ کہاں کا اصول ہے۔ کچھ سمجھ میں

Marfat.com

نہیں آتا۔ پتہ نہیں دین کے ساتھ یہ مذاق کب ختم ہوگا؟

بے اثر تقاریر

کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ تقاریر جو سیرت ہی کے موضوع پر ہیں۔ کیوں بے اثر ہو رہی ہیں۔ کیوں یہ پرجوش اور گرجدار تقریریں، ہم پر کیوں اثر نہیں کر رہی ہیں۔ کیوں ہم مسلمان عمل کے میدان میں صفر کے صفر ہی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے تو ہم سیرت کے جلسوں میں صرف رسماً شرکت کرتے ہیں۔ ہم میں سے اکثروں کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کو جان کر اپنا ایمان تازہ کریں گے اور ان مبارک سنتوں پر عمل کریں گے بلکہ ہمارا مقصد صرف شرکت کرنا ہی ہوتا ہے۔ دوسری طرف جلسے منعقد کرنے والے بھی ایسے حضرات کو تقریر کرنے بلاتے ہیں جو سنتوں پر عامل نہیں ہوتے ہیں۔

چنانچہ سیرت النبی ؐ کے بعض جلسوں میں ایسے مقررین کو دیکھا جاتا ہے جو سرتاپا خلافِ سنت حلیہ میں ہوتے ہیں۔ لیکن سنت پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

میرے عزیز! آپ خود غور کیجئے۔ کہ ایسی تقاریر کا کیا ردِ عمل (RE-ACTION) ہو سکتا ہے۔ کوئی شخص بے نمازی ہو اور دوسروں کو نماز کی تلقین کرے۔ کوئی رشوت لے اور لوگوں کو رشوت لینے سے منع کرے۔ کوئی سینما دیکھے اور دوسروں کو سینما بینی سے منع کرے، کوئی شخص بداخلاق ہو، دوسروں کو اخلاق کی تعلیم دے۔ کوئی شخص سیرت النبی ؐ سے دُور کا بھی واسطہ نہ رکھے اور دوسروں کو سیرت پر چلنے کی تاکید کرے۔ کوئی ڈاڑھی نہ رکھے اور دوسروں کو سنتوں پر چلنے کی دعوت دے۔ کوئی سوٹ اور بل باٹم جیسے غیر شرعی لباس میں ہو اور دوسروں کو اسلامی اخلاق و اسلامی تمدن و کلچر کی تلقین کرے

نتیجہ ظاہر ہے۔ یہ سب کی سب تقاریر بے اثر ہو جاتی ہیں۔ اُن کا نتیجہ صفر کا صفر رہتا ہے۔

افسوس کی بات، حیرت کی بات

افسوس کی بات تو یہ ہے کہ سیرت النبی کے جلسوں میں ایسے بے عمل لوگوں کو تقاریر کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ جن کا حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں سے اور آپ کے مبارک طریقوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ لیکن حیرت ان ہزاروں اور لاکھوں لوگوں پر ہوتی ہے جو ایسے تقاریر کو سننے کے لئے وہاں شریک ہوتے ہیں۔ خوب سوچ لو کہ جس شخص کو ہمارے سرکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک پسند نہیں۔ آپ کی ڈاڑھی مبارک پسند نہیں۔ آپ کا لباس مبارک پسند نہیں۔ (جبھی تو وہ اسکی مخالفت کر رہا ہے) وہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو کیا بتائے گا۔ وہ ہمیں اخلاقِ محمدی کی کیا تعلیم دے گا۔

اُجڑا ہوا دل

جس کا دل خود اُجڑا ہوا ہو۔ وہ دوسروں کے دلوں کو کیا روشن کرے گا۔ آہ۔ افسوس! کون ہے جو ان باتوں کو سنجیدگی سے غور کرے۔ کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ کیا کیا جائے۔ کوئی سُننے والا نہیں۔ اے اللہ! ہماری قوم کو اور ہماری قوم کے "لیڈروں" کو ہدایت فرما۔ آمین ثم آمین۔

عجیب و غریب عاشق

لوگ کہتے ہیں کہ ہم "عاشقِ رسول" ہیں پتہ نہیں یہ کیسے عاشق ہیں کہ معشوق کی کوئی ادا پسند نہیں اپنے معشوق کے ہر ہر حکم کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ آپ خود بتائیے۔ یہ عاشق عجیب و غریب ہیں یا نہیں۔؟

Marfat.com

محبّت کا ثبوت

ہم اُمتیوں کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یقیناً محبت ہے۔ اسی لئے تو ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک محفلیں ہوتی رہتی ہیں۔ نہ صرف ربیع الاول میں بلکہ دوسرے مہینوں میں بھی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ کوئی وعظ، کوئی تقریر، کوئی بیان ایسا نہیں ہوتا جو رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر یا آپؐ پر درود و سلام سے خالی ہو۔ الغرض یہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہی کا ثبوت ہے۔

محبّت کا تقاضا

لیکن محبت کا کامل ثبوت اسی وقت مل سکتا ہے جب کہ محبّت کے تقاضوں پر بھی عمل کیا جائے۔ محبت کا سب سے بڑا تقاضا اطاعت ہے۔ بغیر اطاعت کے محبّت محبت نہیں بلکہ محض دعویٰ محبّت ہے۔

باپ اور بیٹے کی مثال

اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔ باپ سے بیٹا کہتا ہے: ابّاجان! مجھے آپ سے بے حد محبّت ہے۔ میں آپ کی یاد میں ہر وقت رہتا ہوں۔ دل و دماغ میں آپ کا تصوّر ہر وقت رہتا ہے۔ ابا جان میں آپ کا ذکر اور آپ کی تعریف ہر ایک کے سامنے کرتا ہوں۔ بلکہ آپ سے محبّت کا بھی تذکرہ ہر ایک سے کرتا رہتا ہوں۔ آپ کا نام لئے بغیر مجھے چین نہیں آتا" چنانچہ بیٹا اپنے باپ کی محبّت کا تذکرہ واقعتاً ہر ایک سے کرتا ہے۔ ہر وقت باپ کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ بیٹے کو اپنے باپ سے صد درجہ محبت اور اُلفت ہے۔

"ایک دن باپ بیٹے سے کہتا ہے۔

"بیٹا! مجھے ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ جو فلاں بازار میں ملتی ہے جاؤ اور کتاب خرید کر لے آؤ۔ اور آتے آتے میری دوا بھی لیتے آنا"

"بیٹا کہتا ہے:

ابا جان! مجھے آپ سے بے حد محبت ہے۔ میں آپ کے بغیر جی نہیں سکتا۔ مگر یہ کام مجھ سے ہو نہیں سکتا"

"میں کتاب اور دوا لانے کیلئے اپنے دوست کو یا اپنے چھوٹے بھائی کو بھیج دیتا ہوں"

باپ کہتا ہے۔

"بیٹا! تم کب آخر میرے کام آؤ گے اور میری بات سنو گے"

بیٹا کہتا ہے۔

ابا جان! مجھے آپ سے بے حد محبت ہے۔ لیکن میں آپ کی باتوں پر عمل نہیں کر سکتا۔ اور نہ آپ کے احکام پر چل سکتا ہوں"

اس مثال سے آپ سمجھ جائیے کہ اگر محبت۔ اطاعت کے بغیر ہو۔ بلکہ مخالفت کے ساتھ ہو۔ تو یہ محبت نہیں بلکہ دعویٰ محبت ہے۔ آج ہمارا بھی یہی حال ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ کے حبیبؐ۔ ہمیں آپؐ سے بے حد محبت ہے۔ ہم آپؐ کے عاشق ہیں۔ ہم آپ کی سیرت مبارکہ پر گھنٹوں تقریر کرتے ہیں۔ اور گھنٹوں تقاریر کو سنتے بھی ہیں۔ لیکن ہم آپؐ کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ ہم کو آپ سے بے حد محبت ہے مگر ہم آپؐ کے احکام پر چلنا نہیں چاہتے۔ افسوس کہ ہم محبت کے دعوے تو کرتے ہیں۔ لیکن اس دعویٰ کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچا اور

Marfat.com

صحیح معنوں میں، عاشق رسولؐ بنادے۔ آمین ثم آمین۔

عاشق رسول کون ہے؟

ایک عجیب وغریب منطق بھی سن لیجئے۔ وہ لوگ جو دین پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرکارِ دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو اور آپؐ کے مبارک طریقوں کو جان جان کر اُن پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو نہ صرف خود دین پر چلنے کی کوشش کر رہے بلکہ اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے گھر گھر جا کے لوگوں سے عاجزی کر کر کے اُن کو دین کی طرف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کی طرف بلا رہے ہیں۔ اُن پر بعض لوگ بہت غصہ میں ہیں۔ خود تو نماز کے بھی پابند نہیں۔ اور نہ داڑھی کی سنت موجود ہے۔ لیکن دین کی دعوت و تبلیغ کے کام میں لگنے والوں پر غصہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ مسواک لئے کیوں پھرتے ہیں کیوں ہر وقت ٹوپی پہنے رہتے ہیں۔ کیوں لانبے کرتے پہنتے ہیں۔ کیوں شرعی داڑھی رکھتے ہیں۔ کیوں باجماعت نماز کی پابندی کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور اُلٹا ان پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ یہ لوگ گستاخ ہیں۔ بے ادب ہیں۔ دشمن رسولؐ ہیں (نعوذ باللہ) یہ لوگ "وہ" ہیں "اور" یہ "ہیں وغیرہ۔ استغفراللہ۔ استغفراللہ۔ افسوس کہ "عاشق رسول" کو "دشمن رسولؐ" سمجھتے ہیں اللہ ہدایت نصیب فرمائے۔

میرے عزیز، خوب غور کرو۔ ہر ایک کو مرنا ہے۔ جھوٹ اور بہتان کا جواب دینا ہے۔ سچ بتاؤ۔ کون لوگ عاشق رسولؐ ہیں۔ وہ جو صرف محبت کے دعوے کرتے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت پر عمل کرنا نہیں چاہتے یا وہ لوگ جو خود بھی آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ سارے عالم کو حضور صلی اللہ

علیہ وسلم والے طریقوں کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر سوچو کہ کون ہے حقیقی معنوں میں عاشقِ رسول ؐ؟

افسوس کہ شیطان مردود نے فیشن پرستی کے ذریعہ ہمارے دلوں کو بالکل ہی ماؤف کر دیا ہے۔ "ہم فیشن کر کے بھی عاشقِ رسول ؐ ہیں اور وہ سنتوں پر جان و دل سے عمل کر کے بھی صبح و شام ذکر و درود کی تسبیحات پڑھ کر بھی گستاخ و بے ادب اور دشمنِ رسول ؐ" ہیں (نعوذ باللہ) اے اللہ ہماری قوم کو ھدایت فرما۔ ہم کو ایک اور نیک بنا دے۔ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کا عاشق اور اُن پر عمل کرنے والا بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

حیرت انگیز جسارت

اس موقعہ پر ایک عبرتناک واقعہ سنیئے — حال ہی میں ایک مقام پر باہر سے ایک مشہور واعظ اور مقرر صاحب تشریف لائے موصوف کو ایک مخصوص دینی حلقہ میں کافی شہرت حاصل ہے "سیرت النبیؐ" کے عنوان پر وہاں اُن کے "خطابات" اور "وعظ" ہوتے۔ سُنا گیا اور دیکھا گیا کہ ایک کثیر مجمع اُن کی تقاریر سُننے کے لئے جلسوں میں جمع ہوتا تھا۔

اُن کے جلسوں کے اشتہارات اخبارات میں مسلسل شائع ہوتے رہتے اُن کے تعارف کے ساتھ ساتھ اُن کی فوٹوز اشتہارات میں چھپتی رہیں۔ فوٹو میں اُن کے چہرے پر ڈاڑھی نام کی کوئی چیز نہیں تھی گویا موصوف کلین شیو CLEAN SHAVE تھے اور ایک اہم سُنتِ نبویؐ کے تارک تھے پہلے تو بلا وجہ اس طرح فوٹو لے کر اشتہارات میں چھپوانا ہی قطعی گناہ ہے، پھر ڈاڑھی منڈانا ایک گناہ عظیم ہے جسے حرام مطلق کے علاوہ کہا جاسکتا ہے۔ پھر فوٹو کے ذریعہ اس گناہ کی تشہیر کروانا یہ گناہ کی تشہیر اور ADVERTISEMENT ہوا گویا گناہ پر گناہ ہوا۔ پھر اس کے ساتھ "سیرتُ النبیؐ" کے جلسوں کو مخاطب کرنا کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آہ! یہ کیسی بڑی جسارت ہے کیسی حیرت انگیز بات ہے وہ سُنت جو سارے نبیوں اور رسولوں کی سُنت ہے اور سب سے بڑھ کر سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جو سارے صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ اور علمائے ربانی کی سنت ہے ایسی عظیم الشان سنت کے تارک بننا (یعنی ڈاڑھی منڈھانا) کیا یہ کھلا ہوا فسق ہے یا نہیں؟ اور اس کھلے فسق

اور گناہ کے ساتھ آپ لوگوں کو گناہوں سے بچنے کی تلقین کر رہے ہیں سیرت پر عمل کرنے کی تاکید کر رہے ہیں۔ اللہ اللہ کیا حال ہو گیا ہے ہمارا۔ خوب سوچ لو میرے عزیز کہ یہ تقاریر اور وعظ اگرچہ کہ بہت ہی خاص اور ATTRACTIVE انداز میں کئے جا رہے ہوں کیا دل پر اثر کر سکتے ہیں۔ کیا دل میں اتر سکتے ہیں سیرت النبیؐ کو اپنانے کی تلقین اسلامی تعلیمات پر پوری طرح چلنے کی تاکید۔ لیکن سنّت نبویؐ کی مخالفت کر کے ـــ اے اللہ۔ کب ہمارے دلوں میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنّتوں کی عظمت آئے گی۔ کب وعظ کہنے والے سنّتوں پر عمل کریں گے اور کب وعظ سننے والے ـــ اے اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرما۔ آمین۔

ڈاڑھی پر اعتراض

فیشن پرستی کی وجہ سے دماغ اس قدر خراب ہو گئے ہیں کہ لوگ کھلے عام سنّتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اگر کوئی ہمت کر کے اور اللہ کا نام لے کر ڈاڑھی رکھ لے تو پہلے تو اس کے گھر والے ہی معترض ہو جاتے ہیں طرح طرح سے اعتراضات ہونے لگتے ہیں۔ پھر یہ بات گھر ہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ محلے والے، آفس والے، کالج والے، دُکان والے، دوست، احباب، رشتہ دار اُن سب کا اُسے سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کوئی تو اُسے "چچا" پکارتا ہے تو کوئی "ماموں"۔ کوئی کہتا ہے۔ یہ کیا صورت بنا رکھی ہے۔ ڈاڑھی منڈا لو یہ بھی کوئی عمر ہے ڈاڑھی رکھنے کی۔ صورت بلا وجہ بگاڑ دی وغیرہ وغیرہ۔

(استغفر اللہ ربی، استغفر اللہ ربی)

اس قسم کے اعتراضات کا جواب حضرت مولانا حافظ مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری دامت برکاتہم نے اپنی مشہور تصنیف "فتاوی رحیمیہ"

میں بڑی تفصیل سے دیا ہے۔[1]

اسی جواب کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ آسانی اور دلچسپی کے لئے عنوانات کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

سرکار دوجہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

افسوس! وہ زمانہ آگیا ہے جسکی خبر مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوجوان فاسق فاجر بن جائیں گے؟ صحابہ کرام رضؓ نے عرض کیا۔ یارسولؐ اللہ۔ کیا ایسا ہونے والا ہے۔ فرمایا: ہاں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت! پھر آپؐ نے فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم نیکی کے کام میں آڑ بن جاؤ گے اور بدی کا حکم کرو گے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ۔ کیا ایسا ہونے والا ہے؟ فرمایا بے شک اس سے بھی زیادہ سخت! پھر فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نیکی کے کاموں کو خراب اور بدکاری کے کاموں کو اچھا سمجھنے لگو گے (جمع الفوائد) کیا یہ سب کچھ آج نہیں ہورہا ہے؟

سُنّت رسولؐ کی برسرِ عام مخالفت

لوگ ڈاڑھی منڈاتے ہیں اور منڈانے کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ڈاڑھی منڈانے کو بہتر اور رکھنے کو خراب کہتے ہیں۔ جوان تو درکنار بڑی عمر کے لوگ بوڑھے بھی ڈاڑھی منڈا کر سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے برسرِ عام فاسق بن رہے ہیں۔

---

[1] دیکھئے ج ۲ ص ۳۹۸ تا ۴۰۶

Marfat.com

ڈاڑھی، اسلامی شعار ہے

ڈاڑھی اسلامی وقومی شعار ہے اور مرد کے لئے زینت کی چیز ہے۔

فرشتوں کی تسبیح

بعض فرشتوں کی تسبیح ہے کہ سبحان من زیّن الرّجال باللحی والنساء بالذوائب یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو ڈاڑھی سے اور عورتوں کو چوٹیوں سے زینت بخشی۔ (الحدیث[1])

مردوں کیلئے ڈاڑھی اور عورتوں کیلئے چوٹی زینت ہے

اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح سر کے بال اور چوٹی عورت کے لئے زینت ہیں اسی طرح ڈاڑھی مرد کے لئے زینت ہے[2]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی اور اُمت کو داڑھی رکھنے کی تاکید فرمائی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فیصلہ کو دل وجان سے تسلیم کرلینا شرطِ ایمان ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو اپنانا۔ اور آپ کے حکم وفیصلہ کو دل وجان سے تسلیم کرنا شرطِ ایمان ہے کیونکہ اصطلاح شرع میں اسلام نام ہے نبی برحق کی ھدایت کے بموجب خداوندی احکام کی تعمیل کرنے کا۔ اپنی عقل اور چاہ کے مطابق خدا کی اتباع کرنا اسلام نہیں بلکہ کفر ہے۔

ع کفرست دریں مذہب خودبینی وخودرائی

---

[1] فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۹۸، ۳۹۹ [2] فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۴۰۰

حق تعالیٰ کا فرمان ہے: فلا وربک لا یؤمنون ۔ الی قولہ ویسلموا تسلیما ۔ (سورۂ نساء) یعنی قسم ہے تیرے پروردگار کی لوگ مسلمان ہو ہی نہیں سکتے جب تک آپؐ کو اپنے جھگڑوں اور معاملات میں حکم اور منصف نہ بنالیں ۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ کریں اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی (اور ناگواری) نہ محسوس کریں ۔ اور پوری پوری طرح (دل وجان سے) اس کو مان لیں اور تسلیم کرلیں ۔ (سورۃ نساء[1])

حضرت امام جعفر صادقؓ کی تفسیر

آیت مذکورہ کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی قوم خدا کی عبادت کرے اور ۔ نماز روزہ، حج وزکوٰۃ سب کچھ بجالائے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل کے بارے میں بطور اعتراض یہ کہے کہ آپؐ نے یہ کیوں کیا؟ یا آپؐ کے کسی حکم کے متعلق دل میں تنگی محسوس کرے تو صوم وصلوٰۃ وغیرہ اعمال ہونے کے باوجود وہ کافر و مشرک کے حکم میں ہے ۔ (تفسیر روح المعانی ج ۵ ص ۶۵)

ایک یہودی کا واقعہ

ایک مسلمان اور یہودی کا مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں پیش ہوا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق فرماکر یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا مسلمان اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوا ۔ اور یہ مقدمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا ۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے سماعت مقدمہ کے بجائے فیصلہ یہ کیا کہ یہ مرتد ہوگیا ہے ۔ چنانچہ اس

---

[1] سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ج ۳ ص ۲۷۶ ۔

Marfat.com

کی گردن اڑادی اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو منظور نہ کرنے والے کے لئے صحیح فیصلہ یہی ہے ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یہ ایک ضابطہ اور قانون کی بات تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے منحرف ہونے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی اور کو منصف قرار دینے والا مرتد کافر ہے اور اسلام کا نام لیتا ہے تو یہ نفاق ہے ۔ اس کے علاوہ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ کمالات اور محاسن کا کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا اور اعلان فرمایا کہ :

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(بے شک تمہارے لئے رسول اللہ (کے عمل) میں بہترین نمونہ موجود ہے)

تو کمال وہی ہے جو کمالاتِ نبوی کا پرتو ہو اور حسن و خوبی وہی ہے جو محاسن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہو ۔

سب سے بڑی سعادت

صحابہ کرام رض حسن و خوبی کے اس فلسفہ کو پوری طرح سمجھتے تھے ۔ چنانچہ نہ صرف عبادات میں ، سنن نبویہ کی اتباع کرتے تھے ۔ نہ صرف اپنی عادتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتوں کے سانچہ میں ڈھالتے تھے بلکہ آپؐ کے معمولی اشاروں کو بھی حکم کی حیثیت دیتے تھے ۔ اور اس کی تعمیل کو سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے ۔ مثلاً ۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا واقعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوتے اور آپؐ نے حاضرین سے فرمایا اجلسوا اجلسوا تشریف رکھیئے تشریف رکھیئے اب اس حکم کی تعمیل کیسے کی گئی اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضؓ دروازے کے پاس تھے۔ جیسے ہی یہ ارشاد مبارک کانوں میں پڑا فوڑا بیٹھ گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب فرمایا تب وہاں سے اٹھ کر آگے گئے۔

صدیق اکبرؓ کی شان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب قبائل کی سرکشی اور ارتداد کی خبریں مدینہ منورہ میں پہونچنے لگیں۔ تو صحابہ کرام رضؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو مشورہ دیا کہ ایسے وقت میں فوج کو شام بھیجنا مناسب نہیں ہے۔ بہت ممکن ہے مدینہ شریف کو خالی دیکھ کر باغی اور مرتد قبیلے حملہ کردیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جواب دیا۔

"قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مدینہ اس طرح خالی ہو جائے کہ میں ہی اکیلا رہ جاؤں اور درندے اور کتے مجھ کو جھنجھوڑ کھائیں تب بھی میں اسامہ رضؓ کو (جو اس لشکر کے سپہ سالار تھے) اس مہم پر روانہ کروں گا جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ فرمارہے تھے" (ابن عساکر وغیرہ)

Marfat.com

سونے کی انگوٹھی پھینک دینے کا واقعہ

یہ خلیفۂ اوّل صدیق اکبرؓ کی شان تھی۔ عام صحابہ کرامؓ میں سے ایک صاحب کا واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ میں سے سونے کی انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا:

"انسان جان بوجھ کر اپنے ہاتھ میں آگ کا انگارہ رکھتا ہے"

جب آپؐ تشریف لے گئے تو کسی نے ان سے کہا کہ اسے اٹھا لو کسی اور کام میں لے آنا۔ ان صحابیؓ نے جواب دیا۔

"نہیں، نہیں۔ خدا کی قسم میں کبھی بھی اُسکو نہیں اُٹھا سکتا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہے"۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۷۰)

کیچڑ میں لیٹ جانے کا واقعہ

حضرت ابوذر غفاریؓ ایک تالاب میں سے کھیت میں پانی دے رہے تھے کچھ آدمی اس طرف آئے اُن کے پیروں سے نالی کی ڈول ٹوٹ گئی اور پانی باہر بہنے لگا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے پانی کو خراب ہوتے ہوتے دیکھا تو فوراً بیٹھ گئے۔ پھر اُسی کیچڑ میں لیٹ گئے۔ جو وہاں موجود تھے انھیں بہت تعجب ہوا۔ حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟

سیّدنا حضرت ابوذرؓ نے جواب دیا کہ "ان لوگوں کی لاپرواہی پر مجھے غصہ آیا۔ ساتھ ہی مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آگیا کہ غصہ آئے تو بیٹھ جاؤ۔ پھر بھی غصہ نہ جائے تو لیٹ جاؤ۔ لہٰذا میں نے اس ارشادِ گرامی کی تعمیل کی: یعنی نہ بدن کی پرواہ۔ نہ کپڑوں کا خیال، نہ لوگوں

Marfat.com

کے ہنسنے اور مذاق اُڑانے کی فکر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایماءِ مبارک کی تعمیل سب سے مقدم ہے۔ اس کے مقابلہ میں سب کچھ ہیچ ہے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی عنہ اللہ، نماز جمعہ کے لئے کپڑے بدل کر جا رہے تھے۔ راستہ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پرنالے سے مذبوحہ مرغی کے خون میں ملا ہوا پانی آپ کے اُوپر گرا۔ آپ واپس مکان آئے۔ کپڑے بدلے اور پرنالے کے متعلق حکم فرمایا کہ راستہ سے ہٹا دیا جائے حکم کی تعمیل ہو چکی۔ تو حضرت عباسؓ نے بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ یہ پرنالہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ لگوایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جیسے ہی سُنا فوراً اُٹھے۔ پرنالہ پر تشریف لے گئے۔ کوئی سیڑھی نہیں تھی تو خود جھک گئے اور حضرت عباس رضؓ کو قسم دیکر فرمایا کہ ان کی پیٹھ پر کھڑے ہوں اور پرنالہ کو اسی جگہ لگا دیں جہاں آقائے نامدار محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لگایا تھا۔

صحابہ کرام رضؓ کا ادب

یہ تھا صحابہ کرام رضؓ کا ادب۔ پرنالہ جس جگہ بھی تھا چونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا لگایا ہوا تھا۔ اگرچہ لاعلمی میں ہٹا دیا مگر چونکہ ہٹا دیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اپنی پشت پر حضرت عباس رضؓ کو کھڑا کرکے پرنالہ کو اصلی جگہ لگوا دیا۔

ہماری بے ادبی اور گستاخی

ایک ادب ہمارے نوجوانوں اور بہت سے بوڑھوں کا ادب ہے کہ جس داڑھی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی ہمیشہ رکھا اور مسلمانوں

کو تاکید فرمائی کہ داڑھی بڑھائیں۔ آج اصرار ہے کہ داڑھی کا نام ونشان نہ رہے۔ اس سے بڑی بے ادبی اور گستاخی کیا ہو سکتی ہے۔

داڑھی سے صورتِ مردانہ مکمل ہوتی ہے

بہرحال داڑھی تمام انبیاء علیہم السلام کی سنّت ہے داڑھی اسلامی شعار ہے۔ داڑھی شرافت و بزرگی کی علامت ہے۔ داڑھی چھوٹے بڑے میں فرق کرنے والی ہے۔ داڑھی سے صورتِ مردانہ مکمل ہوتی ہے۔

داڑھی منڈانا شیطانی فعل ہے

داڑھی منڈانا فعلِ شیطان اور خداداد شکل کو بگاڑنا ہے۔ داڑھی منڈانے کو اچھا سمجھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی سنّت مبارکہ سے عناد اور مقابلہ ہے۔ (معاذ اللہ)

داڑھی خوبصورتی اور زینت کا باعث ہے

فقہ کی شہرۂ آفاق کتاب "ہدایہ" میں ہے۔ ولنا ان اللحیۃ فی وقتھا جمال وفی خلقھا نفویتہ علی الکمال (صفحہ ۱۷۵ جلد ۴) یعنی داڑھی اپنے وقت میں (یعنی جب سے داڑھی نکلنے لگتی ہے) خوبصورتی اور زینت کا باعث ہے اور اس کے منڈانے سے زینت وخوبصورتی بالکل نابود ہو جاتی ہے بحرالرائق میں ہے، لان اللحیۃ فی اوانھا جمال یعنی داڑھی اپنے وقت میں خوبصورتی کی چیز ہے۔ دلیل میں یہ حدیث پیش کی ہے۔ خدائے تعالی کے ملائکہ کی ایک جماعت کا وظیفہ یہ ہے۔ سبحان من زیّن الرجال باللحی والنساء بالقرون والذوائب۔ پاک ہے

Marfat.com

وہ ذات جس نے مردوں کو داڑھی سے اور عورتوں کو چوٹیوں اور مینڈیوں سے زینت بخشی۔ (تکملہ بحر الرائق جلد ۸ صفحہ ۳۳۱)

فرشتوں کی قسم

ایک روایت ہے کہ فرشتے جب قسم کھاتے ہیں تو یہ کہتے ہیں والذی زین بنی آدم بالحی؛ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسان کو داڑھی سے زینت بخشی۔

محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت ہو تو آپ کی ہر ادا بات اور ہر ایک عادت محبوب ہونی چاہیئے۔ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ اس سے نفرت، محبت نہ ہونیکی علامت ہے۔ داڑھی کا منڈلانے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پامال کرنے والا ہے۔ وہ سچا محب کیسے ہو سکتا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔

عجیب و غریب محبت

تعصی الرسول وانت تظہر حبہ	ہذا العمری فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہ	ان المحب لمن یحب مطیع

یعنی تم اللہ رسول کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ساتھ ہی اُن کے فرمان کی خلاف ورزی بھی کرتے ہو۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ اگر فی الواقع تمہارے دل میں ان کی محبت ہوتی۔ اور تم اپنے دعوئے محبت میں سچے ہوتے تو کبھی اُن کی نافرمانی نہ کرتے۔ ان کے ہر فعل اور ادا سے محبت ہوتی ہے[1]

[1] فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۴۰۲، ۴۰۳)

سرکارِ دوجہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارک

کتبِ احادیث میں سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بار بار ملتے ہیں جن کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا بے حد ضروری ہے۔ اور سنتوں کے خلاف عمل کرنا سخت خسارہ کی بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشاداتِ مبارکہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

(۱) جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ میرا نہیں ہے۔
(۲) جو دوسروں کے طریقے پر چلے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(۳) جو میرے طریقے سے منہ پھیر لے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
(۴) جس نے میری سنت برباد کی اس پر میری شفاعت حرام ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۴۰۴، ۴۰۵)

فیشن پرست مسلمان متوجہ ہوں

اللہ اللہ کس قدر تاکید فرمائی ہے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنتوں پر عمل کرنے کی، ہمارے فیشن پرست مسلمان ذرا ان ارشادات کو بغور مطالعہ تو فرمائیں اور خوب سوچ لیں کہ کیا،

ہم امریکہ، کینیڈا، یورپ اور روس میں بسنے والی قوموں کی تقلید کریں گے یا ہمارے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلیں گے۔

آخر کبھی تو ان سب باتوں پر غور کرو۔ کبھی تو عمل کرنے کی سوچو
آخر ہمیں مرنا ہے یا نہیں؟

امام ابو یوسفؒ کے ایک شاگرد کا واقعہ

ایک مرتبہ امام یوسفؒ حدیث بیان فرما رہے تھے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الدباء "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو پسند فرماتے تھے"۔ ایک شاگرد بول اٹھا مگر میں تو پسند نہیں کرتا۔ امام ابو یوسفؒ نے تلوار نکال کر کہا: "توبہ کر ورنہ قتل کردوں گا"!

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

مدینہ شریف میں ایک صاحب نسبت بزرگ کی زبان سے اتنی بات نکل گئی کہ شام یا ہندوستان کا دہی یہاں (یعنی مدینہ) کے دہی سے اچھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ ہمارے یہاں سے چلے جاؤ۔ وہاں جاکر رہو جہاں کا دہی اچھا ہے۔

تمام سنتیں خداوند قدوس کو پسند ہیں

امام ربانی فرماتے ہیں کہ تمام سنن خداوند عالم کو پسند فرمودہ ہیں۔ اور جو چیزیں خلافِ سنت ہیں وہ شیطان کی پسند کردہ ہیں۔ (مکتوبات جلد ۱ صفحہ ۵۵[۱])

چلیئے فیشن کی دنیا میں آگے بڑھیئے۔

فرنچ کٹ داڑھی

بعض لوگ چھوٹی سی خشخشی داڑھی صرف تھوڑی پر رکھتے ہیں اور اطراف سے

---

[۱] فتاویٰ رحیمیہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵

بال بالکل صاف کر لیتے ہیں۔ پتہ نہیں کیا اچھا لگتا ہے۔ شاید دنیادار لوگ اسے ڈاڑھی کہہ لیں لیکن اسلامی شریعت میں اس داڑھی کا کوئی مقام نہیں۔ یہ اسلامی داڑھی نہیں بلکہ فرنچ کٹ داڑھی ہے جس کا سنت نبوی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سائیڈ لاکس (SIDE LOCKS)

ایک اور فیشن ہے سائیڈ لاکس یہ دراصل فرنچ کٹ داڑھی کا برعکس ہے فرنچ کٹ داڑھی میں ٹھوڑی کے بال رکھے جاتے ہیں اور گال کے بال صاف کرلئے جاتے ہیں۔ لیکن سائیڈ لاکس کے فیشن میں ٹھوڑی کے بال بالکل صاف کرلئے جاتے ہیں، اور گالوں پر بال رکھے جاتے ہیں۔ سائیڈ کے معنی بازو کے اور لاک کا مطلب ہے، قفل، پتہ نہیں یہ نام کیوں رکھا گیا لیکن ہم نے اس کا مطلب یہ نکالا ہے کہ کانوں کی لو تک یا اس کے نیچے تک بالوں کو رکھا جاتے۔ اور اس کے بعد جو سنت ہے یعنی بالوں کو آگے بڑھانا اور داڑھی رکھنا، اسکو قفل لگا دیا جاتے۔ گویا سائیڈ لاکس کا مطلب چہرے کے دونوں طرف سنتوں کو بند کر دینا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی۔

ایک فلمی اداکار کی داڑھی

کچھ عرصہ پہلے کتنی لوگوں کو ایک خاص قسم کی داڑھی رکھتا ہوا دیکھا گیا ہلکی ہلکی داڑھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہفتے سے بال صاف نہ کئے ہوں۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی مشہور فلم میں کسی اداکار نے ایسی داڑھی رکھی تھی۔ سو یہ اسکی تقلید ہو رہی ہے لیکن کوئی ایک سال تک یہ فیشن رہا۔ پھر یکایک یہ داڑھیاں غائب ہوگئیں معلوم ہوا کہ اس فلم کی گولڈن جوبلی ہوتی تھی اور پھر وہ فلم چلی گئی۔ گویا۔۔۔ جب تک فلم کی نمائش ہوتی رہی تو ان

Marfat.com

داڑھیوں کی نمائش بھی ہوتی رہی۔ اور جب فلم چلی گئی تو داڑھیاں بھی گولڈن جوبلی مناکر غائب ہوگئیں۔

افسوس صد افسوس! ایک فلمی اداکار کی تو ایسے زور و شور اور محبت و عقیدت سے تقلید اور پیروی ہو اور سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پرواہ نہ ہو۔ آخر ہماری عقلیں کہاں کھو گئی ہیں؟ اور فہم اور شعور کو کیوں گھن لگ گئی ہے؟ کاش ہمارے چہرے داڑھی کی سنت کے نور سے منور ہوتے۔

دین دار لوگوں پر فیشن پرستی کے اثرات

جب کوئی بیماری وبا کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو اس کے اثرات دور دور تک پھیلنے لگتے ہیں۔ یہی حال فیشن پرستی کا ہے۔ اس بیماری نے بھی ایک وبا کی شکل اختیار کر لی ہے۔ کوئی گھرانہ اس سے خالی نہیں۔ (الا ماشاء اللہ) اور اس کے اثرات دین دار طبقہ پر بھی مرتب ہونے لگے ہیں۔ نتیجتاً دینی مسائل میں تاویلات اور تحریفات کا دروازہ کھلتا چلا جارہا ہے جو ساری امت کیلئے انتہائی مضر اور نقصان دہ ہے۔ اللہ ہی حفاظت فرمائے۔

داڑھی کے مسئلہ میں تاویل

مثال کے طور پر داڑھی ہی کے مسئلہ کو لے لیجئے۔ تمام علمائے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس سے پہلے داڑھی کٹوانا حرام ہے۔ البتہ کسی کو ایک مشت داڑھی آتی ہی نہ ہو تو مجبوری ہے، کوئی گناہ نہیں۔ لیکن بعض دین دار حلقوں میں امت کے اس اجماع کو بالائے طاق رکھ کر یہ کہا جاتا ہے کہ ایک مشت داڑھی رکھنا کوئی ضروری چیز نہیں بلکہ ٹھوڑی پر چند بال

اگر رکھ لئے جائیں تو کافی ہے۔

ایک صاحب کی غیر شرعی "نصیحت"

اس پر ایک واقعہ یاد آگیا۔ کچھ ہی دن پہلے ایک تقریب میں ایک معمر صاحب سے کئی سال بعد ملاقات ہوئی جن کا ایک حج بھی ہو چکا ہے ایک اچھے باعزت عہدہ پر فائز تھے اور اب وظیفہ پر علیحدہ ہو چکے ہیں۔ چہرے پر اتنی داڑھی ہے کہ معلوم ہوتا ہے جیسے ایک ہفتے سے بال نہ بنوائے ہوں میرے سلام کا بڑی گرم جوشی سے جواب دیا اور پھر مصافحہ کیا۔ البتہ وہ میری ایک مشت داڑھی کو دیکھ کر ٹھٹک گئے اور بے ساختہ مجھ سے کہا "قریب آؤ تو ایک بات کہوں" میں نے کہا "فرمائیے"

مسکراتے ہوتے میری داڑھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے کہ "میاں! اپنی عمر کا خیال کرو اتنی بڑی داڑھی۔ بس بڑھتی چلی جا رہی ہے" میں نے کہا "ایک مشت رکھنا تو سنت ہے اور ضروری ہے" تو کہنے لگے زمانے اور ماحول کا بھی تو خیال رکھنا چاہیئے۔ آخر لوگ کیا کہیں گے جاؤ چھوٹی کراؤ اپنی داڑھی کو....."

بہر حال ایک عجیب و غریب اور غیر شرعی نصیحت، کو سُنکر بے حد دُکھ ہوا اور یہ بھی پتہ چلا کہ اس عمر کو پہونچنے کے بعد بھی لوگ دینی مسائل سے کس قدر لاعلم ہوتے ہیں اور بلا وجہ ان میں تاویلات کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ موصوف میری حوصلہ افزائی کرتے اور اس فیشن پرست ماحول میں سنت کی پیروی پر خوش ہوتے۔ اور یہ سوچتے کہ خود ان کو بھی شریعت کے مطابق ایک مشت داڑھی رکھ لینی چاہیئے۔ اور زمانہ اور ماحول کی آڑ

Marfat.com

بیکہ اس قسم کی تاویلات نہیں کرنی چاہیئے۔

غرض ایسے تمام افراد کے لئے جو ایک مشت داڑھی کے وجوب کے قائل نہیں ذیل میں چند دلائل لکھ رہا ہوں۔

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات ؏

توفیق وہدایت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

ایک مُشت داڑھی رکھنا واجب ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے فدائی تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی میں بہت زیادہ پیش پیش رہتے تھے۔ ان کے عمل کو بطور معیار پیش کرتے ہوتے۔ امام بخاریؒ صحیح بخاری میں فرماتے ہیں "حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر ایک مشت سے زائد کو کتروا دیتے تھے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عرض وطول میں داڑھی کا کترنا اسی مقدار اور کیفیت سے ہوتا تھا۔

شارح مشکوٰۃ حضرت شاہ محدث عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں

وہ گذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است۔	ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۲۸۸)۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:

تراشیدن ریش بیش از قبضہ حرام است۔	داڑھی تراش کر ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے (مالابدمنہ ص ۱۳۰)

درِ مختار میں لکھا ہے "حرام ہے ڈاڑھی کاٹنا اور اس حال میں کہ ایک مٹھی سے کم ہو۔ کترنا کسی کے یہاں مباح نہیں (جواہر الفقہ جلد ا صفحہ ۴۲۳)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کتاب الآثار میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہم سے روایت کیا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور وہ روایت کرتے ہیں ہیثم اور وہ ابن عمرؓ سے کہ وہ یعنی ابن عمرؓ اپنی ڈاڑھی مٹھی میں لے کر مٹھی بھر سے زائد کو یعنی جو مٹھی سے نیچے لٹکی ہوئی باقی رہ جاتی ہے کتر دیتے تھے۔

امام محمدؒ نے فرمایا کہ ہم اسی کو اختیار کئے ہوتے ہیں۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحؒ کا

سرکار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحب دامت برکاتہم اپنے رسالہ " داڑھی کا وجوب" میں صفحہ نمبر ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کم از کم ایک مُشت بلکہ اس سے زائد تھی۔ اور اتنی تھی کہ جس میں خلال فرماتے تھے۔ کنگھی سے درست فرمایا کرتے تھے۔ وہ اتنی بڑی گنجان تھی کہ اس نے سینہ مبارک کے اوپر کے حصے کو طول وعرض کو بھر لیا تھا:

حضرت اقدس مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کا ایک ارشاد " مجالس ابرار" کے صفحہ ۴۰ پر نقل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک مشت اپنی مٹھی سے داڑھی کو پکڑ کر زائد کو قطع فرمایا ہے معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں حجام کی مٹھی معتبر نہیں اپنی مٹھی سے پکڑ کر زائد کو قطع کرنا جائز ہے اور داہنی طرف بھی ایک ایک مٹھی اس طرح واجب ہے:

حضرت غوث الاعظم پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی مشہور تصنیف " غنیۃ الطالبین " میں صفحہ نمبر ۶۶ پر داڑھی کی اہمیت اور

Marfat.com

اسکی مقدار کے بارے میں دلائل نقل فرماتے ہیں، فرماتے ہیں کہ "ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے اور جس قدر بال مٹھی سے زیادہ لمبے ہوتے انھیں کتر ڈالتے تھے اور حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ اپنی داڑھی کو مٹھی کے نیچے سے کتروا دو"۔

مرشدنا حضرت اقدس مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحب دامت برکاتہم اپنے رسالے "داڑھی کی شرعی حیثیت" میں اس مضمون کو تفصیل سے تحریر فرمایا ہے (دیکھئے صفحہ ۵۴ تا ۷۶) اور مقدار قبضہ کو قرآن پاک، احادیث اور آثار صحابہؓ سے ثابت فرمایا ہے۔ اس میں تحریر فرمایا ہے کہ شیخ ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ "یعنی داڑھی کاٹنا جبکہ وہ مقدار قبضہ سے کم ہو جیسا کہ مغربی لوگ اور مخنث قسم کے انسان یہ حرکت کرتے ہیں اسکو کسی نے بھی مباح قرار نہیں دیا" گویا تمام فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ داڑھی کا مقدار قبضہ سے کم کرنا جائز نہیں اور یہ اجماع خود ایک مستقل دلیل ہے اس کے وجوب کی۔

چاروں ائمہ کا ایک ہی فتویٰ

(ڈاڑھی کا وجوب صفحہ نمبر ۱۳)
حضرت اقدس مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ —

"جواہر الفقہ" جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر داڑھی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں" باجماع اُمت داڑھی منڈانا حرام ہے۔ ائمہ اربعہ حنفیہ۱، مالکیہ۲، شافعیہ۳، حنبلیہ۴ کا اس پر اتفاق ہے" پھر چاروں ائمہ کے تصریحات تحریر فرما کر مزید لکھتے ہیں" ان تصریحات سے ڈاڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کسی چیز پر مذاہب اربعہ کے اتفاق

Marfat.com

کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اُمتِ محمدیہ میں کوئی بھی اس کا مخالف نہیں۔ اور ہو تو اس کا اختلاف ناقابلِ التفات ہے۔[1]

ایک اپاہج ڈاکٹر کی مثال

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ داڑھی منڈانا یا کترانا دراصل یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی داڑھی کی وضع کو گھٹیا سمجھا اور انگریزوں کے چہروں کو بڑھیا سمجھا۔ ایمان کی خیر منائیے اور بغیر اس کے بھی ایمان ہم بھی تسلیم کرتے ہیں مگر اس ڈاکٹر اسپیشلسٹ کی طرح جو آپ کے پاس چارپائی پر لایا گیا۔ معلوم ہوا کہ فالج گر گیا ہے۔ مریض نے اپنی کیفیت بتائی تو معلوم ہوا کہ یہ ڈاکٹر بہرہ بھی ہے۔ کیفیت کو پرچہ پر لکھ دیا تو معلوم ہوا کہ آنکھوں میں پانی بھی اُتر آیا ہے اور بینائی بھی جاتی رہی ہے۔ تو آپ ایسے ڈاکٹر کو اسی وقت نامنظور کر کے واپس کردیں گے۔ میرے دوستو! کیا ایسا گھٹیا اسلام اور ایمان خدا تعالیٰ کے پاس لے جانے کی آرزو کرتے ہو۔ خدا کے لئے اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور غور سے سوچو کہ ہم تو غلام ہو کر ایسی خراب چیز رد کر دیں اور ہم خدا تعالیٰ کو گھٹیا تحفہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور دنیا میں آپ نہایت چُست ہیں۔

دنیا میں چست دین میں سست

آپ کی ہر چیز بڑھیا ہونی چاہیئے مکان بڑھیا ہو، سواری بڑھیا ہو، پھل اور غذائیں بڑھیا ہوں۔ ان کا ظاہر بھی اچھا ہو باطن بھی اچھا ہو۔ آہ! حضرت خواجہ صاحب رح نے ہمارا نقشہ کس طرح

---

[1] داڑھی کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث اور جملہ اعتراضات کے تشفی بخش جوابات کیلئے حسب ذیل کتب کا مطالعہ ان شاء اللہ بے حد مفید ہوگا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

Marfat.com

کھینچا ہے ؎

اے کہ تو دنیا میں اتنا چست ہے — دین میں کیوں پھر تو اتنا سست ہے

کرتا ہے دنیا میں جو، کر دیں کے بھی باب میں — اختیار اسباب کر اس عالم اسباب میں

اس کی تشریح میں حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہٗ تحریر فرماتے ہیں: "بعض حضرات کہتے ہیں کہ خدا غفور و رحیم ہے۔ سبحان اللہ اُن کی اس شان سے آپ نے یہ فائدہ اُٹھایا کہ حق تعالیٰ کو خوب ناراض کریں اور بھائی! خدا رزاق بھی تو ہے یہاں توکل کہاں گیا۔ یہاں تو روزی کے لئے رات دن خون پسینہ ایک کیا جا رہا ہے۔

ہر وقت گنہگار

حدیث پاک میں ہے کہ کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًا اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ترجمہ:۔ میرا ہر اُمتی قابلِ عفو و معافی ہے سوائے ان لوگوں کے جو اعلانیہ دکھلا کر گناہ کرتے ہیں۔

بھائیو! داڑھی منڈوانا اعلانیہ گناہ ہے اور حضرت اقدس ہردوئی دامت برکاتہم نے ایک جگہ فرمایا کہ بعض گناہ تو تھوڑی دیر کا ہوتا ہے اتنی دیر کا گناہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اور داڑھی مُنڈانے والا تو ہر وقت مجرم ہے۔ سو رہا ہے۔ پھر بھی گناہ لکھا جا رہا ہے۔ چوبیس گھنٹے گنہگار ہے۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے ہر گناہ سے ہماری اور اُمتِ مسلمہ کی حفاظت فرماتے۔ آمین۔ (مجالس ابرار صفحہ ۸۹-۹۰)

(صفحہ گذشتہ کا حاشیہ) ۱: داڑھی کی شرعی حیثیت (از حضرت اقدس حکیم الاسلام مولانا محمد طیب قاسمی صاحب دامت برکاتہم)

۲:۔ داڑھی کا وجوب (از شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۳:۔ داڑھی کا فلسفہ (از شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

۴:۔ داڑھی کی قدر و قیمت (از حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ)

۵:۔ ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں (از مولانا سعید احمد پالن پوری مدرس دار العلوم دیوبند)

ایک اہم بات

داڑھی کے تعلق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں آپ کے سامنے آچکیں، فقہاء کرام اور اکابر علماء کی آراء اور تحقیقات کا بھی آپ مطالعہ فرما چکے۔ لیکن اس سلسلے میں سب سے بڑی اور اہم بات یہ ہے کہ اعمال کا تعلق دراصل محبت سے ہوتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جتنی محبت ہوگی، آپ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کا اتنا ہی جذبہ ہوگا۔ اور اس پر عمل کرنے کی اتنی ہی کوشش کی جائے گی۔ ایسے موقع پر ایک عاشق رسولؐ کو دلائل و براہین کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی حجت ہوتا ہے آپ دیکھتے ہیں کہ ایک افسر اور حاکم کا حکم جتنا اور جیسا کچھ ہو، ماتحت اس کی باریکیوں میں گئے بغیر فوری طور پر بجالانے میں اپنی سعادت سمجھتا ہے وہ حکم کے ضروری اور غیر ضروری ہونے کے مسئلہ میں بھی نہیں الجھتا اسی طرح ہم مسلمانوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو ضروری اور غیر ضروری کے خانہ میں تقسیم کئے بغیر بلا چون وچرا ماننا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم نے درج ذیل آیت کے ذریعہ اسی ذہن و فکر کی تعمیر و تشکیل کی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ

اور کسی ایمان دار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسولؐ کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر ان مومنین) کو ان کے اس کام میں کوئی اختیار (باقی) ہے۔

(سورۃ الاحزاب، رکوع ۵ آیت ۳۶ ۔ ترجمہ حضرت تھانویؒ)

آخر اس آیت پر عمل کرنے کا وقت کب آئے گا؟

Marfat.com

بالوں کا فیشن

بعض نوجوان حضرات ہپیوں کے اسٹائل میں لمبے لمبے بال رکھتے ہیں جو شانوں پر جھولتے رہتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نئی مخلوق اس دُنیا میں آگئی ہے

حیدرآباد کے ویمنس کالج کا واقعہ

اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ کوٹھی کے قریب حیدرآباد کے مشہور ویمنس کالج کے پاس کچھ عرصہ قبل ایک ایمبسڈر کار آکر رُکی۔ اس میں سے بش شرٹ پتلون میں ملبوس ایک محترمہ لمبے بالوں کے ساتھ نیچے اُتریں۔ دو نوجوان لڑکے اس لمبے بالوں والی لڑکی کو دیکھ کر معنی خیز انداز میں مُسکراتے اور ایک مخصوص انداز میں سیٹی بجاتی اور منتظر رہے کہ وہ لڑکی اُن کی طرف پلٹے۔ لیکن جیسے ہی وہ "لڑکی" پلٹی تو ہیرو صاحبین شرم سے پانی پانی ہو گئے۔ کیونکہ وہ لڑکی نہیں بلکہ لڑکا تھا۔

ایک اور واقعہ

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ اسی ویمنس کالج کے پاس سے ایک بس نکلی جس میں پسنجرز کا کافی ہجوم تھا۔ کئی افراد تو کھڑے ہوتے تھے غرض یہ بس لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی تھی بس کنڈیکٹر ہر ایک کے پاس آتا اور ٹکٹ کہہ کر اُسے مخاطب کرتا۔ پیسے لینا اور ٹکٹ دے دیتا ایک محترمہ پھولوں والے بش شرٹ میں ملبوس اور لمبے لمبے بالوں کے ساتھ جو اُن کے شانوں پر جھول رہے تھے، اسی ہجوم میں کھڑی تھیں کنڈکٹر نے

Marfat.com

میڈم مسٹ کہہ کر اُن کو پیچھے سے آواز دی، لیکن جب میڈم "پلٹیں، تو وہ میڈم باقی نہیں رہیں کیونکہ چہرے پر کافی گھنی مونچھیں نظر آرہی تھیں. غرض محترمہ نمایہ محترم بہت شرمندہ ہوتے اور خود کنڈیکٹر بھی جھینپ ساگیا اور فوراً انساری، کہہ کر (SORRY) اس نے معذرت بھی چاہی.

آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

افسوس صد افسوس کہ اس منحوس فیشن پرستی کی وجہ سے لڑکی اور لڑکے میں تمیز باقی نہیں رہی ہے. یہ معلوم کرنا مشکل ہوگیا ہے کہ فلاں نوجوان لڑکا ہے یا لڑکی. اب سنیئے اس تعلق سے دو احادیث صحیح بخاری میں ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی عنہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں. (یعنی ان کی سی شکل وہیئت ان کا لباس اور ان کا انداز اپنائیں) اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی ان کی شکل وہیئت بنائیں، ان کا سا لباس اور طرز و انداز اختیار کریں. (معارف الحدیث جلد ۶ صفحہ ۲۹۴)

ابو داؤد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"خدا کی لعنت ہے اُس مرد پر جو عورتوں کا سا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں کا سا لباس پہنے (اور ایک روایت میں ہے) کہ وہ مرد ہم میں سے نہیں ہے جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرے اور نہ وہ عورت ہم میں سے ہے جو مردوں سے مشابہت اختیار کرے."

(التشبہ فی الاسلام جلد ا صفحہ ۶۸)

Marfat.com

جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم کی دو مثالیں

آیئے اب بالوں سے متعلق ہی دو واقعات مطالعہ کریں۔ ان واقعات کا تعلق سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ رضؓ سے ہے جو صحیح معنوں میں عاشقِ رسولؐ اور آپؐ کے ہر ہر حکم بلکہ ہر ہر ادا پر مرمٹنے والے تھے۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اُن کے دلوں میں پیوست ہو چکی تھی۔ کاش!!! اُس محبت کا کچھ حصّہ ہی ہمیں نصیب ہو جائے۔

یہ دونوں واقعات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم کی مشہور تصنیف لطیف حکایاتِ صحابہ رضؓ سے لئے گئے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت وائلؓ کا ذباب کے لفظ سے بال کٹوانا

وائل رضؓ بن حجر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے سر کے بال بہت بڑھے ہوتے تھے۔ میں سامنے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛

ذُبَاب۔ ذُبَاب

میں یہ سمجھا کہ میرے بالوں کو ارشاد فرمایا۔ میں واپس گیا اور ان کو کٹوا دیا جب دوسرے دن خدمت میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا کہ میں نے تمھیں نہیں کہا تھا۔ لیکن یہ اچھا کیا۔ (ابوداؤد)

فائدہ: ذباب کے معنی منحوس کے بھی ہیں۔ اور بری چیز کے بھی۔ یہ اشاروں پر مرمٹنے کی بات ہے کہ منشا سمجھنے کے بعد خواہ وہ غلط ہی

Marfat.com

سمجھا ہو۔ اسکی تعمیل پر دیر نہ ہوتی تھی۔ یہاں حضورؐ نے ارشاد ہی فرما دیا کر تم کو نہیں کہا تھا۔ مگر یہ چونکہ اپنے متعلق سمجھے اس لئے کیا مجال تھی کہ دیر ہوتی۔

(۲) حضرت سہیل بن حنظلہؓ کی عادت اور خریمؓ کا بال کٹوا دینا

دمشق میں سہیل بن حنظلہؓ نامی ایک صحابی رہا کرتے تھے۔ جو نہایت یکسو تھے۔ بہت کم کسی سے ملتے جلتے تھے اور کہیں آتے جاتے نہ تھے دن بھر نماز میں مشغول رہتے یا تسبیح اور وظائف میں مسجد میں آتے جاتے راستہ میں حضرت ابو الدرداؓ پر جو مشہور صحابی ہیں گزر ہوتا۔ ابو الدرداؓ فرماتے کہ کوئی کلمۂ خیر سناتے جاؤ تمہیں کوئی نقصان نہیں اور ہمیں نفع ہو جائے گا۔ تو وہ کوئی واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا یا کوئی حدیث سنا دیتے۔ ایک مرتبہ اسی طرح جا رہے تھے۔ ابو الدرداؓ نے معمول کے مطابق درخواست کی کہ کوئی کلمۂ خیر سناتے جائیں۔ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خریم اُسدی اچھا آدمی ہے اگر دو باتیں نہ ہوں۔

ایک سر کے بال بڑے رہتے ہیں۔

دوسرے لنگی ٹخنوں سے نیچے باندھتا ہے

ان کو حضورؐ کا یہ ارشاد پہنچا۔ تو فوراً چاقو لے کر بال کانوں کے نیچے سے کاٹ دیئے اور لنگی آدھی پنڈلی تک باندھنا شروع کر دی۔ (ابو داؤد)

لہ اس سلسلہ میں رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ کی تصنیف لطیف حیاۃ الصحابہؓ (۳ جلدوں میں)، اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی مدظلہ العالی کی تصنیف تبلیغی نصاب (۲ جلدوں میں) کا ضرور مطالعہ کریں۔ (ح۔س)

Marfat.com

ہم اپنا جائزہ لیں

صحابہ کرام رضؓ کے یہ ایک دو واقعات نہیں بلکہ ایسے سینکڑوں اور ہزاروں واقعات ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ صحیح معنوں میں "اطاعت" کسے کہتے ہیں فرماں برداری اور جانثاری کے کیا معنی ہیں۔ مر مٹنا کسے کہتے ہیں۔ اور حبِ رسول اور اطاعت رسولؐ سے کیا مُراد ہے۔ ادھر ہم اپنی حالتوں کا بھی جائزہ لیں کہ ہم داڑھی منڈھا منڈھا کر بھی عاشقِ رسولؐ ہیں۔ ہیپیوں کی طرح بالوں کو بڑھا بڑھا کر بھی عاشقِ رسولؐ ہیں بلکہ اسی بے دین اور واہیات حلیہ میں ہم سیرت النبیؐ کے جلسوں میں وعظ و بیان بھی کرتے ہیں۔ پتہ نہیں دینِ محمدیؐ کے ساتھ یہ مذاق کب ختم ہوگا، کب ہمارے ذہنوں میں آقائے دوجہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کی عظمت آئے گی؟

اے اللہ! ہماری زندگی کو اپنے حبیب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق بنادے۔ آمین۔

Marfat.com

لباس کا فیشن

Marfat.com

لباس میں فیشن

اپنے اطراف، گھروں میں، بازاروں میں، دفتروں میں، اسکول اور کالجوں میں ایک نظر دوڑایئے قسم قسم کے لباس آپ کو نظر آئیں گے پتلون اور شرٹ یا بشرٹ کا رواج تو عام ملے گا گویا یہ لباس ایسا ہے کہ اسے مسلمان بھی پہنتے ہیں اور غیر مسلم بھی لیکن اگر کسی کو ڈاڑھی نہ ہو اور وہ بشرٹ پتلون میں ہو تو وثوق کے ساتھ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایسا شخص مسلمان ہے یا غیر مسلم۔

سوٹ

اس نام سے سبھی واقف ہیں اپنے آپ کو تعلیم یافتہ یا مہذب کہلوانے کے لئے اس لباس کو ضروری سمجھ لیا گیا ہے۔ سوٹ دراصل قمیص، ٹائی، پتلون اور کوٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور ٹائی جو گلے میں بندھی ہوتی ہے سینے پر جھولتی رہتی ہے گلے کے اطراف ایک گرہ لگائی جاتی ہے جسے انگریزی میں ناٹ (KNOT) کہا جاتا ہے۔ یہ طرح طرح کی ہوتی ہے۔ بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی تثلیث[1] (TRINITY) کی علامت۔ اور اسی لئے اس گرہ کے تین سرے ہوتے ہیں۔

بہرحال اس گرہ کو باندھنے میں فیشن پرست حضرات آئینہ کے سامنے پندرہ پندرہ منٹ اور بیس بیس منٹ صرف کر دیتے ہیں جب کہیں جا کر ان کو سکون ملتا ہے۔ کوٹ اور پتلون اور گلے میں پھندے کی طرح پڑی ہوئی ٹائی شاید دنیادار لوگوں کو بھلی معلوم ہو لیکن یہ سنتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سراسر خلاف ہے۔ اور اس میں غیر مسلموں کی کھلی مشابہت ہے جو اسلامی شریعت میں قطعی ناجائز

---

[1] عیسائی تین خدا کو مانتے ہیں۔ باپ بیٹا اور روح القدس اسی عقیدہ کو تثلیث کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہے. جیساکہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انھیں میں شمار ہوتا ہے"

امریکہ اور روس کے صدر صاحبین اور انگلینڈ اور فرانس کے سیاسی رہنما سب یہی لباس پہنتے ہیں بعض نام نہاد مسلم ممالک کے صدر بھی اسی لباس میں ملبوس رہتے ہیں. لیکن یہ یاد رکھئے کہ نہ تو ہمارے لئے کوئی مسلم ملک کا لباس حجت ہو سکتا ہے نہ کسی مسلم لیڈر کا لباس بلکہ ہمارے لئے تو سرکار دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتیں اور آپ کے صحابہ کرام رض کا عمل قابل تقلید اور قابل حجت ہے. لہذا یہ کوئی دلیل نہیں کہ فلاں مسلمان لیڈر یہ لباس پہنتا ہے، اس لئے ہم بھی اب کرتے ہیں.

مغرب زدہ ذہنیت

مسلمانوں کا ذہن و دماغ اس قدر مغرب زدہ ہو چکا ہے کہ وہ سوٹ پہننے کو اپنی "تہذیب" کا اعلیٰ معیار سمجھتے ہیں. غریب سے غریب آدمی بھی جب کسی وجہ سے فوٹو کھینچواتا ہے مثلاً پاسپورٹ وغیرہ کے لئے تو اسی لباس میں فوٹو لیتا ہے.

دولھے کا سوٹ

مسلم معاشرے میں شادیوں کی ایک رسم[1] ہے "چوتھی" اس میں دلہن والوں کی طرف سے کھانا کھلایا جاتا ہے. اس تقریب میں نوشہ یعنی (دولھے) کے لئے سوٹ پہننا ضروری سمجھا جاتا ہے تاکہ سب لوگ اور خصوصًا دلہن والے. دولھے کو عزت کی نگاہوں سے دیکھیں. گویا اس "مہذب لباس"

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے احقر کی تالیف" پاؤں میز کی رسم سے تعلیموں تک" (ح. س)

Marfat.com

کو اپنے لئے باعث افتخار و اعزاز سمجھا گیا ہے۔ بعض لوگ تو سوٹ پہننے کو ایک بہت بڑا کمال سمجھتے ہیں اور اسکو عزت کا معیار سمجھتے ہیں

عزّت کا معیار

حالانکہ عزت کا معیار نہ تو کپڑے ہیں نہ خوبصورتی ہے اور نہ دولت و وجاہت بلکہ عزت کا معیار تو انسان کا تقویٰ، دینداری اور پرہیزگاری ہے۔ قرآن مجید میں سورۂ الحجرات کی تیرھویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ — اللہ کے نزدیک تم سب سے بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو

(تفسیر معارف القرآن ج ص ۱۲۴)

ایک اور جگہ اَلْمُنٰفِقُوْنَ کی آٹھویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ — اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے لئے ہے۔

لہذا سوٹ یا کسی اور لباس کو عزت کا معیار سمجھنا سراسر حماقت ہے

بل باٹم (BELL BOTTOM)

ایک مشہور ترین فیشن ہے، بل باٹم یعنی پتلون اتنے ڈھیلے اور لمبے ہوں کہ ایڑی تک اُن میں چھپ جاتے۔ ہمارے نوجوان بڑی خوشی سے اور فخر کے ساتھ اس لباس کو ٹخنوں کے نیچے بلکہ ایڑیوں کے نیچے لٹکاتے پھرتے ہیں۔ بل کا مطلب ہے گھنٹی اور باٹم سے مراد نچلا حصہ ہے۔ گویا اس فیشن ایبل لباس میں پتلون کا نچلا حصہ گھنٹی کی طرح کھلا رہتا ہے۔ افسوس کہ آجکل بڑی عمر والے حضرات بھی اس فیشن پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بل باٹم کی ایک "ترقی یافتہ" شکل ہے ــــ ایلیفنٹ باٹم (ELEPHANT BOTTOM) ایلیفنٹ کے معنی ہیں ہاتھی، گویا اس لباس میں پتلون کا نچلا حصہ جسامت میں ہاتھی کے پیروں کے مانند ہوتا ہے۔ اس لباس میں بھی کپڑا ایڑیوں سے نیچے بلکہ بہت نیچے لٹکتا رہتا ہے۔ ان لٹکتے ہوئے کپڑوں کے ساتھ لوگ گلیوں اور سڑکوں اور بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ اور سڑکوں کے میل کچیل اور غلاظت کو کپڑوں سے لگا کر گھروں میں واپس آجاتے ہیں۔ بعض تو اسی غلاظت سمیت مساجد میں چلے جاتے ہیں اور وہاں کے فرش اور جا نمازوں کو ناپاک بنا دیتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارک

آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ۔

یعنی جتنا حصہ پاجامہ یا تہبند کا ٹخنہ کے نیچے لٹکا ہوگا، وہ جہنم میں ہوگا۔

(بخاری شریف)

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "حق تعالیٰ شانہٗ ٹخنہ ڈھانکنے والوں سے محبت نہیں فرماتے۔"

(فتح الباری شرح بخاری۔ کتاب اللباس ج ۱۰)

نماز کا ایک مسئلہ صحیح بخاری کی اس حدیث کے حوالے سے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ۴ صفحہ ۱۲۷ پر نماز کا ایک مسئلہ لکھا ہے کہ "ٹخنوں سے نیچے پاجامہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ ثواب سے محروم رہے گا۔ نماز کے علاوہ بھی ٹخنوں سے اوپر رکھنا ضروری ہے حدیث میں

ایسے شخص کے لئے بہت وعید آئی ہے:

دو قسم کے لوگ

بل باٹم پہن کر نماز پڑھنے والوں میں دو قسم کے لوگ ملیں گے۔

پہلی قسم کے لوگ بل باٹم کو نماز کے دوران بھی ٹخنوں سے نیچے لٹکا چھوڑیں گے۔ جب ٹوکا جاتے تو کہیں گے کہ "بس. آپ لوگ اسی میں رہیں دنیا کدھر سے کدھر جا رہی ہے، لوگ چاند اور مریخ تک پہونچ رہے ہیں اور آپ "مولوی" لوگ ٹخنوں سے نیچے پاجامہ وغیرہ بحثوں میں پڑے ہیں"۔ گویا ان فیشن پرستوں کے نزدیک چاند یا مریخ پر جانے سے نماز کے مسئلہ بدل جاتے ہیں۔ شیطان مردود نے واقعی ہماری عقلوں کو بالکل ہی الٹ دیا ہے۔

دوسری قسم کے لوگ نماز پڑھنے سے پہلے بل باٹموں کو ٹخنوں سے اوپر اٹھالیں گے تاکہ نماز میں خلل نہ آئے۔ لیکن عرض یہ کرنا ہے کہ کیا اسلام صرف مسجد ہی تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ مسجد سے باہر ہو جاے کرو، من مانی کرو۔ عیسائیوں، یہودیوں اور بے دین لوگوں کی پیروی کرو. کوئی ہے پوچھنے والا یا نہیں؟ ہمارے ذہنوں کو کیا ہو گیا ہے آخر اتنی معمولی سی بات ہماری سمجھ میں کیوں نہیں آتی؟

حضرت عمر فاروق رضی عنہ اللہ کی گرانقدر نصیحت

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی عنہ اللہ، جانِ کنی کے عالم میں بستر پر لیٹے ہوئے ہیں، نبض کی رفتار سست پڑ چکی ہے، خون بکثرت بہہ جانے سے جسم کمزور ہو گیا ہے، آنکھیں ویران ہیں، ہونٹ خشک ہیں اسی اثناء میں پلنگ کے قریب

Marfat.com

سے ایک نوجوان گزرتا ہے قدموں کی آہٹ سُنکر غیر ارادی طور پر آپ کی نگاہیں اس کی طرف اُٹھ گئیں۔ نوجوان کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا آپ نے اس کو اشارہ سے روکا اور نحیف آواز میں فرمایا:

"بیٹے! پاجامہ ٹخنوں سے اُوپر باندھا کرو۔ اس میں بیک وقت تم کو دو فائدے ہوں گے۔ ایک دنیوی فائدہ، اور دوسرا اُخروی۔ دنیوی فائدہ تو یہ ہوگا کہ تمھارا پاجامہ جلدی گندا نہیں ہوگا اور اُخروی فائدہ یہ ہوگا کہ میدانِ حشر میں ربُّ العزت کی نگاہِ کرم سے محروم نہ ہو گے"

قدرے توقف کے بعد آپ نے پھر فرمایا:

"اور پاجامہ ٹخنوں کے نیچے باندھنے سے اس کے برعکس ہوگا۔ یعنی یہ کہ پاجامہ وقت سے پہلے گندا ہو جائے گا۔ اور میدانِ حشر میں ربُّ العزت کی نگاہِ کرم سے محروم رہو گے"

اس واقعہ سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے باندھنے کی مذمت تو ہوتی ہے، اس کے ساتھ اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دینؒ۔ شریعت کی پابندی اور اس کے احکام کی حفاظت میں کس قدر چوکس تھے۔ غور کیجئے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جانکنی کے عالم میں ہیں اور آنکھیں ویران ہیں مگر خلافِ شریعت ایک چیز سامنے آئی تو گویا اُن کے جسم کے ایک ایک حصے سے طاقت نچڑ کر آنکھ اور زبان میں آگئی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنکھ نے اس بُرائی کو صاف دیکھا اور یہ بُرائی کانٹا بن کر کھٹکنے لگی۔ اور زبان گویا ہوئی تو پوری ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ موعظت ونصیحت کے موتی بکھیر دیئے۔

بحیثیت مسلمان ہم سب کو اس واقعہ کی روشنی میں اپنا جائزہ

Marfat.com

لینا چاہیئے۔

اس اعتراض کا جواب کہ "کیا اسلام سے مراد صرف داڑھی اور لباس ہے"

بعض لوگ ایسی باتیں سُنکر جھٹ سے اعتراض کر دیتے ہیں کہ ان مولوی اور مولانا لوگوں نے ڈاڑھی اور لباس کو اسلام سمجھ لیا ہے۔ کیا صرف اسی کا نام اسلام ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لغو اعتراض کے جواب میں ایک حکایت سُنیئے:

"ایک شخص کا اپنے ہاتھ پر شیر بنوانا"

زمانۂ جاہلیت میں کسی علاقے کے لوگ اپنے ہاتھوں پر شیر یا چیتے کی تصویر بنوا لیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے اسی طرح تصویر بنانے والے سے کہا کہ میرے ہاتھ پر شیر بنا دے۔ اس نے جب سوئی آگ میں گرم کر کے اُس کے ہاتھ پر رکھی تو تکلیف سے اُسکی چیخ نکل گئی۔ اور کہا: ارے کیا بناتا ہے؟

اُس نے کہا "دُم بناتا ہوں"

کہا "ارے بغیر دُم کے بھی تو شیر بن سکتا ہے"

اس مصوّر نے دوبارہ سوئی گرم کی اور اسکی کھال پر رکھی۔

وہ چیخ پڑا اور کہا "ارے کیا بناتا ہے"؟

مصوّر نے کہا "اب کان بناتا ہوں"

کہا "ارے ظالم بغیر کان کے بھی تو شیر ہو سکتا ہے"

مصوّر نے کہا "اب شیر کا پیٹ بناتا ہوں"

اُس نے کہا: "رہنے دو، بغیر پیٹ ہی کے شیر بنا دو۔"

اس طرح جب سر بنانے سے بھی اس نے انکار کیا تو مصوّر نے غصہ

Marfat.com

سے جھنجھلا کر سوئی پھینک دی اور کہا :

"کیا بغیر دُم اور پیٹ اور بغیر سر کے کوئی شیر ہو سکتا ہے"؟

اس طرح کا شیر خدا نے پیدا ہی نہیں کیا: (معارف مثنوی)

اس مثال سے سمجھ لیجئے کہ اگر آپ حضرات ایک کے بعد ایک سنتوں کو اس طرح کتنے چلے جائیں گے کہ کیا صرف داڑھی سے اسلام ہے۔ کیا کپڑوں سے اسلام ہے، کیا صرف نماز سے اسلام ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو سوچئے کہ نوبت کہاں تک جا پہونچے گی۔ یاد رکھیئے کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی سنت اسلام سے تعلق رکھتی ہے۔ سُنتوں کا مجموعہ ہی اسلام کہلاتا ہے۔ کسی چھوٹی سی چھوٹی سنت کو بھی ترک کرنا سخت محرومی ہے۔ اگر ساری چیزوں کو اسی بہانے چھوڑ دیا جائے تو پھر ایسا اسلام سامنے آئے گا جس کا وجود اور عدم وجود دونوں برابر ہوں گے جس طرح بغیر دُم، سر اور کان کے شیر کا وجود ممکن نہیں۔ ایک مشہور مسئلہ بھی ہے کہ سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرنا کفر ہے۔

سُنّت کی بے قدری

حضرت شاہ محمد یعقوب صاحب مجددی فرماتے ہیں: "بعض لوگوں کو اگر کسی شرعی کام کے لئے کہا جائے تو بہت دبی زبان سے کہتے ہیں کہ سنّت ہے۔ یعنی کوئی ضروری اور اہم چیز نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ فعل سنت تو ہے مگر یہ لہجہ کفر ہے۔ زور سے عظمت کے ساتھ کیوں نہیں کہتے کہ یہ سنّت ہے۔"

صحبتے با اہلِ دل مرتبہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ص۲۱۵

اسلام میں لباس کی قید نہیں

کہا جاتا ہے اسلام نے کسی خاص لباس کو شرعی لباس قرار نہیں دیا۔ کیا کُرتا اور شیروانی سلامی لباس ہے؟ تو جواباً عرض ہے کہ کرتا تو بے شک

اسلامی لباس ہے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عادت مبارکہ اسی کو زیب تن فرمانے کی تھی۔ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کپڑوں میں کُرتا زیادہ پسند تھا۔

(معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۰۵ بحوالہ جامع ترمذی)

شمائل ترمذی صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے کہ "آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سفر کا کُرتا وطن کے کرتے سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا"۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سفر میں بھی کرتا پہنتے تھے۔

اب رہا شیروانی — چونکہ یہ لباس اسلامی لباس کے قریب ہے لہٰذا یہ بھی اسلامی لباس میں شمار کیا جاتا ہے۔

اسلامی لباس کے حدود

بات دراصل یہ ہے کہ اسلام نے لباس کے بارے میں حدود متعین کر دیئے ہیں بس جو لباس بھی ان حدود کے اندر آتے گا وہ اسلام میں قابلِ قبول ہوگا۔ اور جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے تکبّر ظاہر نہ ہو، ستر پوری طرح ڈھک جاتے اور کسی قوم کا مخصوص لباس نہ ہو۔ اور اتنا چُست بھی نہ ہو کہ اعضاء کی ہیئت اور نقوش ظاہر ہو رہے ہوں۔ جیسے ٹائٹ پتلون اور شرٹ پہننے سے اعضاء ہیئت ظاہر ہو جاتی ہے خصوصاً اگر اس لباس میں نماز پڑھی جاتے تو سجدہ کی حالت میں پیچھے سے ستر کے حصے نمایاں نظر آتے ہیں جو تقویٰ کے خلاف ہے۔

تقویٰ کا لباس

قرآن مجید میں سورۂ اعراف کی ۲۶ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ اور لباس پرہیزگاری کا وہ سب سے بہتر ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

"لباس التقویٰ کے لفظ سے اس طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ ظاہری لباس کے ذریعہ ستر پوشی اور زینت و تجمل سب کا اصل مقصد تقویٰ اور خوفِ خدا تعالیٰ ہے، جس کا ظہور اس کے لباس میں بھی اس طرح ہونا چاہیئے کہ اس میں پوری ستر پوشی ہو، کہ قابلِ شرم اعضاء کا پورا پردہ ہو وہ ننگے بھی نہ رہے اور لباس بدن پر ایسا چُست بھی نہ ہو جس میں یہ اعضاء مثل ننگے کے نظر آئیں، نیز اس لباس میں فخر اور غرور کا انداز بھی نہ ہو بلکہ تواضع کے آثار ہوں، اسرافِ بیجا بھی نہ ہو۔ ضرورت کے موافق کپڑا استعمال کیا جائے۔ عورتوں کے لئے مردانہ اور مردوں کیلئے زنانہ لباس بھی نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہے۔ لباس میں کسی دوسری قوم کی نقالی بھی نہ ہو جو اپنی قوم و ملت سے غداری اور اعراض کی علامت ہے۔" (معارف القرآن ج ۳ ص ۵۲۶)

امام غزالیؒ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا لباس

کچھ دیر کے لئے سوچ کر دیکھئے کہ ہمارے علمائے اکابر اور اولیائے کرام نے کیا لباس پہنا ہو گا۔ مثلاً امام غزالیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا کیا لباس رہا ہو گا۔ انبیاءؑ کا تو بہت اونچا مقام ہے۔ عرض کرنا یہ ہے کہ کیا کوئی ایک لمحہ کے لئے بھی سوچ سکتا ہے کہ ہمارے علماء اکابر اور اولیاء اللہ، شرٹ، بشرٹ، سوٹ

Marfat.com

اور بل باٹموں میں ملبوس رہتے تھے یا ہم مسلمانوں کو اس غیر شرعی لباس میں دیکھ کر خوش ہوتے؟ واقعی ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچ سکتے۔ پھر کیا بات ہے کہ اس لباس کو تہذیب کا معیار سمجھا جاتا ہے۔ کیا ان مغربی ممالک کے بے دین لوگوں اور ہپیوں اور عیسائیوں کی تہذیب معاذ اللہ ہمارے اولیاء اللہ اور علمائے کرام سے بھی بڑھ گئی ہے خدا کے لئے سوچئے کہ ہمارا کیا حال ہوگا اور ہمارا ذوق کس قدر گھٹیا ہو چکا ہے اور اس منحوس فیشن پرستی نے ہمیں کس مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے۔ یہ کہنا کہ وہ تو علماء اور اولیاء اللہ ہیں، وہ کہاں ۔ اور ہم کہاں ۔؟ جی ہاں۔ یہ سچ ہے۔ وہ وہاں ہیں اور ہم یہاں ہیں۔ لیکن کیا اسلام صرف اولیاء اللہ اور اکابر علماء کے لئے ہے۔ دوسروں کے لئے نہیں؟ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے تو ......

لباس کا تعلق بھی محبت سے ہے

بات دراصل یہ ہے کہ اعمال کا تعلق محبت سے بھی ہوتا ہے جیسا کہ ابھی ذکر کیا جا چکا ہے۔ جب کسی کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس کے طور طریق وضع قطع، لباس بلکہ اس کی ہر ہر چیز کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی ایک ایک ادا سے اُسے پیار او محبت ہو جاتی ہے اور اس کا ایک ایک حکم بجالانا باعثِ فخر سمجھا جانے لگتا ہے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو جتنی محبت ہوگی۔ وہ اتنا ہی آپ کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ نہ صرف آپ کے لباس کی بلکہ آپ کی ہر ہر ادا کی نقل کرنے میں اپنی سعادت سمجھے گا اور دوسروں کے طور طریقوں سے اُسے طبعی طور پر دوری ہو جاتے گی

Marfat.com

اور وہ اُنھیں نفرت کے ساتھ ترک کر دے گا۔

خدا پرستی یا خود پرستی

اس موضوع پر مرشدنا حضرت اقدس مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں "اِدھر جب دوسری کیفیت یعنی انہماک عشق اور استغراق کا محبوب میں شغف پیدا ہوتا ہے تو پھر ایک ذاتِ محبوب ہی محبوب نہیں رہتی بلکہ محبوب کے اوصاف اس کے احوال، اس کے افعال حتیٰ کہ اس کے تمام منسوبات بھی اس کی خاطر سے دل میں محبوب ٹھہر جاتے ہیں۔ پس جس طرح حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ اور بارگاہ نبوت کی محبت قلب میں جاگزیں ہوتی ہے اسی طرح ہر اس چیز کی اُلفت بھی جم جاتی ہے جو حق سے کوئی نسبت رکھتی ہو خواہ حقانی اشخاص ہوں یا حقانی علوم ہوں، یا حقانی شعائر حقانی اوضاع و اطوار ہوں یا حقانی رسوم و حقائق ــ اسی شغف حُب کے مقام کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس دُعا میں مانگا ہے کہ :

> اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت رکھتا ہو، اور اس عمل کی محبت کا جو تجھ تک پہونچاتا ہو، اے اللہ! اپنی محبت کو میرے دل میں میرے نفس سے بھی زیادہ میرے اہل و عیال سے بھی زیادہ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے:"

پس اغیار کتنا ہی اپنی روشوں اور اوضاع و اطوار معاشرہ کو مزین اور دلفریب بناکر پیش کریں لیکن یہ حقیقت کا عاشق (مومن) ان صورتوں

پر مائل نہیں ہو سکتا ہاں اگر کسی کا عشق ہی خام ہے یعنی خدا پرستی کے نام سے خود پرستی کی جا رہی ہو تو پھر غیر اور غیر کی ہر روش محبوب کی اداؤں پر غالب آ سکتی ہے۔"

(التشبہ فی الاسلام ج ۲ ص ۱۸۶، ۱۸۷)

ایک نومسلم نیگرو کا عجیب و غریب واقعہ

چند سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک امریکن نیگرو نومسلم اپنے ساتھیوں سمیت دین دیکھنے کی غرض سے اللہ کے راستہ میں کچھ وقت لگا کر ہندوستان آیا ہوا تھا۔ اس امریکن نیگرو کو اسلام قبول کئے چند ہی ماہ ہوتے تھے اور وہ حیدر آباد ہی میں ایک جامع مسجد میں مقیم تھا۔ ایک دن اس نے دریافت کیا کہ ہمارے نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر پر بال کس طرح رکھتے تھے یعنی مانگ کس طرح نکالتے تھے"۔ اس کو جواب دیا گیا کہ درمیانِ سر سے مانگ نکالنا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ تھی۔ بس اس کے بعد سے وہ نیگرو برابر اس کوشش میں رہتا کہ سر کے درمیان سے مانگ نکل آئے بہت کوشش کے باوجود وہ ناکام رہتا کیونکہ نیگرو حضرات کے بال کچھ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ مانگ نکل ہی نہیں سکتی۔

ایک بار ایسا ہوا کہ رات کے کوئی دو تین بجے تھے مسجد سے متصل رہائشی کمرے میں بعض لوگ تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔ دھیمی دھیمی اور مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ کہیں کہیں دور سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور درود شریف پڑھنے کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔ یکایک لوگوں نے ایک ہلکی سی چیخ کی بھی آواز سنی۔ لوگوں کو تشویش

بھی ہوتی روشنی کی گئی تو یہ منظر سامنے آیا کہ وہ نیگرو نومسلم اپنے بستر پر بیٹھا ہے اور سر پر ہاتھ رکھے مسکرا رہا ہے اور اس کے سامنے خون کی ایک باریک سی لکیر فرش پر رینگ رہی ہے تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ اس نیگرو نے ریز ربلیڈ (BLADE) سے اپنے سر کے درمیانی حصہ کو کچھ کاٹ لیا ہے۔ ڈاکٹر کو بلا کر مرہم پٹی کی گئی۔ اب جب اس نیگرو نومسلم سے پوچھا گیا کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا ؟ تو جو جواب اس نے دیا وہ ملاحظہ فرمائیے! اس کا ایک ایک جملہ ہم پیدائشی مسلمانوں کے لئے قابلِ عبرت ہے بلکہ بعض مسلمانوں کے لئے شاید عجیب و غریب بھی ہوگا کہنے لگا" کئی دن سے کوشش میں تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ والی سنت کو بھی پورا کروں گا مگر لاکھ کوشش کے باوجود کامیابی ہو نہیں رہی تھی۔ اس لئے میں نے سر کے درمیانی حصہ کو ذرا سا کاٹ لیا۔ اب تو ان شاء اللہ درمیان سے مانگ نکلے گی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور سنت ادا کرسکوں گا" اسکی آنکھوں میں ایک ایمانی چمک محسوس ہو رہی تھی اور ان میں خوشی کے آنسو تیر رہے تھے۔ پھر یکایک وہ پھوٹ پڑا۔ روتے ہوتے کہنے لگا کہ" آپ لوگ دس سال پہلے امریکہ کیوں نہیں آتے میری ماں اور میرے باپ دونوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ کفر کی حالت میں فوت ہو گئے۔ آہ ! میں کیا کروں" اس کی بے چینی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس چشم دید واقعہ کے گواہ آج بھی حیدر آباد میں موجود ہیں۔ جو چاہے تحقیق کرلے۔

عبرت کا مقام

غور کیجئے! آخر وہ کیا چیز تھی جس نے اس نیگرو کو اپنا سر زخمی کر لینے پر مجبور کر دیا۔ سر زخمی ہو گیا

ہے لیکن وہ فاتحانہ انداز میں مسکرا رہا ہے۔ سنت کے عاشق دراصل ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے دل و دماغ میں ایمان راسخ ہو چکا ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سُنّت اور آپکی ایک ایک ادا پہ فدا ہو جاتے ہیں۔

جب ظاہری اعمال کا یہ نمونہ ہے تو اندازہ لگائیے کہ باطن اُن کا کس قدر پاک و صاف ہوگا۔ مگر افسوس کہ ہم میں سے بعض مسلمان کہتے ہیں کہ پہلے باطن کو ٹھیک بناؤ بعد میں ظاہر کو درست کرو۔ اور بعض مسلمان تو سنتوں کا اعلانیہ مذاق اُڑاتے ہیں بلکہ سنتوں پر اعتراض کرتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں پھر بھی مسلمان کے مسلمان ہیں۔ مونچھ بڑھا بڑھا کر بھی عاشقِ رسول ہیں ڈاڑھی منڈھا منڈھا کر بھی عاشقِ رسول ہیں۔ عیسائیوں کی طرح ٹائی سوٹ پہن کر بھی عاشقِ رسولؐ ہیں۔ بل باٹم پہن کر بھی عاشقِ رسولؐ ہیں۔ نماز چھوڑ کر بھی عاشقِ رسولؐ ہیں۔ خلافِ شرع کام کر کے بھی عاشقِ رسولؐ ہیں اور بھولی بھالی پبلک ایسے لوگوں کو سچ مچ "عاشقِ رسولؐ" سمجھتی ہے افسوس کہ شیطان مردود نے مغرب زدہ ذہنیت اور فیشن پرستی کے ذریعہ مسلمانوں کی عقل و شعور کو بالکل ہی اُلٹ دیا ہے۔ حق بات غلط نظر آرہی ہے اور غلط بات حق۔ بیماری نے بہت سختی سے جڑ پکڑ لیا ہے۔ اللہ ہی رحم فرمائے۔

سوسائٹی کا ڈر

بعض لوگ کہتے ہیں کہ "ہمارا بھی دل چاہتا ہے کہ داڑھی رکھیں۔ اسلامی وضع قطع اختیار کریں اور سنت والا لباس پہنیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ ہمارے اطراف میں جو ماحول ہے وہ اسکی اجازت نہیں دیتا۔ دل میں یہ خوف رہتا ہے کہ پتہ

Marfat.com

نہیں لوگ کیا کہیں گے اور کن کن اعتراضات کا ہمیں سامنا کرنا پڑے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ گویا ان لوگوں کے لئے سوسائٹی کا ڈر اور خوف سنت والی زندگی کو اختیار کرنے میں سخت رکاوٹ اور آڑ بنا ہوا ہے۔ ایسے ہی افراد کے بارے میں حضرت مرشدی مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

"ایسے لوگوں کو یقین کر لینا چاہیئے کہ ان میں عشقِ الٰہی اور حُبِّ نبوی کا کوئی بھی اثر ابھی تک راسخ نہیں ہوا، ورنہ کیا یہ بھی ممکن ہے کہ عاشق، سچا عاشق بھی ہو اور کسی لائم کی ملامت یا ناصحِ ناداں کی نصیحت سے متاثر ہو کر محبوب کی روشوں پر خاک بھی ڈال دے؟ ہرگز نہیں! یہ سنت تو ابو طالب کی ہے جنہوں نے دینِ اسلام کو حق سمجھنے کے باوجود ملامت کے خیال سے مرتے دم تک قبول نہ کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت وارشاد پر دمِ واپسیں میں بھی یہی جواب دیا کہ "اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک ایسا دین میرے سامنے پیش کیا کہ جسے بہترین ادیانِ عالم جانتا ہوں لیکن اگر مجھے ملامت اور طعنِ اغیار کا خوف نہ ہوتا تو آپ مجھے قبولِ حق میں کھلا جوان مرد پاتے"

پھر کون ہے کہ ابو طالب کو مومن صادق یا عاشقِ حقیقت کہنے کی جرات کرے، ہاں عاشقانِ حقیقت کی سنت یہ ہے کہ وہ محبوب کے حقیقی معاملہ میں کسی بھی طعن و تحقیر کی بالکل پرواہ نہیں کرتے بلکہ ایسی ملامتوں

Marfat.com

کو نوک پاپوش سے ٹھکرا دیتے ہیں ۔

حضرت حذیفہ ابن یمان کے

حضرت حذیفہ رضی عنہ اللہ کا عشقِ رسولؐ

ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر پڑا تو انھوں نے اُٹھا کر صاف کیا اور منہ میں رکھ لیا۔ ایک خادم نے عرض کیا کہ ایسا نہ کیجئے۔ عجمیوں میں یہ طریقہ معیوب ہے اور وہ ایسے شخص کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ تو برہم ہو کر فرمایا:

أَأَتْرُكُ سُنَّةَ حَبِيْبِيْ لِهٰؤُلَاءِ الْحُمَقَاءِ

"کیا میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ان احمقوں کی وجہ سے چھوڑ دوں؟"

پس اہلِ ہوا رفیشن پرست مغرب زدہ لوگوں) کے طعن وتحقیر سے کسی سچائی اور پاکبازی کو چھوڑ دینا تو ابو طالب کا شیوہ ہے اور ساری ملامتوں کے جھرمٹ میں حق کے سامنے گردن ڈال دینا حضرت حذیفہ رض کی سنت۔ اور ظاہر ہے کہ ایک ایماندار کے لئے حضرت حذیفہ رض کا اسوہ قابلِ تقلید ہو سکتا ہے۔ لیکن ابو طالب کا نقشِ قدم کسی طرح نشانِ راہ نہیں بن سکتا۔ (التشبہ فی الاسلام ج ۲ ص: ۱۸۹، ۱۹۰)

بعض مسلمان

نبوت سے بڑھ کر عالم میں کوئی حکمرانی اور بادشاہت نہیں

مغربی طرز کی وضع قطع کو مکمل طور پر اختیار کر لیتے ہیں اور پھر کوئی تو اپنے آپ کو انگریز سمجھتا ہے تو کوئی امریکن اور اس پر کافی خوش بھی ہوتے ہیں اور فخر محسوس کرتے ہیں کہ انھوں نے دنیا کی سب سے بڑی حکمران قوم سے

Marfat.com

شابہت کر لی ہے۔

ایسے ہی افراد کے بارے میں مرشدنا حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

اگر وہ اس لئے تشبہ بالنصاریٰ پر رضامند اور قناعت پذیر ہیں کہ انھوں نے دُنیا کی سب سے بڑی باجبروت اور حکمران قوم سے تشبہ کیا ہے تو انھیں یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت سے بڑھ کر عالم میں کوئی حکمرانی اور بادشاہت نہیں۔ یہ آسمانی بادشاہت جب ظہور کرتی ہے تو تمام زمینی حکمرانیاں اس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہیں۔ یہی سلطنت جب چودہ صدی پیشتر پھٹے پُرانے کپڑوں شکستہ حجروں اور ظاہری بے سروسامانیوں کے ساتھ عالم میں ظاہر ہوئی تو اشارہ ابرو نے دنیا کی حکمرانیوں کے نقشے بدل دیئے۔

فارس کا زبرجدی تخت، قیصر کا بڑھتا ہوا اقتدار تہہ و بالا کر دیا اور بڑی بڑی اُن طاقتوں کو زیر وزبر کر دیا جو آراستہ سامانیوں، رشکِ فردوس ایوانوں اور منظم فوجوں کے بل بوتے پر بڑھ کر اس کے سامنے آئیں۔ پس کیا ایک نبوت کی بارگاہ کا عاشق اور مدعی محبت بھی کسی سلطنت کی چوکھٹ پر سر ٹیک سکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیوں کہ یہ تو غیر کی طرف پورا التفات ہے حالانکہ ولایتِ عشق کا پہلا قانون تو غیر کے خیال کو بھی دل سے محو کر دینا ہے، چہ جائیکہ غیر پر اوندھا ہو جانا۔" (التشبہ فی الاسلام ج ۲ ص ۱۹۰)

Marfat.com

سبحان اللہ! کس قدر ایمان افروز بیان ہے۔ کاش یہ ہمارے دلوں میں اُتر جاتے۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو باتیں ہزار ہیں

بہر حال یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تقویٰ کا لباس ہی دراصل اسلامی لباس ہے۔ گویا جس لباس سے جتنا زیادہ تقویٰ اور پاکیزگی ظاہر ہو گی اتنا ہی زیادہ وہ لباس "اسلامی" ہو گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کو بھی جس قدر محبت و عقیدت ہو گی وہ اسی لباس کو اپنائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اولیاء اللہ اور علمائے کرام اور دیندار مسلمانوں نے اسی لباس کو پہنا ہے اور پہنتے چلے آرہے ہیں لیکن ہمارے مغرب زدہ مسلمان بھائیوں کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی اور اسی لئے وہ اس لباس اور وضع قطع پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔

- -

- - - - - کوئی کہتا ہے کہ یہ اتنا لمبا کرتا ۔۔ یہ تو اسراف ہے۔ شیروانی کا ذکر قرآن و حدیث میں کہاں ہے؟ کوئی اور کہتا ہے کہ یہ عربوں کا لباس ہے یا یہ کہ شمالی ہندوستان والوں کا لباس ہے۔ اور بعض بدنصیب تو کہتے ہیں کہ یہ لباس اور وضع قطع تو نیز ظاہری اعمال ہیں۔ اصل چیز تو باطن ہے گویا ظاہری وضع قطع میں پریسڈنٹ برزنیف یا ریگن ہی نظر آئیں لیکن دل سے یعنی "باطن" سے یہ لوگ "عاشق رسولؐ" ہیں۔ غور کیجئے کیا یہ کھلم کھلا سنت رسولؐ کا مذاق نہیں ہے۔ ایسے عقیدے سے تو ہر مسلمان کو پناہ مانگنی چاہیئے۔ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے باطن کو

Marfat.com

ٹھیک کرو پھر ظاہر کو[1] سو یہ ایسی تعلیم ہے جس کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں نہ فقہ میں نہ حقیقی تصوف میں۔ بلکہ ان بدنصیبوں کی من گھڑت باتیں جن کی کوئی اصل نہیں اور بعض مسلمان جن میں مغربی تہذیب اور فیشن پرستی کے جراثیم کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں اسلامی وضع قطع پر اعتراض تو نہیں کرتے ہیں لیکن طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ لباس پہنیں گے تو دنیا والے کیا کہیں گے۔ ہمارے دفتر میں لوگ کیا سمجھیں گے اسکول اور کالج کے نوجوان ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ شاید ہماری شادی بھی نہ ہوسکے اور شادی شدہ ہوں تو بیوی کیا کہے گی بچے کیا کہیں گے۔ ملازمت پر تو کہیں اس کا اثر نہ پڑے گا۔ افسوس کہ یہ نہ سوچا کہ آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لباس سے کس قدر خوشی ہوگی اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسولؐ خوش ہیں اس پر عمل کرنا ہمارے لئے کتنی بڑی سعادت اور خوش قسمتی کی بات ہے۔

بہرحال یہ مختلف اعتراضات اور حیلے اور بہانے محض اس لئے ہیں کہ اس بے توفیقی کے عیب پر پردہ ڈال دیا جائے ورنہ اگر دلوں میں محبوب حقیقی کی لو لگی ہو تو نہ کوئی حیلے بہانے کا تصور آئے نہ کوئی اعتراض ذہن سے گزرے ہاں جب مغرب زدہ ذہنیت اور فیشن پرستی کے منحوس اثر کی وجہ سے کوئی شخص اگر صراطِ مستقیم پر چلنا ہی نہ چاہے تو اور بات ہے۔

---

[1] بے شک باطن کی اصلاح ہی اصل چیز ہے لیکن یہ کہنا کہ پہلے باطن کو ٹھیک کرو پھر ظاہر کو تو یہ سراسر بے بنیاد بات ہے بلکہ ظاہر میں جو سنت کا نور نظر آتا ہے وہ دراصل باطن ہی کا عکس ہوتا ہے

عورتوں کا فیشن

Marfat.com

اب ہماری عورتوں کا بھی کچھ حال سُن لیجئے عورتیں فیشن کرنے میں بہت آگے رہتی ہیں بلکہ بعض دفعہ تو فیشن کے لفظ ہی سے عورتوں کا تصور آتا ہے۔

ساڑھی اور بلاؤز

ایک مشہور لباس ہے۔ ساڑھی اور بلاؤز: ساڑھی تو خیر اسلامی لباس کے دائرے میں آسکتی ہے اس سے ستر ڈھک جاتا ہے لیکن یہ بلاؤز۔ خدا کی پناہ۔ بڑا خطرناک اور بڑا ہی بے حیائی کا لباس ہے۔ سامنے سے گلا اور پیٹ پیچھے سے کمر اور پیٹھ کھلی رہتی ہے اور اپنے اُن حصّوں کو خوب اور دل کھول کر نمائش کی جاتی ہے[1] اور کوئی بولنے اور سننے والا نہیں ہے۔

بغیر آستین کے بلاؤز
SLEEVELESS BLOUSE

بعض بدنصیب عورتیں بغیر آستین کے بلاؤز پہنتی ہیں اور انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی اسی لباس میں وہ مردوں اور عورتوں کے سامنے بلاجھجک گھومتی پھرتی ہیں اس لباس کو SLEEVE LESS کا نام دے رکھا ہے۔ اور اُسے اعلیٰ درجہ کا فیشن اور تہذیب کا انتہائی معیار سمجھ لیا گیا ہے۔ ایسی عورتیں مغربی تہذیب کی مکمل غلام ہوتی ہیں۔ قرآن وحدیث فقہ و تصوف کے روحانی ماحول میں رہنے والے دیندار مسلمانوں کے لئے شاید اس قسم کی چیزوں کا تصور

---

[1] لیکن اگر بلاؤز ڈھیلا ڈھالا ہو اور کمر کے نیچے تک ہو، گلا اچھی طرح ڈھکا ہو، اور آستین بھی پورے ہوں تو مستثنیٰ ہے اور اس کے پہننے کی اجازت ہے۔

مشکل ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسی عورتیں دنیا میں موجود ہیں اور مسلمانوں کے نام پر یہ ایک سیاہ دھبہ کی طرح ہیں۔ اللہ انہیں ہدایت نصیب فرمائے

اب ایک عجیب و غریب بات سنیئے۔

یہ کیا معمہ ہے

مرد آدمی تو خوب ڈھکا چھپا رہتا ہے۔ ٹائی لگا کر گلا تک بند رکھتا ہے۔ بل باٹم سے ایڑی تک چھپا لیتا ہے۔ لیکن عورت بلاؤز پہن کر گلا، پیٹ، کمر اور پیٹھ کی اعلانیہ نمائش کرتی ہے آخر یہ کیا معمہ ہے۔ کوئی تو سمجھائے۔ کیا کسی مرد آدمی میں اتنی ہمت اور جرأت ہے کہ وہ اپنی کمر یا پیٹ لوگوں کو دکھاتا پھرے۔ پھر کیوں اپنی عورتوں کو اس بے ہودہ لباس میں گوارا کرتا ہے اور اسی حالت میں اپنی عورتوں کے ساتھ بازاروں میں گھومتا پھرتا ہے۔ افسوس صد افسوس فیشن پرستی نے ہماری عقل کو چھین لیا ہے اور ہم جنون کے دروازے تک پہنچ گئے ہیں۔ آخر بھلے بُرے کی تمیز ہم میں کب آئے گی! اور کب ہمارے عمل سے اخلاق و شرافت کا بول بالا ہوگا۔

اسکوٹر پر محترمہ اہلیہ صاحبہ

لگے ہاتھوں ایک اور فیشن سُن لیجئے۔ شوہر صاحب اپنی بیوی کو اپنے اسکوٹر پر پیچھے بے پردہ اسی بلاؤز اور انتہائی بھڑکتے ہوئے میک اپ میں ساتھ لے جاتے ہیں۔ ساری ٹریفک محترمہ کی کمر، گلے اور پیٹھ کا نظارہ کرتی رہتی ہے اور محترمہ اہلیہ صاحبہ خود بڑے مزے لے لے کر اپنے صاحب خانہ کی کمر میں ہاتھ ڈالے مسکراتی ہوئی سڑکوں پر تیرتی رہتی ہیں۔ ہے کوئی حد بے شرمی اور بے حیائی کی؟ ایک تو اپنی بیوی کی نمائش کی اور دوسرے اس نیم عریاں لباس میں نمائش کی۔ کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ کیا کیا جائے۔ کوئی

Marfat.com

سُننے والا نہیں. مذاق اتنا بدل گیا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں.

جو گناہ کرو ثواب ہے آج ع

فیشن ایبل عورتوں کا جواب

فیشن کی دلدادہ ان عورتوں سے جب کہا جاتا ہے کہ محترمہ آپ لوگ ان بلاؤزدں کو کچھ لامبا کیوں نہیں کر لیتیں. آستین اور کمر اور پیٹھ کو پوری طرح ڈھانک کیوں نہیں لیتیں. ماشاءاللہ بازاروں میں کافی کپڑا موجود ہے. کپڑوں کی کمی نہیں. آپ لوگ بھی کھاتے پیتے دولتمند گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں تو یہ جواب دیتی ہیں کہ "آپ لوگ دراصل دقیانوسی ہیں. پُرانے خیالات ہی میں رہ کر زندگی کاٹنا چاہتے ہیں. مولوی صاحب! دنیا کدھر سے کدھر ہوگئی ہے، اب ان پُرانے خیالات کو چھوڑ دیجئے" دیکھا آپ نے فیشن پرستی نے ہماری عورتوں کو کس مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے. جانوروں کی طرح برہنہ رہنا ان کو گوارا ہے لیکن ازواج مطہرات کی پاک زندگی کو یہ پُرانی تہذیب کہہ کر مذاق اڑا رہی ہیں اللہ ہی رحم فرمائے.

عورتوں کا میک اپ MAKE-UP

چہرے پر قسم قسم کے پاؤڈر (POWDER) اور لوشن (LOTION) لگائے جاتے ہیں خوشبوئیں (PERFUMES) لگا لگا کر جاذب نظر بننے کی پوری کوششیں کی جاتی ہیں.

لپ اسٹک (LIP STICK)

ہونٹوں پر لال یا گلابی یا کوئی اور رنگ کی تہہ چڑھائی جاتی ہے اور اُسے لپ اسٹک کہا جاتا ہے. اگر یہ زینت اپنے

شوہروں کی خاطر کی جاتے تو شاید کچھ گنجائش نکل سکے. لیکن غیر محرموں کو دکھانے کے لئے اور اُن کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے اس قسم کی حرکت قطعی حرام ہے اس طرح زیب وزینت کرنے اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے والی عورتوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

پلکوں اور بھونوؤں پر میک اپ

بعض عورتیں اپنی پلکوں اور بھونوؤں کو TWEEZER یا PLUCKER کے ذریعہ کتر دیتی ہیں۔ یہ عمل اسلامی شریعت میں حرام ہے اور پھر ایک مخصوص قسم کے قلموں EYE BROW PENCILS کے ذریعہ اپنی مرضی کے مطابق بنا لیتی ہیں ایک اور فیشن یہ ہے کہ پلکوں کو ایک خاص قسم کے لوشن EYE LINER سے سخت کر دیا جاتا ہے۔ پتہ نہیں کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

تلک اور ٹیٹو

بعض مسلمان عورتوں کے ذہنوں کی اس قدر مٹی پلید ہو چکی ہے کہ وہ پیشانی پر تلک (ٹیٹو) لگا کر اُسے قابلِ فخر بات سمجھتی ہیں. مختلف رنگوں کے تلک بازاروں میں ملتے ہیں اور یہ ساڑھیوں یا دیگر لباسوں کے رنگوں کے مناسبت سے بھی میچ (MATCH) کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں. حالانکہ تلک یا ٹیٹو لگانا غیر قوم سے مشابہت ہے جو قطعی حرام ہے اور کفر تک پہنچانے والی چیز ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من تشبہ بقوم فھو منھم یعنی جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن ہی میں شمار ہوتا ہے۔

Marfat.com

بیوٹی اسپاٹ
BEAUTY SPOT

یہ سب کچھ کرنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ کہیں ہمیں نظر نہ لگ جائے لہٰذا نظر نہ لگنے کی ایک ترکیب یہ نکالی کہ اپنے "سفید" بے داغ چہرے پر کسی ایک جگہ ہلکا سا سیاہ نقطہ ڈال دیا جاتے۔ اور اسکو بیوٹی اسپاٹ کا نام دیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس سے خوبصورتی میں اور بھی نکھار آجاتا ہے۔ گویا اس بیوٹی اسپاٹ سے دوہرا فائدہ ہوگا ایک تو نظر نہیں لگے گی اور دوسرے یہ کہ خوبصورتی میں چار چاند لگ جائیں گے۔ پتہ نہیں یہ کیا فیشن ہے۔

خوب غور کیجئے! کہ مسلمان عورتوں کے کیا کام ہونے چاہئیں تھے اور وہ کن لغویات اور خرافات میں زندگی کاٹ رہی ہیں بھلا ان عورتوں سے قبر میں آکر کون پوچھنے والا ہے کہ تم نے بیوٹی اسپاٹ لگاتے تھے یا نہیں۔ افسوس کہ نمازوں اور روزوں کی پرواہ نہیں۔ لیکن اپنے چہروں کے بناؤ سنگھار کا اتنا خیال ہے۔

گھورنے والے مردوں اور گھورے جانیوالی عورتوں پر لعنت

اس پرکشش بناؤ سنگھار کے نتیجے میں غیر محرم مردوں کی نظر ان عورتوں پر پڑ ہی جاتی ہے اور وہ انھیں تاکنے لگتے ہیں اور گھورنے لگتے ہیں۔ ایکدوسرے کے دل و دماغ میں ہیجان سا پیدا ہو جاتا ہے۔ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ

یعنی اللہ جل شانہٗ لعنت کرتے ہیں گھورنے والے مرد اور گھورے جانے والی عورت پر (غض البصر ص۱۵)

گویا اس حدیث پاک میں اللہ جل شانہ نے دیکھنے والے مردوں اور جن پر نظر کی جارہی ہے یعنی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ لعنت کرنے کا مطلب یہ ہے رحمت سے دور کرنا۔ بھلا جبکہ اللہ جل شانہ اپنی رحمت سے دور کردیں اس کا کیا ٹھکانا ہوسکتا ہے۔ افسوس اور ہزار بار افسوس اے غافل انسانو! یہ تمہاری فیشن پرستی نے تم کو کس مقام پر لا کھڑا کردیا ہے تباہی کے دہانے پر کھڑے ہوگئے ہو۔ خدا کے لئے اب تو ہوش میں آجاؤ کب تک آخر غفلت کی نیند سوتے رہوگے۔

مصنوعی بال

بعض عورتیں اپنے بالوں میں دوسروں کے بال ملا کر انہیں دراز کردیتی ہیں تاکہ بہت لانبے معلوم ہوں۔ اور دیکھنے والے تعریف کریں۔ گویا لامبے بال رکھنا "فیشن" ہے اسی طرح بعض عورتیں اپنے سر کے پچھلے حصے پر نقلی بالوں کے جوڑے باندھ لیتی ہیں دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے پیچھے کوئی ٹوکرا سا رکھ دیا ہو۔ مختلف شہروں میں اس طرح کے بالوں کے مختلف اسٹائل بنوانے کے لئے دکانیں قائم ہیں جنہیں SALOONS (FOR LADIES) (BEAUTY PARLOURS) اور (HAIR DRESSNIG کہا جاتا ہے مسلمان عورتیں ان دکانوں میں جاجا کر غیر مردوں اور عورتوں سے اپنے بال طرح طرح سے بنواتی ہیں اور اس فیشن پر بھی سینکڑوں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ان جوڑوں اور دراز بالوں کو شادی کی دعوتوں اور تقریبوں میں غیر مردوں اور عورتوں کو دکھاتی پھرتی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتی ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے ایسی عورتوں پر

Marfat.com

جو غیر کے بال اپنے بالوں میں ملا کر دراز کرے۔ (جزاء الاعمال صفحہ

اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو فیشن ہے اور دوسری طرف آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے۔ بس اللہ ہی فضل فرمائے۔

منی اور میاکسی
MINE AND MAXI

ایک لباس ہے منی MINI اس میں اوپر سے کرتا یا فراک یا شرٹ نیچے آتا ہے لیکن وہ آکر رانوں پر رک جاتا ہے۔ گویا یہ ایک نیم برہنہ لباس ہے، مزید یہ کہ یہ لباس سینے اور سرین پر تنگ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پیچھے کی وضع بھی ظاہر ہونے لگتی ہے ظاہر ہے کہ ایسا لباس اسلامی شریعت میں قطعی حرام ہے۔ اور ایسے حرام لباس کو پہننے کا مزہ جہنم کی آگ میں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری عورتوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

ایک اور لباس ہے جسے میاکسی MAXI کہتے ہیں۔ گویا لباس منی سے بہتر ہے کہ اس میں اوپر سے کپڑا ایڑیوں تک آجاتا ہے لیکن اکثر عورتیں اس دوسرے لباس میں (یعنی میاکسی میں) اوڑھنی جیسی کوئی چیز استعمال نہیں کرتیں بلکہ اوڑھنیوں کو اپنے گلے کے اطراف بلاوجہ لپیٹ لیتی ہیں۔ سینے اور سرین پر یہ لباس بھی تنگ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا یہ لباس بھی حرام ہوگیا۔ یہ دونوں قسم کے لباس اپنے اندر ایک خاص جنسی کشش (SEXUAL ATTRACTION) رکھتے ہیں۔

مردوں کو بلاوجہ برا بھلا کہا جاتا ہے

مرد آدمی آخر کہاں تک اپنے آپ کو بچائے کس طرح اپنی نظروں کو نیچے رکھے ایسے لباس میں عورتیں سامنے آجاتی ہیں تو ذہن پر بجلیاں سی کوند جاتی ہیں۔ پھر بے حیائی کے بہت کچھ حرام اور ناجائز

کام ہوجاتے ہیں جیسے چھیڑ چھاڑ، اغواء، زنا بالجبر وغیرہ تو ساری ذمہ داری مردوں پر تھوپ دی جاتی ہے اور انھیں خوب بُرا بھلا کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو ان تمام حادثات کی بڑی حد تک ذمہ داری خود عورتوں پر اور ان کے سرپرستوں پر عائد ہوتی ہے۔

ناخن پر پینٹ NAIL POLISH

ایک اور مشہور فیشن ہے ناخنوں کو لمبے رکھنا اور ان پر لال یا گلابی یا کوئی اور رنگ کا پینٹ PAINT چڑھانا فیشن ایبل عورتیں جانوروں کی طرح اپنے ناخنوں کو لامبا کر لیتی ہیں اور اس پر طرح طرح کے پینٹ چڑھا لیتی ہیں۔ افسوس کہ بعض عورت نما مرد بھی اس خبیث عادت میں مبتلا ہیں۔ فیشن پرستی نے مردوں کو عورتوں کی صف میں لا کھڑا کر دیا ہے۔

اب سُنیئے ناخنوں کے بارے میں اسلامی شریعت میں کیا حکم ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں اُمور فطرت سے ہیں، اور اُن میں سے آپ نے "ناخن تراشنا" بھی فرمایا (ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں ص۲۰) گویا ناخنوں کا کاٹنا سنت ہے اور ناخنوں کو بڑھانا فیشن ہے۔

نماز نہیں ہوسکتی

اب نماز کا ایک مسئلہ بھی سُن لیجئے ناخن پر اگر پینٹ (PAINT) لگا ہو تو وضو یا غسل نہیں ہوتا (چاہے مرد ہو یا عورت)، اور جب غسل اور وضو ہی نہیں ہوسکتا تو نماز بھی نہیں ہوسکتی۔

لیکن بھلا نماز پڑھنے کی فرصت کس کو ہے؟ اور نماز کا خیال آتا ہی

کب ہے۔ سوچیئے کہ آپ لوگوں کا فیشن آپ کو کہاں لے جا رہا ہے. خوب یاد رکھیئے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے منہ موڑ کر آپ کو ہرگز ہرگز سکون نہیں مل سکتا چاہے آپ ہونٹوں پر پینٹ لگائیں یا ناخنوں پر۔

باریک لباس پہننے والوں پر لعنت

نام نہاد اونچی سوسائٹیوں میں

بعض گھرانوں میں عورتیں باریک لباس پہنتی ہیں. اس لباس کے اندر سے سارا جسم جھلکتا رہتا ہے یا پھر دھندلا سا نظر آتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے افسوس اور بے حد افسوس کہ فیشن پرستی کی وجہ سے ہماری عورتیں کتنی کتنی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کی مستحق بن رہی ہیں. اور انہیں اس کا ذرا بھی احساس نہیں۔

مرنے کے بعد کیا جواب دیں گی؟

پتہ نہیں مرنے کے بعد اللہ اور رسول ؐ کے سامنے کیا جواب دیں گی. لیکن اللہ اور رسول ؐ کی باتوں کو (نعوذ باللہ) مانتا ہی کون ہے اس سڑی گلی دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے. لیکن جیسے ہی آنکھ بند ہو جاتے گی اور قبر کے دروازے سے ہو کر محشر پہنچنا ہو گا۔ تو پھر دنیا اور دنیا کی لذتوں کی بے حیثیتی اور بے وقعتی نگاہوں میں پھر کر رہے گی اور دنیا کے بارے میں یہ حقیقت جلوہ ہو کر رہے گی۔

ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا.

پردہ کرنا فیشن کے خلاف ہے

قرآن مجید میں سورۂ احزاب کی ۸ ویں رکوع میں جس

آیت میں پردہ کا حکم ہے اس کا ترجمہ ہے۔

"(آپ) اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے

کہہ دیجئے کہ اپنے اُوپر اپنی چادروں کا گھونگھٹ ڈال لیا کریں

اس تدبیر سے یہ بات زیادہ متوقع ہے کہ وہ پہچان لی

جائیں اور انھیں ستایا نہ جائے گا۔"

قرآن مجید کے تمام مفسرین نے اس آیت کے مفہوم میں یہی لکھا ہے کہ پردہ میں چہرہ بھی شامل ہے اور اسی کا نام شرعی پردہ ہے اسی طرح بے شمار احادیث سے شرعی پردہ کا حکم ثابت ہے لیکن فیشن پرستی کے مقابل میں نعوذ باللہ قرآن وحدیث کی کس کو پرواہ ہو سکتی ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

جدید تعلیمی نظام اور مغربی تہذیب نے مسلمانوں کے ذہن اس قدر خراب کر دیئے ہیں کہ اُن کے پاس اسلامی احکام کی وقعت وقدر باقی نہیں رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورتیں مسلمان ہونے کے باوجود بے پردہ کھلے عام گھومتی پھرتی رہتی ہیں۔ اور اس کو ذرا بھی بُرا نہیں سمجھتیں حالانکہ بے پردہ گھومنا پھرنا اسلامی شریعت میں حرام مطلق ہے۔

بلکہ اُلٹا طرح طرح کی تاویلات کرتی ہیں کہ پردہ میں چہرہ شامل نہیں یا یہ کہ مروجہ بُرقعہ اسلامی پردہ نہیں اور اپنے دعویٰ کی دلیل میں اسلامی تاریخ سے ایسے واقعات پیش کرتی ہیں جن کا تعلق پردہ کے حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

بعض عورتیں تو کھلم کھلا پردہ کا مذاق اُڑاتی ہیں[1]

[1] برصفحہ آئندہ

Marfat.com

مختصراً یہ کہ پردہ کرنا فرض ہے اور بے پردہ رہنا فیشن ہے حق و باطل میں فرق بالکل واضح ہے بس اللہ ہی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

پردہ والیاں بے پردہ

بعض مسلمان عورتیں پردہ تو کرتی ہیں۔ برقعہ بھی پہنتی ہیں لیکن چہرے سے نقاب اُلٹ دیتی ہیں اور حسن و زینت کو یعنی چہرے کو چھپانے کا صریح حکم قرآن مجید کی سورۂ نور میں ہے۔ اس کی کھلم کھلا مخالفت کرتی ہیں۔ پھر بھی "پردہ کرنے والیاں" کہلاتی ہیں ایسے لباس میں تو مردوں کی جمالیاتی حس اور بھی بھڑک اُٹھتی ہے خدا کے واسطے چہروں کو بھی پردے میں رہنے دیجئے۔ پردہ نہ اُٹھائیے ورنہ نقصان ہی نقصان ہے دین کا بھی دنیا کا بھی۔

فلمی اداکاروں کی نقالی

سارے فساد کی جڑ دراصل "سینما" ہے یہی وہ "درسگاہ" ہے جہاں پر شیطانی "تعلیمات" کی کھلم کھلا "تبلیغ" کی جاتی ہے اور فیشن کے دلدادہ تفریح کے بہانے اپنی عقل و شعور کو بالائے طاق رکھ کر اور آخرت والی زندگی سے غافل ہو کر ان شیطانی چالوں میں پھنستے چلے جاتے ہیں اور اس کا انہیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا خود بھی فلم دیکھتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی دکھلاتے ہیں۔ بہرحال بچے بوڑھے لڑکے لڑکیاں مرد عورت سب کے سب اسی منحوس لعنت میں گرفتار ہیں۔

اس خبیث عادت کی وجہ سے جو سینکڑوں اور ہزاروں نقصانات ہو

(صفحہ گذشتہ کا حاشیہ) لے پردہ پر اعتراضات اور ان کے جوابات اور اس موضوع پر سیر حاصل دلچسپ بحث کیلئے حقیر کی تالیف "عورتوں میں بے پردگی اور اسکا علاج" کا ضرور مطالعہ کیجئے۔ (ح۔ س)

رہے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فلمی اداکاروں اور اداکاراؤں کی وقعت اور عظمت دلوں میں گھر کر رہی ہے اور ان فلمی "ستاروں" کی نقالی کا شوق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ کوئی تو اُن کی بات چیت کے اسٹائیل کو اپنا رہا ہے تو کوئی ان کی چال ڈھال اور پوشاک کی نقل اُتار رہا ہے مسلمانوں کے اس فکر و عمل پر تنقید کرتے ہوتے شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ نے بالکل صحیح کہا ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلمان ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائیں یہود

افسوس کہ مسلمان سنت والی زندگی سے منہ موڑ کر فلمی اداکاروں کی نقالی کر رہے ہیں۔[1]

٭

---

[1] احقر کی تالیف "سینما بینی" اور اس کے مہلک اثرات" میں اس موضوع پر کافی تفصیل موجود ہے۔ قارئین اس کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (ح۔ س)

Marfat.com

Marfat.com

(ذیل میں ایسے فیشنوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن میں مرد اور عورتیں دونوں مشترک ہیں اور دونوں مبتلا ہیں اور یہ تو صرف چند فیشنوں کا نمونتاً ذکر کیا جارہا ہے۔ ورنہ ہمارے معاشرے میں ہزاروں فیشن رائج ہیں اور ان پر عمل کرنا سنتِ نبویؐ کے سراسر خلاف اور اسلامی احکامات کی صریح خلاف ورزی کا بیّن ثبوت ہے)

بات چیت میں فیشن

انگلش میں بات چیت کرنے کو فیشن اور تہذیب کا اعلیٰ ترین معیار سمجھ لیا گیا ہے اور اپنی مادری زبان میں بلاوجہ بات بات پر انگریزی کے الفاظ شامل کر کے لوگوں پر اپنی تعلیم اور تہذیب کا اظہار کیا جاتا ہے اس پر ایک لطیفہ یاد آیا:

"ایک صاحب نے دوسرے صاحب سے کہا: "آپ اُردو میں انگریزی کے الفاظ بہت بول دیتے ہیں"۔ تو دوسرے صاحب نے فوراً جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں تو اُردو میں انگلش کے ورڈز (WORDS) بہت ہی کم یوز (USE) کرتا ہوں"۔ (یعنی میں اردو میں انگریزی کے الفاظ بہت کم استعمال کرتا ہوں)

عرض کرنا یہ ہے کہ بے شک انگریزی زبان کا سیکھنا تو آجکل ضروری اور مفید ہے دُنیوی لحاظ سے تو اس میں نفع ہے ہی لیکن دین میں بھی اس کا فائدہ یقینی ہے کیونکہ دین کی اشاعت میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ بہرحال مختصر یہ کہ انگلش کا سیکھنا مفید ہے لیکن اب بھی کیا کہ انگریزی نہ جاننے والے

Marfat.com

کو جاہل کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی سوچ (THINKING) کو فوراً ترک کرنا چاہیے۔

اُردو نہیں آتی

بعض مغرب زدہ بیمار ذہنیت کے لوگ اس بات کو فخریہ طور پر کہتے ہیں کہ ہمیں اُردو نہیں آتی، یا ہمارے بچوں کو اُردو نہیں آتی۔ افسوس کس قدر محرومی ہے اُردو زبان میں دین اسلام کا ایک کثیر لٹریچر LITERATURE موجود ہے۔ قرآن مجید کی تفسیر، احادیث کی تشریح، فقہی مسائل اکابر علماء اور اولیاء کرام کے مواعظ و ملفوظات۔ غیرمسلموں کے اسلام پر اعتراضات کے مکمل جوابات وغیرہ اُردو ہی میں موجود ہیں اور یہ اُردو نہ جاننے والے حضرات ان سب چیزوں سے محروم ہیں۔ کاش اُن کو اس محرومی کا احساس تو ہو جاتے۔

ہیلو اور ہائے
HELLO & HAI

دنیا کی ہر مہذب قوم میں ملاقات کے وقت پیار و محبت یا جذبۂ اکرام و خیراندیشی کا اظہار کرنے اور مخاطب کو مانوس و مسرور کرنے کے لئے کوئی خاص کلمہ کہنے کا رواج رہا ہے اور آج بھی ہے۔ یورپ، امریکہ کینیڈا وغیرہ کے لوگ صبح کے وقت "گڈ مارننگ" (اچھی صبح) اور شام کی ملاقات کے وقت "گڈ ایوننگ" (اچھی شام) اور رات کی ملاقات میں "گڈ نائٹ" (اچھی رات) وغیرہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربوں میں بھی اسی طرح کے کلمات ملاقات کے وقت کہنے کا رواج تھا۔

سنن ابی داؤد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عمران بن حصینؓ کا یہ بیان مروی ہے کہ "ہم لوگ اسلام کے پہلے ملاقات کے وقت آپس میں "اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا" خدا آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب

کرے) اور " اَنْعِمُوْا صَبَاحًا " (تمھاری صبح خوشگوار ہو) کہکر تے تھے جب ہم لوگ جاہلیت کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آ گئے تو ہمیں اسکی ممانعت کر دی گئی یعنی اس کے بجائے ہمیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کی تعلیم دی گئی۔

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی اپنی مشہور تصنیف معارف الحدیث جلد ۶ کے صفحہ ۱۴۹، ۱۵۰ پر فرماتے ہیں:

" آج بھی کوئی غور کرے تو واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر کوئی کلمۂ محبت و تعلق اور اکرام و خیر اندیشی کے اظہار کے لئے سوچا نہیں جا سکتا۔ ذرا اسکی معنوی خصوصیات پر غور کیجئے، یہ بہترین اور نہایت جامع دعائیہ کلمہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ہر طرح کی سلامتی نصیب فرمائے۔ یہ اپنے سے چھوٹوں کے لئے شفقت اور مرحمت اور پیار و محبت کا کلمہ بھی ہے اور بڑوں کے لئے اس میں اکرام اور تعظیم بھی ہے بہر حال ملاقات کے وقت السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مبارک تعلیمات میں سے ہے اور یہ اسلام کا شعار ہے اور اس لئے آپ نے اسکی بڑی تاکید فرمائی اور بڑے فضائل بیان فرمائے "

لیکن بڑے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فیشن پرست مسلمان چاہے مرد ہوں یا عورت، بچے ہوں یا جوان یا بوڑھے۔ اس اسلامی تعلیم کو بالائے طاق رکھ کر دوسروں کے طریقہ کو اپنا لیا ہے۔ اسلامی سلام یعنی " السلام علیکم

Marfat.com

کہنا صرف دیندار طبقوں تک محدود ہو گیا ہے۔ ملاقات کے وقت "گڈ مارننگ" یا "گڈ ایوننگ" کہنا فیشن پرست مسلمانوں میں ایک عام بات ہو گئی ہے۔ اور ایک نیا طریقہ "ہیلو" اور "ہائے" کہنے کا کافی چل پڑا ہے۔ ایک خاص مسکراہٹ کے ساتھ سر کو خفیف سا نیچے جھکا کر "ہیلو" (HELLO) کہا جاتا ہے اور دوسرا شخص بھی جواباً "ہیلو" یا "ہائے" (HAI) کہتا ہے پھر دونوں اس طرح مسکراتے ہیں جیسا کہ دونوں نے مل کر کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ بعض مغرب زدہ مسلمان تو "السلام علیکم" کہنے اور سننے کو معیوب اور فیشن کے خلاف OUT OF FASHION سمجھتے ہیں۔ عقلیں پتہ نہیں کہاں گم ہو گئی ہیں۔

ٹاٹا اور بائے بائے

فیشن پرست حضرات اپنے بچوں کو رخصت کرتے وقت عجیب و غریب انداز میں عجیب عجیب کلمات سکھاتے ہیں۔ مسکرا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر بچوں کو کہا جاتا ہے۔ "ٹاٹا۔ بائے بائے"۔ بچے یہی کلمات دہراتے ہیں۔ حالانکہ رخصت ہوتے یا کرتے وقت "السلام علیکم" کہنا اور سکھانا اور مسنون دُعائیں پڑھنا اور پڑھانا فضیلت رکھتا ہے۔ آہ! افسوس، ہماری زندگی ٹاٹا، بائے بائے ہیلو اور ہائے میں گزر رہی ہے! اللہ ہمیں اسلامی زندگی کا شعور عطا فرمائے۔ آمین۔

بستر کی چائے (BED-TEA)

بعض فیشن پرست مسلمان صبح سویرے بستر پر لیٹے لیٹے بغیر منہ دھوئے چائے نوش فرماتے ہیں اپنے بدبودار اور باسی منہ میں چائے کے گھونٹ لیتے ہیں۔ اس کا نام "بیڈ ٹی" رکھ لیا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو

یہ ایک انتہائی مکروہ اور کراہیت آمیز حرکت ہے اور طبی اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے مگر فیشن پرستی کے سامنے دینی تعلیمات اور طبی اصولوں کی کس کو پرواہ ہوسکتی ہے۔ شیطان مردود نے مغربی تہذیب اور فیشن پرستی کے ذریعہ مسلمانوں کی عقلوں کا بالکل ہی ملیامیٹ کر دیا ہے۔ بس اللہ ہی ہماری حفاظت فرمائے۔

فلمی گیتوں کے پروگرام اور غزلیات سننا فیشن ہے اور وعظ اور دینی اجتماعات میں جانا آؤٹ آف فیشن OUT OF FASHION ہے۔

فلمی گیتوں کے پروگرام، غزلیات اور مشاعرے سننا، موسیقی اور ناچ گانے کے پروگرام سننا اور دیکھنا سینما اور ٹیلی ویژن دیکھنا اور بیہودہ و مسخرے قسم کے ڈراموں سے لطف اندوز ہونا یہ سب تو فیشن ہے لیکن ایمان و یقین کی باتیں جہاں کہی جاتی ہوں۔ وعظ و نصیحت کی مجالس جہاں منعقد ہوتی ہوں آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک جہاں ہوتا ہے افسوس کہ وہاں جانا ان مغرب زدہ ذہنیت کے غلاموں کے نزدیک آؤٹ آف فیشن یعنی فیشن کے خلاف ہوگیا ہے۔

آہ — کس قلم سے لکھا جائے اور کیا لکھا جائے۔ کیسی بدنصیبی ہے ہم مسلمانوں کے لئے کہ جہاں ایمان و یقین کی باتیں ہو رہی ہوں اور جہاں جاکر ایمان میں تقویت حاصل ہو رہی ہو۔ اور آخرت والی ہمیشہ کی زندگی کا خیال آرہا ہو وہاں تو جانا ہمارے لئے مشکل ہوگیا ہے اور بور، محسوس ہو رہا ہے اور ان منحوس سینماؤں اور ڈراموں اور لغو پروگراموں میں لطف آرہا ہے گناہ پر گناہ کرتے جارہے ہیں اور اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے۔ آخرت

والی زندگی کو بالکل ہی بھلادیا ہے۔ سب کچھ اسی سڑی گلی دنیا کو سمجھ لیا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن مجید کے ۳۰ ویں پارے میں سورۂ الاعلیٰ کی ۱۶ ویں اور ۱۷ ویں آیتوں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○	بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت دنیا سے بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے۔

کاش ہم مسلمان اس آیت پر خوب غور وفکر کریں۔ اور اللہ سے ہدایت کی توفیق مانگیں۔

کلمہ طیبہ کے بجائے فلمی گانا

چھوٹے بچے جب بولنا سیکھ جاتے ہیں تو ان کو فلمی گانے یاد دلائے جاتے ہیں اور فخریہ طور پر اس کا مظاہرہ کروادیا جاتا ہے اور اس پر والدین خوش بھی ہوتے ہیں اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک صاحب اپنے دوست کے پاس اپنی فیملی سمیت ملاقات کے لئے تشریف لے گئے باتوں باتوں میں انھوں نے اپنے ۳۔۴ سالہ بچے کو بلاکر دوست کے سامنے کھڑا کردیا اور کہا "منا۔ ذرا وہ تو سنادو" بچہ اپنی پیاری اور معصوم آواز میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کے بجائے سنانے لگا۔

جس کی بیوی موٹی

اس کا بھی بڑا نام ہے

افسوس اور ہزار بار افسوس اس اُمّت کا کیا کام تھا اور آج کیا ہو رہا ہے۔ ذلیل اور حرام چیزوں کو فخریہ طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ کوئی حد ہے گمراہی کی اگر اس صورت حال پر کوئی حساس دل خون کے آنسو نہ روتے تو

Marfat.com

کیا کرے؟

سگریٹ پینا فیشن ہے

تمباکو کا استعمال مکروہ ہے اور اس پر روپیہ صرف کرنا اسراف ہے اور اسراف اسلام میں حرام ہے مزید یہ کہ تمباکو کو ہمیشہ استعمال کرنا کبیرہ گناہ ہے جیسے صغیرہ گناہ کو ہمیشہ کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

(غایۃ الاوطار اردو ترجمہ درمختار ج ۴ ص ۲۶۸)

لیکن ہمارے مسلمان بھائیوں کا حال یہ ہے کہ تمباکو کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں کوئی سگریٹ پیتا ہے تو کوئی سگار (CIGAR) کوئی بیڑی پینتا ہے تو کوئی چُٹا۔ اور ہر ایک میں تمباکو ہی ہوتا ہے۔ پتہ نہیں کیا اچھا نظر آتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی فیکٹری کی چمنی سے دھواں اُٹھ رہا ہے۔ مزید یہ کہ جب ایک بار فیشن سمجھ کر سگریٹ وغیرہ کا استعمال شروع کر دیا جاتا ہے تو اتنی زیادہ عادت ہو جاتی ہے تو اس کا چھوڑنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ ادھر طبی نقطہ نظر سے ڈاکٹروں اور طبیبوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ سرطان یعنی کینسر (CANCER) جیسی مہلک بیماری کے کئی وجوہ میں سے ایک تمباکو کا استعمال بھی ہے۔

ایک لطیفہ

سگریٹ نوشی سے متعلق ایک عجیب و غریب بات بھی سُن لیجیے بلکہ اُسے ایک لطیفہ کہنا چاہیئے، مال فروخت کرنے والا خود کہہ رہا ہے کہ، دیکھو میرے مال کے استعمال سے تم کو نقصان ہوگا، لیکن مال خریدنے والا اس تاکید و تنبیہ کے باوجود وہی مال خوشی خوشی خرید رہا ہے۔

سگریٹ کے تمام برانڈز (BRANDS) پر یہ الفاظ درج ہوتے ہیں

Marfat.com

STATUTORY WARNING CIGARETTE SMOKING is INJURIOUS TO HEALTH;

ترجمہ: قانونی تنبیہ اور وارننگ، سگریٹ نوشی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے)

لیکن تنبیہ، تاکید اور وارننگ کے باوجود لوگ سگریٹ خریدتے ہیں۔ اور اپنی صحتیں تباہ و برباد کر لیتے ہیں۔ فیشن پرستی نے دین و دُنیا دونوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے لیکن کسی کو اسکی پرواہ نہیں ہے۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں میں سگریٹ نوشی

سگریٹ نوشی کی اس قدر عادت ہو جاتی ہے کہ بغیر اس کے زندہ رہنا محال ہو جاتا ہے بس آدمی پیتا ہی چلا جاتا ہے اور مسلسل پیتا رہتا ہے۔ مسلسل سگریٹ پینے والے ایسے لوگوں کو CHAIN SMOKERS کہا جاتا ہے اور نوبت یہاں تک پہونچ جاتی ہے کہ "سیرت النبیؐ" کے موضوع پر تقاریر منعقد ہوتی ہیں اور مسلمان حضرات بشمول جج صاحبین سگریٹ پیتے ہوئے ڈائس پر بیٹھے رہتے ہیں۔ یہ دین ہے یا دین کے ساتھ مذاق؟

خدا کے لئے سوچئے کہ اس قسم کی چیزوں سے سامعین پر کیا اثر ہوتا ہوگا افسوس کہ آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی مجلسیں بھی ان مکروہ اور ناپاک چیزوں سے خالی نہ رہ سکیں گے۔ پتہ نہیں ہم مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے آمین۔

شراب پینا فیشن ہے

نام نہاد "اونچی" سوسائٹی میں شراب پینے اور پلانے کو اعلیٰ درجہ کا عمل سمجھا

جاتا ہے۔ اس اُونچی بڑی گلی سوسائٹی کے مرد بھی شراب پیتے ہیں اور عورتیں بھی مہمانوں کے لیئے قسم قسم کی شرابیں مخصوص کمروں میں سجا کر رکھی جاتی ہیں کوئی تیز شراب پیتا ہے تو کوئی ہلکی بیر BEER اور برانڈی پیتا ہے تو کوئی وِسکی پیتا ہے، کوئی دیسی شراب کو پسند کرتا ہے تو کوئی ولائتی شراب کو ــ "باذوق" دوست احباب آتے ہیں اور رات رات بھر شراب کے دور چلتے رہتے ہیں ــ اس کو ایک انتہائی "مہذب" چیز سمجھا جاتا ہے اور ایک اعلیٰ درجہ کا فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔ مختلف شہروں میں کتنی چھوٹے بڑے شراب خانے BARS موجود ہوتے ہیں جہاں جاکر مسلمان شراب پی پی کر اپنی آخرت اور دنیا دونوں تباہ کر لیتے ہیں بعض مسلمانوں کو تو رمضان کے مہینے میں اور مبارک راتوں میں بھی شراب پیتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ واقعی یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ اب سُنیئے شراب کے بارے میں اسلامی شریعت میں کیا حکم ہے۔ قرآن مجید کی سورۂ المائدہ میں ۹۰۔ ۹۱ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! بلاشبہ یہ شراب اور جوا اور بُت پانسے (جو ایک خاص قسم کے جوے میں استعمال ہوتے تھے یہ سب چیزیں) گندی اور ناپاک ہیں اور شیطانی اعمال میں سے ہیں لہٰذا ان سے کلی پرہیز کرو ــ پھر تم اُمید کر سکتے ہو کہ فلاح یاب ہو جاؤ شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمھیں شراب اور جوے میں پھانس کر تمھارے درمیان بغض و عداوت پیدا کر دے اور تم کو آپس میں لڑا دے اور اللہ کی یاد سے اور نماز جیسی نعمت سے تم کو روک دے۔ تو کیا تم (شراب اور جوے وغیرہ سے) اب بھی باز (نہیں) آؤ گے؟"

گویا قرآن مجید سے شراب کا حرام ہونا قطعی طور پر ثابت ہو گیا۔ اب

Marfat.com

ذیل میں چار احادیث درج کی جاتی ہیں۔ غور فرمائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر سختی سے شراب کو منع فرمایا ہے۔

(۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام عالم کے لئے رحمت اور سب کے لئے وسیلۂ ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے پروردگار عزّوجل نے مجھے حکم دیا ہے۔ معازف ومزامیر (یعنی ہر طرح کے باجوں[۱]) کو مٹا دینے کا اور بُت پرستی اور صلیب پرستی کو مٹا دینے کا اور تمام رسوم جاہلیت کو ختم کر دینے کا۔ اور میرے ربّ عزّوجل نے یہ قسم کھائی ہے کہ میری عزّت وجلال کی قسم، میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا تو میں آخرت میں اس کو اتنا ہی لہو پیپ ضرور پلاؤں گا اور بندہ میرے خوف سے شراب کو چھوڑ دے گا۔ اور اس سے باز رہے گا۔ تو میں آخرت کے قدسی حوضوں کی شراب طہور اپنے اس بندہ کو ضرور نوش کراؤں گا۔ (مسند احمد)

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شراب کی زیادہ مقدار نشّہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ (جامع ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ہمیشہ شراب پینے والا اگر اسی حال میں مرے گا تو خدا کے سامنے اس کی پیشی مشرک اور بُت پرست کی طرح ہوگی۔

(مسند احمد)

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں (اس سے تعلق رکھنے والے) دس آدمیوں پر

---

[۱] یعنی موسیقی کے آلات (MUSICAL INSTRUMENTS)

لعنت کی۔ ایک (انگور وغیرہ سے) شراب نچوڑنے والے پر (اگرچہ کسی دوسرے کے لئے نچوڑے) اور خود[۲] اپنے واسطے نچوڑنے والے پر اور اس[۳] کے پینے والے پر اور پلانے[۴] والے پر اور اُس[۵] پر جو شراب کو لیکر جائے اور اس[۶] پر جس کے لئے وہ لے جائی جائے اور اُس[۷] کے بیچنے والے پر اور خرید[۸]نے والے پر اور اُس[۹] پر جو کسی دوسرے کو ہدیہ اور تحفہ میں شراب دے اور اُس[۱۰] پر جو اس کو فروخت کرے اور اس کی قیمت کھائے۔ (جامع ترمذی)

(یہ چاروں حدیثیں معارف الحدیث جلد ۶ سے لی گئی ہیں)

ان احادیث کا مطلب بالکل واضح ہے جن کی تشریح کی کوئی ضرورت نہیں اب ہمارے مغرب زدہ فیشن پرست مسلمان غور کرلیں کہ وہ کہاں اور کس قدر خطرناک راستے پر جارہے ہیں۔

کھڑے رہ کر پینا اور کھانا فیشن ہے

سنت یہ ہے کہ بیٹھ کر کھایا جائے اور پانی بھی بیٹھ کر پیا جائے سیدھے ہاتھ سے پیا جائے (دیکھئے خصائل نبویؐ صفحہ ۳۴۵ اور ۳۴۹) مگر فیشن یہ ہے کہ کھڑے ہو کر کھایا جائے۔ مختلف پارٹیوں اور تقاریب میں کھڑے ہو کر کھایا جاتا ہے اور اس کا نام بفے (BUFET) رکھا ہے اسی طرح فیشن یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بائیں ہاتھ سے پانی پیا جائے گویا ہر فیشن سُنّت کے خلاف ہے۔ اللہ ہی ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔

ٹوپی پہننا فیشن کے خلاف ہے

سر پر ٹوپی پہننا شعائر اسلام میں سے ہے لیکن بہت سے مسلمانوں کے لئے یہ کام (یعنی ٹوپی پہننا) بے حد مشکل ہے بعض تو اپنے گھر

سے مسجد تک بھی ٹوپی پہننے کی ہمت نہیں کرتے۔ مسجد میں جاکر جیب سے ٹوپی نکال کر پہن لیتے ہیں۔ اور مسجد سے نکلنے سے پہلے ہی ٹوپی کو واپس اپنی جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ بعض لوگ تو مسجد میں بھی ٹوپی پہننے کی ہمت نہیں کرتے بلکہ جیبوں میں سے دستیاں یا رُومال نکال کر سر پر لپیٹ لیتے ہیں اور نماز سے فارغ ہو کر ان دستیوں یا رُومال کو جیبوں میں رکھ لیتے ہیں اگر ہم غور کریں تو یہ بات صاف سمجھ میں آجائے گی کہ دراصل اس کی اصل وجہ اطراف کا ماحول ہے۔ ٹوپی پہننے سے خوف کھانے والا مسلمان یہی سمجھتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے وہ ہنسیں گے تو نہیں۔ فلاں کیا سمجھے گا۔ افسوس کہ یہ نہ سوچا کہ آقائے دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ہم سے خوش ہوں گے۔ اگر ہم ٹوپی پہن کر ایک اور سنت ادا کریں گے۔ اس میں شک نہیں کہ فیشن پرستی کی وبا میں یہ کام واقعی مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں بس اللہ کا فضل چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس سنت پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نوشہ کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننا فیشن ہے

مسلم معاشرے میں شادیوں میں ایک عام رواج ہو گیا ہے کہ نوشہ (یعنی دولہا) شادی مہندی کے رسم کے وقت) سے اپنے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی پہن لیتا ہے جو دلہن والوں کی طرف سے اُسے دی جاتی ہے اور پھر کتنی دنوں تک یہ چمکتی ہوئی انگوٹھی اس کے ہاتھ پر رہتی ہے۔ لوگ اسکی انگوٹھی کو دیکھ دیکھ کر اُسے

شادی کی مبارک باد دیتے ہیں اور "نوشہ" پھولا نہ سماتا ہے۔ یہ تو ہوا رسم ورواج اور فیشن کا عالم[1]

اب سُنئے سونا پہننے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی۔ اور ارشاد فرمایا: "تم میں سے کسی کسی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی خواہش سے دوزخ کا انگارہ لے کر اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے" یعنی مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی گویا دوزخ کی آگ ہے جو اس نے شوق سے ہاتھ میں لے رکھی ہے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے تشریف لے گئے تو کسی نے اُن صاحب سے کہا (جن کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دی تھی) کہ اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور کسی طرح) اپنے کام میں لے آؤ (مثلاً فروخت کردو یا گھر کی خواتین میں سے کسی کو دے دو) ان صاحب نے کہا خدا کی قسم! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پھینک دیا ہے تو اب کبھی میں اس کو نہیں اُٹھاؤں گا۔ (معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۱۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کے دوسرے زیورات کی طرح اسکی انگوٹھی کا استعمال بھی مردوں کے لئے حرام وناجائز ہے۔

---

[1] سونے کی انگوٹھی پہننا مغربی تہذیب کا فیشن تو نہیں لیکن بہرحال یہ ایک رسم ورواج ہے اور یقیناً فیشن ہے۔

Marfat.com

کاش! ہمارے مسلمان بھائیوں کو ان احکام کی اہمیت کا احساس ہو جائے اور وہ ان تمام حرام اور ناجائز کاموں سے بچنے کی فکر و سعی کرنے لگیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

کھڑے رہ کر پیشاب کرنا فیشن ہے

احادیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" بیٹھ کر پیشاب کیا کرو"۔ گویا بیٹھ کر پیشاب کرنا سنّت ہے لیکن ان مغرب زدہ فیشن پرستوں کو یہ بات کہاں بھلی لگ سکتی ہے لہٰذا وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں اور بیٹھ کر پیشاب کرنے والوں کو (OUT DATED) کہتے ہیں" گویا پرانے قسم کے لوگ بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں۔ ایک اور نقصان کھڑے رہ کر پیشاب کرنے کا یہ ہے کہ اُس سے پیشاب کے چھینٹے اُڑ کر کپڑوں پر لگ جاتے ہیں اور کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اور حدیثوں میں آتا ہے کہ پیشاب کی اس بے احتیاطی کی وجہ سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گزر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے۔ ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے دوسرے کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے۔ (فضائل رمضان ص ۲۸)

افسوس! اس منحوس فیشن پرستی نے لوگوں کو عذابِ قبر میں مبتلا کر دیا ہے لیکن یہ بات فیشن پرستوں کو سمجھ میں نہیں آرہی ہے چُن چُن کر ایک ایک فیشن کو گلے سے لگا لیا ہے۔

★

Marfat.com

ناولیں پڑھنا فیشن ہے اور دینی کتابیں پڑھنا فیشن کے خلاف ہے

ادبی، تاریخی، رومانی، جاسوسی اور جنسی ناولیں پڑھ پڑھ کر مسلمان اپنا اوقات عزیز کو ضائع اور برباد کر رہے ہیں لیکن دینی کتب کے معاملہ کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں ہوتی۔ کوئی دینی کتاب پڑھنے کو دے کر دیکھئے، اُن کے ہاتھ پیر پھول جاتے ہیں یا تو کوئی عذر بنا کر کتاب لیتے ہی نہیں یا پھر اُسے لے کر کتنی دنوں یا مہینوں کے بعد "پڑھ چکا ہوں" کا جواب دیکر واپس کر دیتے ہیں۔ انگریزی ناول پڑھنا تو ایک خاص فیشن سمجھا جانے لگا ہے خصوصًا کالج کے طلباء اور طالبات اس مرض میں شدت سے گرفتار ہیں کوئی تو PERRY MASON اور JAMES HADLEY CHASE کے جاسوسی ناول پڑھتا ہے تو کوئی MILLS & BOON اور BARBARA CARTLAND کے رومانی ناول، بہر حال عجیب حال ہو گیا ہے ہم لوگوں کا۔ ناولیں پڑھنا نہ صرف وقت کاٹنے (اور برباد کرنے) کا مشغلہ ہو گیا ہے بلکہ اس کو فیشن بھی قرار دیا گیا ہے لہٰذا بعض لوگ تو محض لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنے ہاتھ میں کوئی انگریزی ناول رکھ لیتے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ زندگی کے یہ قیمتی لمحات ناول بینی، سینما بینی، ریس اور لاٹری وغیرہ لغویات و خرافات میں برباد کئے جا رہے ہیں۔ خدا کے لئے اب تو سنبھل جائیے۔ اب بھی وقت ہے۔ اور سمجھ جائیے کہ اصل بات کیا ہے۔ ورنہ قیامت کے روز تو اصل بات سمجھ میں آ ہی جائے گی۔ مگر اس وقت کے سمجھنے سے کوئی نفع نہ ہوگا اور اس وقت وہاں کہنا پڑے گا "کاش ہم دنیا میں یہاں کی یعنی آخرت کی) ہمیشہ والی زندگی کے لئے کچھ تو کر

آتے ہوتے۔ حشر کے میدان کے اسی منظر کو قرآن مجید میں سورۂ فجر کی ۲۳ اور ۲۴ ویں آیت میں اللہ تعالیٰ یوں بیان فرماتے ہیں ۔

یَوۡمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰی لَہُ الذِّکۡرٰی۔ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ۔	اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا یعنی اب سمجھ میں آنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے کیونکہ وہ

دار الجزاء ہے دار العمل نہیں اس وقت انسان کہے گا کاش میں اس زندگی اُخروی کے لیے کوئی نیک عمل آگے بھیج لیتا (تفسیر معارف القرآن ج ۸ ص ۷۳۷، ۷۳۸)

مسواک کرنا سنت ہے

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مسواک کرنا سنت ہے اور بے شمار احادیث میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیوں کہ اس میں منہ کی پاکیزگی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "مسواک کیا کرو۔ کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکی اور حق تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ مسواک کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ پر اور میری اُمت پر فرض نہ ہو جاتے۔ اگر مجھے اپنی اُمت پر دشواری کا خوف نہ ہوتا تو میں اس پر مسواک فرض کر دیتا"۔ ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چیزیں یعنی مسواک، وتر، تہجد تمہارے لئے سنت ہیں اور میرے لئے فرض ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے (اتنی کثرت سے) مسواک کا حکم کیا گیا کہ مجھے اس کے بارے میں وحی

Marfat.com

آنے کا خیال ہونے لگا۔ یعنی میں نے سمجھا کہ قرآن میں اس کا کوئی حکم نازل ہو گا۔[1]

ان احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے مسواک کرنے کی کس قدر اہمیت اور فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم خود غور کر لیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک

سیرت کی کتب اور شمائل نبویؐ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرنے کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ سونے سے پہلے، بیداری کے بعد، تہجد کے لئے، رات میں نماز کے بعد۔ سحر کے وقت، گھر میں داخل ہونے کے بعد، کھانے سے پہلے اور بعد، تلاوت قرآن کے لئے، جمعہ کے دن، روزے کی حالت میں، حالتِ احرام میں، حتیٰ کہ وصال سے کچھ دیر پہلے۔ غرض آپؐ کا عملِ مبارک کثرت سے مسواک کرنے کا تھا۔

مسواک کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو نماز مسواک کے بعد پڑھی جاتے وہ اس نماز سے جو بلا مسواک پڑھی جاتے ستر درجہ افضل ہے۔ ایک حدیث میں وارد ہے کہ مسواک کا اہتمام کیا کرو۔ اس میں دس فائدے ہیں۔ منہ کو صاف کرتی ہے۔ اللہ کی رضا کا سبب ہے۔ شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔ مسواک کرنے والے کو اللہ تعالےٰ محبوب رکھتے ہیں۔ اور فرشتے محبوب رکھتے ہیں، مسوڑھوں کو قوت دیتی

---

[1] یہ تمام احادیث رسالہ "فضائل مسواک" از مولانا اطہر حسین صاحب مدظلہ سے لی گئی ہیں۔

Marfat.com

ہے۔ بلغم کو قطع کرتی ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے، صفرا کو دور کرتی ہے۔ نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ منہ کی بدبو کو زائل کرتی ہے اور ان سب کے علاوہ یہ ہے کہ سنت ہے علماء نے لکھا ہے کہ مسواک کے اہتمام میں ستر فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمۂ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے[1]۔

مسواک اور فیشن پرستی

لیکن ہمارے فیشن پرست بھائی ان سب فضائل اور فوائد کی پرواہ کیے بغیر بلا سوچے سمجھے مسواک پر اعتراض کر دیتے ہیں اور اس سنت مبارکہ کو (نعوذ باللہ) حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ فیشن پرستی کے جراثیم ذہنوں میں اس قدر بری طرح گھس گئے ہیں کہ سنت والے عمل کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔

ایک صاحب کا واقعہ

ایک معمر صاحب جو کوٹ پتلون میں ملبوس بغیر ڈاڑھی کے (یعنی کلین شیو) اور بغیر ٹوپی کے کسی جگہ بیٹھے تھے اُن کے سامنے ایک باریش[2] نوجوان کرتے پاجامے میں گزرا۔ حسن اتفاق سے اس نوجوان کے ہاتھ میں مسواک بھی تھا۔ معمر صاحب نے (جو مسلمان ہی تھا) نوجوان کے ہاتھ میں مسواک دیکھ کر طنزیہ مسکرایا پھر تقریباً ہنستے ہوئے کہنے لگے۔

"تم لوگوں نے اسلام کو غلط سمجھا ہے"۔

---

[1] تبلیغی نصاب ج شائع کردہ مکتبہ اشرفیہ رائے ونڈ ضلع لاہور پاکستان صفحہ ۹ (فضائل نماز)

[2] یعنی جس کو داڑھی آ رہی ہے یا آچکی ہے اور چہرے پر نمایاں ہے۔

Marfat.com

فیشن پرستی کے جراثیم کینسر کے جراثیم سے بھی خطرناک ہیں:

دیکھا آپ نے، فیشن پرستی کا کیا حال ہے۔ خود تو نماز کے بھی پابند نہیں کوٹ پتلون میں ملبوس نہ ڈاڑھی نہ ٹوپی۔ لیکن "اسلام" کو سمجھ لیا ہے۔ اور یہ قابلِ رشک، سنتوں پر عمل کرنے والا نوجوان۔ اس نے اسلام کو سمجھا ہی نہیں افسوس اور ہزار بار افسوس۔ اے نادان انسانو! کیا اسلام اسی کا نام ہے کہ اسلامی احکام اور سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مُبارک طریقوں کی چُن چُن کر مخالفت کی جائے ان پر طنز کیا جائے ان پر چلنے والوں اور اُن پر عمل کرنے والوں کو پست ہمت (DIS COURAGE) کرنے کی کوشش کی جائے۔

آخر کب ہم اپنی عقلوں کو استعمال کریں گے۔ کب اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلیں گے[1]۔

اس قسم کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ فیشن پرستی کے جراثیم کینسر (CANCER) کے جراثیم سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کیونکہ کینسر کے مرض سے مریض دنیوی زندگی سے ہاتھ دھو سکتا ہے۔ لیکن فیشن پرستی کا مریض، آہستہ آہستہ مغربی تہذیب کی تقلید میں دین سے دور ہو کر اپنی آنے والی ہمیشہ کی زندگی کو تباہ و برباد کر لیتا ہے۔ اے اللہ ہم سب کو فیشن پرستی کے مہلک مرض سے محفوظ فرما دے آمین[1]

---

[1] مسواک کے فضائل اور مسائل اور آداب سے متعلق تفصیلات کو جاننے کے لیے مولانا اطہر حسین صاحب مظاہری کی تصنیف فضائل مسواک کا ضرور مطالعہ فرمائیں (ح۔ س)

Marfat.com

"ایک اور فیشن بھی ملاحظہ فرمائیے:

فوٹو لینا فیشن ہے

گھروں میں، اسکول اور کالجوں میں تقاریب میں شادیوں میں، پکنکوں میں، پارٹیوں میں پارکوں میں، حتیٰ کہ دینی جلسوں میں بلکہ "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے مبارک عنوان کے تحت منعقد ہونے والے جلسوں میں، فوٹو لینا فیشن بن گیا ہے۔ حالانکہ بلا ضرورتِ شدیدہ (یعنی بلا کسی شرعی عذر کے جیسے کہ پاسپورٹ وغیرہ میں) فوٹو لینا اور کھنچوانا سخت ناجائز اور حرام ہے۔ فتویٰ یہی ہے کہ جانداروں کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا مطلقاً حرام ہے۔ بغیر اضطرار و مجبوری کے جائز نہیں۔ جہاں اضطرار ہو اس کے ازالہ کی کوشش بھی ضروری ہے۔ کوشش ناکام ہو جاتے تو تب اضطرار سمجھا جائے گا۔

تصویر کے شرعی احکام از حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے "اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو" ایک اور جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب میں تصویر بنانے والے ہوں گے۔ (بخاری اور مسلم) ایک اور جگہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ سود کھانے والے اور کھلانے والے پر اور تصویر بنانے والے پر۔

فیشن پرستی کا مہلک اثر

بات کس قدر واضح ہے مگر کون ہے جو ان سب باتوں پر غور کرے فیشن پرستی نے

ہمارے ذہنوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے. غور کیجئے. فیشن پرستی کے زیر اثر حضرات دینی احکام کو کس قدر معمولی بات سمجھتے ہیں. اسلامی احکام کو وہ قابلِ التفات ہی نہیں سمجھتے. فیشن پرستی کا کس قدر مہلک اثر ہے. آہ! کوئی تو غور کرے.

حاجی صاحب کی فوٹو اخباروں میں

بعض لوگ حج کو جاتے ہیں اور واپس آکر اپنے "الحاج" ہونے کا اعلان اخباروں میں اپنی تصویروں کے ساتھ کرتے ہیں. اور بعض لوگ حج کو جاتے وقت اپنی تصویریں اخباروں میں شائع کروا کے پبلک کو اطلاع دیتے ہیں یہ کہ وہ اب حج کو جا رہے ہیں۔ پتہ نہیں یہ کیا حماقت ہے. یا جہالت ہے.

ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اب چند روز بعد. لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر آئیں گے اور دوسرے دن اخباروں میں اپنی تصویریں شائع کروا کر اعلان کریں گے کہ ہم نے جمعہ ادا کیا. یا کوئی زکوٰۃ دے کر اپنی فوٹو کے ساتھ یہ اعلان کرے گا کہ اُس نے اس سال کی زکوٰۃ ادا کر دی. پتہ نہیں ہماری عقلیں کہاں چلی گئی ہیں. بلکہ باقی ہیں بھی یا نہیں.

فیشن پرستی سے گناہوں میں اضافہ

یاد رکھیئے! کہ بلا ضرورت شدیدہ فوٹو کھینچنا یا کھنچوانا سخت ناجائز اور حرام. پھر حج کو جا کر یا کوئی اور نیک کام یا عبادت کر کے لوگوں کو اس کی اطلاع دینا. یہ ریا کاری اور دکھلاوا SHOW ہے. جو اسلامی شریعت میں حرام ہے. نیز شہرت کی خواہش

یہ الگ گناہ ہے جو حرام مطلق ہے۔ اور جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم کس قدر سنگین روحانی امراض میں مبتلا ہیں. آہ! فیشن پرستی سے گناہوں میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ ہم گناہ پر گناہ کر رہے ہیں. دین و دنیا تباہ کر رہے ہیں لیکن فیشن پرستی کو ترک کرنے کا خیال تک ہمارے ذہنوں میں نہیں آتا. بس اللہ ہی ہمیں ہدایت نصیب فرمائے. آمین.

★

Marfat.com

• قمری مہینوں اور سنہ ہجری کا استعمال فیشن کے خلاف ہے:

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اتباعِ سنّت اور اسلامی تہذیب کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ملی انفرادیت برقرار رکھیں اپنے حساب کتاب کے معاملات اور خط و کتابت میں جہاں مہینے اور سنہ لکھنا ضروری ہو، قمری مہینے اور سنہ ہجری بھی ضرور لکھا کریں کہ یہ منجملہ شعائرِ اسلام سے ہے۔ قمری مہینوں کے نام زبانِ وحی و نبوّت سے ادا ہوئے اور سنہ ہجری تاریخ اسلام کے ایک مہتم بالشّان واقعہ کی یادگار ہے، جس میں انسانی تاریخ نے عقیدہ و ایمان، صبر و ثبات اور شجاعت و حوصلہ مندی کا وہ قیمتی دور دریافت کیا تھا جو دنیا کے لئے ایک عقدہ لاینحل بنا ہوا تھا۔ سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اہمیّت کے پیشِ نظر اپنے دورِ خلافت میں اُسے اسلامی قمری مہینوں کا سنہ مقرر فرمایا علماءِ اسلام اور بزرگانِ دین نے قمری تاریخوں و سنہ ہجری کے اہتمام کی بطورِ خاص تاکید فرمائی ہے۔ اور خود اس پر عمل پیرا رہے۔ البتہ جنھیں انگریزی سنہ سے کاروبار رکھنا ضرورت کے درجہ میں آپڑا ہے انھیں اسکی اجازت دی جاسکتی ہے تاہم ایسی صورت میں سرکاری دفاتر کے علاوہ اپنے نجی کاروبار میں قمری مہینے و سنہ ہجری کی مطابقت کا التزام رکھا جائے تاکہ اسلامی شعائر کی اہمیّت اور ملّی انفرادیت کا احساس باقی رہے۔ بلاضرورت محض تقلیدِ مغرب میں سنہ ہجری، قمری اسلامی چھوڑکر

سنہ شمسی مسیحی، انگریزی اختیار کر لینا غیرت اور ملی خودداری کے خلاف ہے جس میں ہمیں سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض مسلمان اس قدر مغرب زدہ ہو چکے ہیں کہ ان کو یہ سب باتیں فیشن کے خلاف نظر آتی ہیں کبھی آپ ان کے سامنے ہجری سنہ کا نام لے کر دیکھئے یا قمری مہینوں مثلاً جمادی الاوّل جمادی الثانی رجب یا شعبان کہہ کر دیکھئے اُن کے چہروں پر ایک پھیکی سی اور طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہو گی گویا وہ ان سب باتوں کا مضحکہ اڑا رہے ہیں۔

بہر حال اللہ ہدایت نصیب فرمائے آمین۔

ایک غلط فہمی اور اُس کا ازالہ

مندرجہ بالا ان تمام باتوں سے جو فیشن پرستی کے بارے میں لکھی گئی ہیں کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے کہ اسلام ہر نئی چیز کا مخالف ہے اور اسے DISCOURAGE کرتا ہے۔ چاہے وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو۔ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اسلام تو ہر اچھی اور مفید چیز کو سراہتا ہے اور اس کی قدر کرتا ہے لیکن وہ کسی ایسی چیز کو برداشت نہیں کر سکتا جو سنّت محمدیؐ کے سراسر خلاف ہو اور جس میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکام سے کھلی بغاوت ہو۔

طویل داستان

جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ فیشن پرستی کی یہ دُکھ بھری داستان بہت طویل ہے یہ تو میں نے چند نمونے آپ کے سامنے پیش کیے ہیں ورنہ ضخیم کتابیں

اس موضوع پر لکھی جا سکتی ہیں نیز ان سب باتوں کو یہاں لکھنے کی غرض لوگوں کو مختلف فیشنوں سے آگاہ کرنا نہیں اور نہ خدانخواستہ کسی پر طنز کرنا ہے بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ جس طرح ہماری زندگی میں غیر محسوس طریقہ پر فیشن پرستی رائج ہو چکی ہے۔ اور آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو ترک کر کے ہم مسلمانوں نے کس کس طرح مختلف فیشنوں کو اپنے گلے سے لگا لیا ہے۔

★

Marfat.com

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی

مبارک سنتوں

پر

چلنے کی

فضیلت

Marfat.com

بعض لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنے کو بالکل اہمیت نہیں دیتے اور اُسے ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ طرح طرح کی تاویلات کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں "کیا سنتوں پر چلنا ضروری ہے؟ یہ تو سنت ہے فرض نہیں"۔ "اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہو گا"۔ مثلاً بیٹھ کر پانی پینا سنت ہے تو کہتے ہیں "کیا کھڑے رہ کر پانی پینے والے سب جہنم میں جائیں گے"! وغیرہ تو ایسے ہی لوگوں کے لئے ذیل میں سنت پر چلنے کی فضیلتیں اور ترکِ سنت پر وعیدیں بتائی جارہی ہیں تاکہ ایک طرف اتباع سنت کی ترغیب ہو اور دوسری طرف ترکِ سنت سے خوف ہو۔ اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ سنتوں پر چلنا کس قدر ضروری ہے اور اس کو چھوڑنا کس قدر نقصان اور خسارے کا باعث ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ سنتوں کو ہلکا جاننے والے اور اسکو ناقابلِ التفات سمجھنے والے کس قدر غلط فہمی اور مغالط میں ہیں۔

سنّت پر چلنا ضروری ہے

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں[1] اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ زندگی کے سواء کسی

---

[1] نہ ظلی نہ بروزی نہ تشریعی اور نہ غیر تشریعی اب ہر قسم کی نبوت بند ہے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ قیامت سے پہلے بجز حضرت عیسٰی علیہ السلام کے کوئی اور نبی آنے والے نہیں خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور شخص کی نبوت کو ماننا اور سلسلۂ نبوت کو جاری سمجھنا قادیانی عقیدہ ہے جو بالاجماع امت کفر ہے۔ (ح۔س)

Marfat.com

دوسرے طریقہ کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔ قیامت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے چلیں گے۔ اور اس میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا۔

حضرت جابر رض کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے پاس ایک چمکدار صاف ستھرا دین لے کر آیا ہوں اور اگر موسیٰ ع بھی زندہ ہوتے تو انھیں بھی میری اتباع کے سوا چارہ نہ تھا۔

حضرت جابر رض سے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات کا ایک نسخہ لے کر حاضر ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ! یہ تورات کا ایک نسخہ ہے اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ تو حضرت عمر رض نے اُسے پڑھنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور متغیر ہونے لگا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نا حضرت عمر رض سے کہنے لگے "تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور نہیں دیکھتے"؟ اس پر حضرت عمر رض نے آپ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا اور کہنے لگے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غصہ سے۔ اور اُس کے رسول ص کے غصہ سے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر دل سے راضی ہیں"۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ ع تم میں آجائیں اور تم اُن کی اتباع کرنے لگو اور مجھے چھوڑ دو تو بھی تم سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ اگر موسیٰ ع زندہ ہوتے اور میرے زمانہ نبوت کو پاتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔

(اطاعت رسول ص ص ۱۱۴-۱۱۵)

Marfat.com

اس لئے قربِ قیامت کے وقت جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے تو وہ بھی شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے طریقہ پر چلیں گے۔

اب ہمارے لئے سوچنے کا مقام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو فرما رہے ہیں کہ پچھلے زمانے کے انبیاء بھی آجائیں تو ان کو آپ ہی کے طریقوں (یعنی سنتوں) پر چلنا پڑے گا لیکن ہم آج اُمتی کہلانے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سنت کی بجائے فیشن پر عمل کر رہے ہیں۔ بس صاف ظاہر ہو چکا کہ آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنا ہر شخص کے لئے ضروری اور لازمی ہے اور یہ ایک باعثِ فخر بات ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دَورِ فساد میں سُنتوں پر چلنے کا ثواب

سینکڑوں احادیث میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کو سنتوں کے اہتمام کی تاکید فرمائی ہے اور پھر جس زمانہ میں مسلمان سنتوں کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ بے راہ روی اختیار کئے ہوتے ہیں اس وقت تو سنت پر عمل کرنے والے کے لئے بڑے بڑے انعام اور ثواب کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد مبارک ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد اُمتی فلہ اجر مأۃ شہید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری سنتوں پر قائم رہا۔ میری اُمت کے فساد کے وقت تو اس کے لئے سَو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔ (اطاعت رسولؐ ص ۱۲۶)

یعنی امت سنتوں کو چھوڑ کر دوسرے طریقوں کو اپنالے گی اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانیوں میں لگ جائے گی تو اس وقت اگر کوئی شخص مضبوطی سے سنتوں پر عمل کرے گا تو اس کو ۱۰۰ شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اُمتِ محمدیہ نے سنتوں کو چھوڑ کر دوسروں کے طریقوں کو اپنا لیا ہے وجہ یہی ہے کہ آج کل شیطان مردود بہت زور و شور دکھا رہا ہے۔ وہ پورے زور کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہے ایک طرف تو وہ دہریت مادیت اور کمیونزم COMMUNISM سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اور " خدا بیزار " ماحول پیدا کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ اور بھولے بھالے مسلمان " مسلمان " ہوتے ہوئے بھی کمیونزم وغیرہ سے متاثر ہو رہے ہیں دہریت زدہ زہریلے لٹریچر پڑھ پڑھ کر اور دہریت زدہ لوگوں کی صحبت میں رہ رہ کر اپنی آخرت کو تو تباہ و برباد کر رہے ہیں لیکن ان کو اس دنیا میں بھی چین و سکون نہیں مل رہا ہے[1]۔

---

[1] یاد رکھیے اسلام اور کمیونزم ایک دوسرے کی ضد ہیں بعض لوگ سخت مغالطہ میں رہتے ہیں کہ ہم بیک وقت مسلمان بھی رہ سکتے ہیں اور کمیونسٹ بھی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ یہ دن بھی ہے اور رات بھی، یا یہ کہے کہ میں انسان بھی ہوں اور حیوان بھی۔ اسلام اور کمیونزم کے بنیادی فرق کو یوں سمجھیے کہ اسلام کو ماننے پر نجات کا دارومدار ہے اور کمیونزم پر چلنے کا نتیجہ بجز جہنم ابدی کے کچھ نہیں تفصیل کیلئے دیکھئے احقر کی تصنیف " مسلمان یا کمیونسٹ " (ح۔ س)

دوسری طرف شیطان مردود مغربی تہذیب، ہپی ازم اور فیشن پرستی وغیرہ کے ہتھیاروں سے مسلمانوں پر حملہ آور ہے۔

ظاہر ہے یہ سب چیزیں خدا اور اس کے رسولؐ سے دور کرنیکی ہیں اور ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگوں نے طرح طرح کے غیر اسلامی افکار اور نظریات کو اپنا لیا ہے۔ اور طرح طرح کے غیر اسلامی طور وطریق کو اپنی زندگی میں اپنا لیا ہے جس کے نتیجہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی کوئی قدر وعزت ان کے دلوں میں باقی نہیں رہی ہے ایک ایک سنت سے ان کو نفرت ہو گئی ہے گویا وہ ایک خطرناک تباہی کے دہانے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ قریب ہے کہ موت ان کو آپکڑے اور وہ اس دہریت اور مادیت زدہ سڑی گلی فکر وذہنیت کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جہنم میں پھینک دیئے جائیں بس اللہ ہی ہدایت نصیب فرمائے۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ یہ دور۔ دورِ فساد ہے اور ایسے ہی دور کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس وقت سنتوں پر عمل کرے گا تو اُسے ۱۰۰ شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

سو شہیدوں کا ثواب

قرآن مجید میں شہیدوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو مردہ مت خیال کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں۔ ان کو رزق

فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ لمتا ہے۔ وہ خوش ہیں اس چیز سے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی

(اطاعت رسولؐ ص ۱۲۳)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ خصوصیتیں ہیں۔

(۱) پہلی ہی پیشی میں اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲) جنت میں اس کا ٹھکانا اسکو بنا دیا جاتا ہے۔

(۳) عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے۔

(۴) اور (قیامت والے صور کی آواز کی) بڑی زبردست گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا اور اس کے سر پر وقار (عزت) کا تاج رکھا جائے گا۔

(۵) اور بہترین حوریں شہید کے نکاح میں دی جائیں گی۔

(۶) اور اس کے ستر ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (اطاعت رسولؐ ص: ۱۲۳)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید جس کو مشقتوں کے ساتھ آزمایا گیا ہے۔ یہ اللہ کے عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہوگا۔

ان ارشادات مبارکہ سے ہم کو کچھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ شہید کا کتنا بڑا مرتبہ ہے اور جو دور فساد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرے گا اس کو ایسے سو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔ سبحان اللہ کس قدر بشارت اور خوشخبری ہے سنتوں پر چلنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

ہر شخص کو اس ثواب عظیم کا مستحق بنا دے ۔ آمین

ثواب عظیم کی وجہ

بات دراصل یہی ہے کہ شہید تو میدان جنگ میں لڑ کر ایک دفعہ اپنی جان دے دیتا ہے لیکن زمانہ کے فساد اور اُمت کے بگاڑ کے وقت جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتا ہے تو غیر اقوام اور غیر مسلم اس کو ستاتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں اور اگر کہیں اللہ نے اُن کے دلوں کو نرم کر دیا اور بجائے حقارت کے اسکو عزت کی نگاہوں سے دیکھنے لگے تو پھر بعض مسلمان، مسلمان ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شیدائی کی تحقیر و تذلیل کرنے کا بیڑہ اُٹھا لیتے ہیں مثلاً کوئی سنت والے لباس اور ایک مُشت داڑھی کو دیکھ کر کہتا ہے: بس ان لوگوں کو اسی میں اسلام نظر آتا ہے۔ بس تم ہی لوگ جنت میں جانے والے ہو۔ کیا ہم سب کافر ہیں اور دوزخی ہیں۔ تم لوگوں نے اسلام کو ایک مشکل مذہب بنا ڈالا ہے بلکہ اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ کیا ایسا لباس نہ پہنیں تو اللہ میاں ہم کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ میاں! یہ سب ظاہری چیزیں ہیں۔ اسلام کا تعلق دل سے ہے نماز پڑھو۔ غریبوں کی مدد کرو، یہ ہے اسلام۔ کیا سر پر ٹوپی ڈال لینے سے ہی آدمی مسلمان ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

محبت کا امتحان

بس اس طرح کی فضول باتوں سے اُسے پریشان کیا جاتا ہے تو مجاہد تو ایک بار جان دے کر چھٹکارہ پا لیتا ہے لیکن اس خدا کے بندے کو چونکہ محبت رسولؐ کا دعویٰ ہے اور اسی لئے یہ رنگ اختیار کئے ہوتا ہے تو اسکو خوب رگڑا جاتا ہے اسکی محبت و عشق کا امتحان ہوتا ہے اور اس کی بار بار نفس کشی ہوتی ہے۔

Marfat.com

جیسا کہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

زخم پہ زخم کھا کے پی ٭ چوٹ پہ چوٹ کھا کے جی
عشق ہے دل لگی نہیں ٭ آہ نہ کر لبوں کو سی

سرکارِ دو عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و معیت

ایک طرف نواتنا بڑا ثواب ملے گا اور دوسری طرف جو اس کا اصل مطلوب تھا اس سے سرفراز کیا جائے گا۔ اس عاشق کا دل خوش کرنے کے لئے اُسے جنّت کی بہاروں کے ساتھ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب و معیت عطا کی جائے گی۔ یہ سب ثمرہ اپنوں کے اور غیروں کے طعن و تشنیع برداشت کرنے کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر مضبوطی سے عمل کرنے کا ہوگا۔

سنّت سے محبت پر انعام

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا "بیٹا! اگر تو اس بات پر قادر ہو کہ تیری طرف سے کسی کے دل میں کینہ نہ ہو تو اس کو اختیار کر کہ یہ میری سنت ہے اور جو میری سنّت کو پسند کرتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرا جنت میں رفیق ہے"۔

سبحان اللہ کس قدر عظیم الشان بشارت اور کتنا بڑا انعام ہے سنّتوں پر چلنے والوں کے لئے کہ وہ جنت میں آقائے نامدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔ میرے عزیزو اور دوستو! اب تو آخر فیشن پرستی چھوڑ دو اور آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنّتوں پر

Marfat.com

چلو۔ آخر کب یہ سب باتیں ہماری سمجھ میں آئیں گی اے اللہ! تو ہی ہم سب مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

سنت کو زندہ کرنے کا ثواب

غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتباع سنت کی بہت ہی تاکید فرمائی جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔

من احیی سنۃ من سنتی قد امیت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیاہ

کہ جس نے میری سنتوں میں سے کسی سنت کو جو مردہ ہو چکی تھی۔ زندہ کیا تو اس کو ان سب لوگوں کے برابر ثواب ملے گا، جو اس پر عمل کریں گے اور ان عمل کرنیوالوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائیگی۔ (اطاعت رسول صہ ۱۲۶)

آج اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ اس وقت بے شمار سنتیں ایسی ہیں جن پر عمل نہیں ہو رہا ہے گویا کہ وہ مُردہ ہو چکی ہیں بلکہ اُن سنتوں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے طرح طرح کی تاویلیں کی جا رہی ہیں بس ایک زریں موقع ہمارے سامنے ہے اللہ کا نام لے کر آگے ہم بڑھیں اور سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں اور اس ثواب عظیم کے مستحق بن جائیں۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں

Marfat.com

جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے. ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن مجید. اور ایک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت: ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں، ترکت فیکم ثقلین میں تم میں دو بوجھل بھاری چیزیں چھوڑ کر جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے. ایک اللہ کی کتاب دوسرے میری سنّت. جب بھی سنّت کا دامن ہاتھ سے چھوٹے گا پھر گمراہی ہی گمراہی ہے گویا سنّت کی اتباع کرنے والا راہِ راست پر ہو گا اور سنّت کو ترک کرنے والا گمراہ ہو گا.

ترکِ سنّت کی وعید

آیئے اب ہم دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سُنّتوں کی مخالفت کرنے اور اُن کو ترک کرنے والوں کے بارے میں آپؐ کے کیا ارشادات ہیں. سینکڑوں احادیث میں ایسے لوگوں کے بارے میں وعیدیں آتی ہیں. لیکن اختصار کے لئے یہاں پر صرف دو ہی احادیث درج کی گئی ہیں جن سے اندازہ ہو جائے گا کہ سنّت کے ترک کرنے پر آقائے دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ناراض اور خفا ہوتے ہیں. اور آپؐ پر یہ کس قدر ناگوار گزرتا ہے.

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ آدمیوں پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے پھر آپؐ نے ان چھ آدمیوں کے بارے میں فرمایا جن میں سے ایک "تارکِ سنّت" بھی ہے یعنی ان ۶ قسم کے افراد میں سنّت کا چھوڑنے والا بھی ہے.

(اطاعت رسولؐ صـ ۴۹)

واقعی ہمارے لئے یہ سوچنے کا مقام ہے کہ ہم کس قدر غفلت کے اندھیرے میں پڑے ہیں۔ سنتوں کو ہلکا جان رہے ہیں اور بعض تو ان کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے افراد پر لعنت فرما رہے ہیں۔

خدارا سوچئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت کے بعد دُنیا اور آخرت میں کسی کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے۔ آخر ہم کہاں جا رہے ہیں؟ اور ہمیں کیا ہو گیا ہے؟

(۲) ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پوری اُمت جنت میں جائے گی سوائے اس کے جو انکار کرے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا یا رسولؐ اللہ! وہ کون ہے جو آپ کا انکار کرتا ہے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی، اُس نے مجھے نہ مانا اور انکار کیا۔ (مشکوٰۃ)

گو کہ ایسا شخص مسلمان ہونے کی وجہ سے کبھی نہ کبھی جنت میں داخل ضرور ہو گا لیکن بہر حال اُسے کافروں کے ساتھ کچھ عرصہ تو جہنم میں رہنا پڑے گا کیونکہ دنیا میں اُس نے اُن کی نقالی کی تھی اور اُن کا ساتھ دیا تھا اور سنتوں کی مخالفت کی تھی تو دنیا میں جتنی مقدار اور جتنی مدت اُن کی نقالی کی ہو گی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑا ہو گا۔ اُسی حساب سے اسکی سزا بھی تجویز ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرماتے اور جہنم سے امان نصیب فرماتے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلے ہی زمرہ میں جنت میں داخلہ نصیب فرمائے۔ آمین

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا ایک واقعہ

کتب حدیث میں بہت سے ایسے واقعات ملیں گے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر بددعا فرمادی ہو اور وہ تباہ و برباد ہو گیا ہو۔ کفار و مشرکین کے بارے میں تو واقعات بکثرت ہیں لیکن بعض مسلمانوں کے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور کوئی بددعائیہ جملہ آپؐ کی زبان مبارک سے نکلا وہ فوراً قبول ہوا اور فوراً اُس کا اثر ظاہر ہوا۔ ایسا ہی ایک واقعہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ حضرت سلمہؓ بن الاکوع کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آپؐ نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے جواب دیا کہ مجھے اسکی قدرت نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ "تو قدرت نہ رکھے" اس بددعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کا دایاں ہاتھ شل ہو گیا اور پھر کبھی وہ اس ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اُٹھا سکا۔

تکبر کا نتیجہ

دیکھئے یہاں یہ شخص دائیں ہاتھ سے کھا سکتا تھا مگر صرف تکبر کی وجہ سے اس نے ایسا جواب دیا کہ میں اس ہاتھ سے نہیں کھا سکتا تو زندگی بھر خدا تعالیٰ نے اس ہاتھ کو ویسا ہی کر دیا کہ پھر کبھی نہ اُٹھ سکا۔ یہ ایک عبرتناک واقعہ ہے اور اس کو یہاں اس لئے ذکر کیا گیا کہ مسلمان اس سے بچتے رہیں۔ کیونکہ جو صورت اس واقعہ میں مذکور ہے بعض اوقات یہی پیش آتی ہے۔ فیشن پرستی کی وجہ سے مسلمان فخریہ طور پر سنتوں کی مخالفت کرتے ہیں اور اُن کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

بہر حال اللہ ہی حفاظت فرمائے۔ ہم سے فیشن پرستی چھڑا دے اور ہمیں عاشق رسولؐ بنا دے آمین۔

Marfat.com

سُنّت اور فیشن میں فرق

ابھی ہم نے تفصیلی طور پر مختلف سنّتوں اور ان کے بالمقابل مختلف فیشنوں کا مطالعہ کیا جس سے اس بات کی وضاحت ہوگئی کہ سنّت والے مبارک اعمال فیشن والے نامبارک اعمال کے مخالف اور ضد ہوتے ہیں. گویا تقریباً ہر فیشن سنّت نبویؐ کے خلاف اور برعکس ہوتا ہے. بعض تو سراسر لغو اور حماقت ہوتے ہیں. بعض سخت مکروہ ہوتے ہیں تو بعض ناجائز اور سخت گناہ. اور بعض تو حرام مطلق ہوتے ہیں.

اس کے بالمقابل سرکارِ دو جہاں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک ایک سنّت انتہائی مبارک عمل ہوتا ہے جس سے اللہ ربّ العزّت بھی راضی اور اس کے سچے اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم بھی راضی. نیز ان مبارک طریقوں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت میں تو ہے ہی. نفع لیکن دنیا میں بھی یہ مبارک اعمال انتہائی مفید اور نفع بخش ہوتے ہیں. الغرض سرکارِ دوجہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مبارک طریقوں پر عمل کرنے سے دنیا میں بھی فائدہ ہے. قبر میں بھی اور آخرت میں بھی.

Marfat.com

آیئے ذیل میں ایک بار اور ان فیشنوں کا مختصراً جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ فیشن سنتوں اور اسلامی احکام و اعمال کے کس قدر مخالف اور برعکس ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیشن پرستی اور اس کے مہلک اثرات سے ہماری مکمل حفاظت فرمائے آمین ثم آمین۔

(۱) ڈاڑھی رکھنا ایک اہم سنت ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے لیکن ڈاڑھی منڈھانا اور کلین (CLEAN SHAVE) ہو جانا فیشن ہے[1]

یاد رکھیئے کہ ایک مُشت ڈاڑھی رکھنا عین سنت نبوی ہے لیکن ایک مُشت سے پہلے داڑھی کو کٹوا دینا یہ فیشن بھی ہے اور بےدین مغربی لوگوں کی فیشن پرست ذہنیت سے مرغوبیت کی دلیل بھی)

(۲) مونچھیں کتروانا سنت ہے لیکن مونچھیں بڑی رکھنا فیشن ہے۔

(۳) سر پر ٹوپی پہننا سنت ہے۔ اور ننگے سر رہنا فیشن ہے۔

(۴) ٹخنوں تک کپڑا رکھنا سنت ہے لیکن ٹخنوں سے نیچے تک کپڑا لٹکانا (چاہے وہ پتلون ہو یا کوئی اور لباس) فیشن ہے جو گناہ ہے۔

(۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق بال رکھنا یہ سنت ہے لیکن ہپیوں اور بے دین لوگوں کی طرح بڑے بڑے بال رکھنا فیشن ہے۔ جو سراسر مکروہ ہے اور حماقت ہے۔

---

[1] ڈاڑھی منڈھانا عورتوں سے ایک طرح کی مشابہت بھی ہے (ح س)

Marfat.com

(۶) عورتوں کے لئے پردہ کرنا یعنی برقعہ استعمال کرنا جس سے چہرہ بھی ڈھنک جاتے سنت ہے ۔ بلکہ فرض ہے جس کا صریح حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے ۔ لیکن بے پردہ عورتوں کا باہر ، بازاروں میں اسکولوں اور کالجوں میں بلکہ گھروں میں بھی گھومنا پھرنا فیشن ہے ۔ گویا بے پردگی فیشن ہے ۔ جو حرام ہے ۔

(۷) غیر محرم سے پردہ کرنا فرض ہے جس کے بارے میں قرآن و حدیث میں واضح احکام موجود ہیں لیکن غیر محرم کے سامنے بے پردہ بلا جھجک آجانا اور بے پردہ آزادی سے یعنی (FREELY) بات چیت کرنا اور ان کو دیکھنا یہ فیشن ہے جو گناہ سخت ہے ۔

(۸) لڑکوں کا غیر محرم لڑکیوں کی طرف دیکھنا اور لڑکیوں کا غیر محرم لڑکوں کی طرف دیکھنا یہ سخت گناہ ہے لیکن افسوس کہ یہ فیشن ہے ۔ لڑکے اور لڑکیاں بڑی آزادی سے اور بلا جھجک نہ صرف ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں بلکہ ایک دوسرے سے دوستی اور محبت رکھتے ہیں ایک ساتھ سینما دیکھتے ہیں ۔ بعض تو کالج کے طلبہ اور طالبات ایک ساتھ مل کر اسٹڈی کرتے ہیں جسے انگلش میں (COMBINED STUDY) کہتے ہیں لڑکوں اور لڑکیوں کا اختلاط سخت گناہ ہے اور اس میں دینی و دنیا کا سخت نقصان ہے ۔

(۹) اسلامی شریعت میں یہ ہے کہ عورت کا ستر سر سے لے کر پیر تک ڈھنکا چھپا رہے ۔ غیر محرم کے سامنے ہرگز نہ ظاہر ہو ۔ بلکہ محرم کے سامنے بھی صرف چہرہ ۔ ہتھیلیاں اور پاؤں کا ظاہر کرنا جائز ہے ۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ بلاؤز جیسے واہیات لباس میں پیٹ اور کمر

Marfat.com

کا نظارہ کراتے ہوئے آزادانہ گھوما پھرا جائے۔

(۱۰) غیر قوموں کی مشابہت اور تقلید حرام ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ پیشانی پر (ساڑھی اور بلاؤز کے MATCH کے مطابق) رنگ برنگے تلک اور ٹیکو لگائے جائیں۔

(۱۱) عورتوں کے لئے مہندی لگانا سنت ہے لیکن وہ نیل پالش (NAIL POLISH) لگاتی ہیں۔ جو فیشن ہے اور اس فیشن کی نحوست سے وضو نہیں ہوتا تو نماز نہیں ہو سکتی (جب تک کہ ناخن پر سے اُس پینٹ کو نکال نہ دیا جائے اور دوبارہ وضو کیا جائے نماز نہیں ہو سکتی)

(۱۲) سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سنت ہے۔ لیکن بائیں ہاتھ سے کھانا پینا فیشن ہے جو گناہ ہے۔

(۱۳) بیٹھ کر کھانا پینا سنت ہے لیکن کھڑے ہو کر کھانا پینا فیشن ہے۔

(۱۴) عورتوں کے لئے باریک لباس پہننا حرام مطلق ہے لیکن افسوس کہ یہ فیشن ہے۔

(۱۵) عورتوں کا اپنے بالوں میں مصنوعی بال لگوانا فیشن ہے۔ جو ناجائز ہے اور گناہ ہے۔

(۱۶) اوڑھنی اوڑھنا بلکہ سارے ستر کا ڈھنکا رہنا عورتوں کے لئے فرض ہے لیکن فیشن پرست گھرانوں کی لڑکیاں اپنے گردن کے اطراف اوڑھنیوں کو لپیٹ لیتی ہیں۔ جو فیشن تو ہے ہی لیکن سخت نقصان دہ ہے اور سخت حرام ہے۔

(۱۷) سینما دیکھنا حرام ہے لیکن افسوس کہ یہ فیشن ہے۔ سینما بینی ایک

Marfat.com

عام فیشن ہو گیا ہے. جس سے لاکھوں اور کروڑوں گھر اُجڑ رہے ہیں. لیکن کسی کو پرواہ نہیں۔

(۱۸) ٹی وی (T-V) پر فلم دیکھنا بھی دراصل سینما بینی ہی ہے جو حرام ہے. لیکن یہ فیشن ہے جس سے سخت تباہی و بربادی ہو رہی ہے۔

(۱۹) ناخن کٹوانا اور انہیں بڑھنے نہ دینا یہ سنت ہے لیکن لمبے لمبے ناخن رکھنا فیشن ہے جو جانوروں کی مشابہت بھی ہے. افسوس کہ فیشن پرستی نے ہمیں جانوروں کی صف میں لاکھڑا کر دیا ہے۔

(۲۰) بات چیت سے پہلے ایک دوسرے کو "السلام علیکم" اور "وعلیکم السلام" کہنا سنت ہے اور اسلامی شعائر میں سے ہے لیکن ہیلو (HELL) اور ہاتے (HAI) کہنا فیشن ہے۔

(۲۱) بچوں کو رخصت کرتے وقت بھی اسلام علیکم اور وعلیکم السلام کہنا اور ان سے کہلوانا. مسنون دعائیں پڑھنا اور اُن سے پڑھوانا یہ سنت ہے لیکن ٹاٹا (TATA) اور بائے بائے (BYE-BYE) کہنا یہ فیشن ہے۔

(۲۲) صبح سویرے اُٹھنا اور فجر کی نماز پڑھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ صبح ۸، ۹ بجے تک بستر پر کروٹیں بدلتے رہو

(۲۳) صبح نیند سے بیدار ہوتے ہی منہ ہاتھ دھونا چاہیئے. لیکن فیشن یہ ہے کہ دیر سے اُٹھو اور اُسی باسی بدبودار منہ سے چائے پیو. جسے فیشن کی اصطلاح میں (BED-TEA) کہتے ہیں. پتہ نہیں اس مکروہ حرکت سے کیا مزہ آتا ہے. یہ سراسر حماقت ہے اور گندگی اور غلاظت ہے۔

Marfat.com

(۲۴) دینی کتب کا مطالعہ دینی احکام سے واقفیت کے لئے ضروری ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ ناول اور فلمی رسالے اور جنسی میگزین پڑھے جائیں۔ اور دینی کتب کو دقیانوسی اور آوٹ آف ڈیٹ (OUT OF DATE) کہا جائے۔

(۲۵) سنت یہ ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کریں لیکن فیشن یہ ہے کہ گدھوں اور کتوں کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کریں۔

(۲۶) شراب پینا حرام ہے لیکن افسوس کہ شراب پینا فیشن ہے۔

(۲۷) قرآن و حدیث کے مطالعہ میں اپنا وقت صرف کرنا کتنی بڑی فضیلت اور عظمت والا عمل ہے۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ موسیقی میں اور گانے باجوں میں مشاعروں اور غزلیات میں اپنا وقت صرف کیا جائے۔ جس سے دین و دنیا کا سراسر نقصان ہے۔

(۲۸) تمباکو نوشی ایک لغو عمل ہے اور مکروہ بھی ہے۔ لیکن سگریٹ اور سگار پینا فیشن ہے۔

(۲۹) مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ شادیوں میں نوشہ صاحب سونے کی انگوٹھی پہن کر لوگوں کو اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ اُن کی شادی ہو چکی ہے۔ گویا مرد کے لئے سونا پہننا حرام ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ مرد لوگ سونا پہنیں۔

(۳۰) عورتیں اُونچی ایڑی کے جوتے پہنتی ہیں جو ایک نامعقول حرکت ہے۔

(۳۱) بزرگانِ دین، علمائے کرام اور خاص طور سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور سلف صالحین سے عقیدت اور اُن کی عظمت دلوں میں رکھنا یہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ

Marfat.com

اور علمائے کرام وغیرہ پر بلا جھجک اور بے روک ٹوک تنقید اور اعتراضات کرتے چلے جاؤ۔ یہ سراسر جہالت ہے اور گناہِ عظیم جس سے دین و دنیا کا سخت نقصان ہے۔

(۳۲) والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ والدین کی مرضی کے خلاف کام کرو۔ اُن کو ستاؤ اور اُن کو بے وقوف سمجھو وغیرہ۔

(۳۳) لڑکوں اور لڑکیوں سے علیحدہ رہ کر تعلیم حاصل کرنا چاہیئے لیکن فیشن یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں مل جُل کر تعلیم پائیں۔ اسے مخلوط تعلیم (CO - EDUCATION) کہتے ہیں جس کے مہلک اثرات سارے معاشرہ پر مرتب ہوتے جارہے ہیں۔

(۳۴) فوٹو کھینچنا (یعنی فوٹو لینا) اور فوٹو کھنچوانا۔ (بغیر سخت مجبوری کے) حرام ہے۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ شادیوں میں مختلف تقاریب میں کالجوں میں۔ اسکولوں میں۔ گھروں میں وغیرہ۔ گویا ہر جگہ فوٹو لینا فیشن ہے۔

(۳۵) گھروں میں تصاویر کا رکھنا اور دیواروں پر لٹکانا گناہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اُس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کُتّا اور تصویر ہو۔

لیکن فیشن یہ ہے کہ ڈرائنگ روم میں اور دیگر کمروں میں طرح طرح کے فوٹوز اور جانداروں کی تصاویر کی پینٹنگس (PAINTINGS) آویزاں رہیں۔ یہ گناہ ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ فیشن ہے۔

(۳۶) ریس اور جوا کھیلنا حرام ہے لیکن یہ بھی فیشن ہے۔

(۳۷) صحابہ کرام رضؓ اور صحابیات رضؓ کی تقلید کرنا سنت ہے۔ دراصل یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی پیروی ہے۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ فلمی اداکاروں

Marfat.com

اور اداکاراؤں کے فیشن کے مطابق اپنا حلیہ بنالیں ۔

(۳۸) اسلامی لباس جو شریعت کے دائرہ میں آتا ہو پہننا سنت ہے شعائر اسلام میں سے ہے لیکن روسی اور امریکی لیڈروں اور فلمی اداکاروں کی طرح ٹائی سوٹ اور پتلون اور بل باٹم پہننا فیشن ہے جو سراسر خلافِ سنت لباس ہے ۔

(۳۹) فیشن ایبل عورتیں منی اور میا کسی (بغیر اوڑھنی کے ، پہنتی ہیں (جس کی تفصیل پہلے آچکی ہے) ظاہر ہے کہ یہ فیشن ہے اور گناہ ہے ۔

(۴۰) بعض عورتیں ہونٹوں پر لپ اسٹک (LIP-STICK) لگاتی ہیں یہ ایک فیشن ہے اور حماقت ہے ۔ اور بعض عورت نما مرد بھی اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک لگاتے ہوتے دیکھے گئے ہیں ۔

(۴۱) صبح سویرے بعد نماز فجر قرآن مجید کی تلاوت کرنا کتنی بڑی فضیلت رکھتا ہے پھر کلام اللہ شریف کے ترجمہ کو پڑھنا ۔ مستند تفاسیر کا مطالعہ کرنا کس قدر عظیم اور نورانی عمل ہے ۔ لیکن فیشن یہ ہے کہ صبح نیند سے بیدار ہوتے ہی "اخبار" کی تلاش کی جاتے اور اخبار بینی کی جاتے ۔ چاہے قرآن کی تلاوت مہینوں بلکہ برسوں نہ ہو لیکن فیشن یہ ہے کہ روزانہ اخبار بلکہ اخباروں کا مطالعہ ضرور ہو ۔

(۴۲) کسی کی غیر موجودگی میں اسکی برائی بیان کرنا جب کہ وہ برائی اس میں موجود بھی ہو ۔ اُسے غیبت کہتے ہیں جو حرام ہے ۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے والے کو اپنے حقیقی لیکن مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ گویا غیبت کرنا حرام ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ محلے والوں کی دوستوں کی ، اُستادوں کی ، رشتہ داروں کی بلکہ ماں

Marfat.com

باپ کی بھی غیبت کی جاتے ۔

(۴۳) مسواک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پسندیدہ سنت ہے اور آپ کی خواہش تھی کہ ہر امتی مسواک کیا کرے۔ گویا مسواک کرنا سنّت ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ مسواک کا اور مسواک کرنے والوں کا مضحکہ اُڑایا جائے۔ طنز کیا جائے ۔

(۴۴) قرآن مجید کا ترجمہ اور چند دینی اور تاریخی کتب کا مطالعہ کرکے اپنے آپ کو عالمِ دین سمجھنا اور علمائے کرام کی بے قدری اور بے عزّتی کرنا یہ بھی آجکل فیشن بن گیا ہے ۔

(۴۵) اپنی بیوی بچوں کی دینی تعلیم اور ان کی دینی تربیت کتنا ضروری کام ہے بلکہ فرض ہے اس کی فکر کرنا ہر مسلمان کے لئے ایک اہم فریضہ ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سینما دیکھیں یا سب مل کر ٹی وی پر فلم دیکھیں۔ جی ہاں یہ وہ فیشن ہے جس سے معاشرہ میں بے حیائی، بداخلاقی۔ والدین اور بڑوں اور استادوں کی بے قدری اور بے عزّتی عام ہوتی جارہی ہے۔ جس کا ہمیں بالکل احساس نہیں ۔

(۴۶) مسجد میں نکاح کرنا سنّت ہے اور ایک بابرکت عمل ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ شادی خانوں میں شادی رچائی جاتے[1] ۔

(۴۷) فرش پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنّت لیکن میز کرسیوں پر کھانا فیشن ہے ۔

(۴۸) پیشاب کرنے کے بعد استنجا کرنا سنّت ہے لیکن بغیر استنجا کیے

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے حقیر کی تالیف "پاؤں میز کی رسم سے جھگیوں تک" (ح۔س)

اور بغیر پانی استعمال کئے پیشاب سے فارغ ہو جانا فیشن ہے۔

(۴۹) کھانا کھانے کے بعد انگلیوں پر لگے ہوئے چاول کے دانوں وغیرہ کو زبان سے چاٹ لینا (یعنی صاف کر لینا) سنّت ہے لیکن اس قسم کی باتوں پر ہنسنا اور عمل نہ کرنا فیشن ہے۔

(۵۰) چائے یا شربت یا کوئی اور چیز گلاس یا پیالہ یا کٹورے وغیرہ میں پی کر تھوڑا سا بچا دینا فیشن ہے لیکن سنّت یہ ہے کہ تمام کا تمام پی لیا جائے۔ گلاس یا پیالی وغیرہ میں کچھ نہ چھوڑا جائے۔

(۵۱) سونے سے پہلے سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھنا تسبیحاتِ فاطمہؓ (یعنی ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر) آیت الکرسی اور درود شریف اور سونے سے پہلے کی دُعا اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَاہ) پڑھ کر سونا سنّت ہے لیکن فیشن یہ ہے کہ فلمی گانے سنتے سنتے۔ یا کوئی ناول پڑھتے پڑھتے یا کوئی گندے جنسی کتابوں یا فلمی رسالوں کو مطالعہ کرتے کرتے نیند آجائے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

یہ تو صرف چند فیشن نمونتہً درج کر دیئے گئے ہیں ورنہ ہمارے موجودہ معاشرہ میں ہزاروں فیشن آپ کو نظر آئیں گے جن پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف اور ضد ہیں۔

★

فیشن پرستی سے نقصانات

اتباعِ سنّت کی تاکید اور ترکِ سنّت کی وعیدیں نیز سنّت اور فیشن کے تقابل کے مطالعہ کے بعد آئیے اب ہم فیشن پرستی کے نقصانات بھی دیکھیں فیشن پرستی کے نقصانات بڑے سنگین اور بھیانک ہیں اور بے شمار ہیں ان تمام کا احاطہ بہت مشکل ہے لہٰذا ان میں سے صرف چند کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے ان نقصانات کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ لگائیں کہ فیشن پرستی کی بدولت ہم مسلمان کس مقام پر پہنچ گئے ہیں اور کس قدر نقصان اور خسارے میں ہیں۔

① اتباعِ سنّت سے محرومی ایک نقصانِ عظیم ہے

کسی فیشن کو اپنانے کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کے بالمقابل ایک سنّت کو ترک کیا جائے گویا اتباعِ سنّت کے بجائے اتباعِ فیشن ہو۔ اب اگر غور کیا جائے تو سنّت پر عمل نہ کرنا خود ایک بڑی محرومی ہے اور یہ ایک عظیم نقصان ہے لیکن ہمارے فیشن پرست بھائیوں اور بہنوں کو یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی۔ وجہ یہ ہے کہ آخرت والی زندگی کا نقشہ پوری طرح سامنے نہیں اور نہ اس زندگی پر پورا اعتماد و یقین ہے لہٰذا ترکِ سنّت کو بالکل معمولی بات سمجھا جاتا ہے اور حاشیہ خیال میں بھی یہ نہیں آتا کہ یہ ایک گناہ ہے جو کیا جا رہا ہے لیکن افسوس کہ یہ چمک دمک والی دُنیا جو کہ ظاہری طور پر بڑی خوشنما نظر آتی ہے، ایک دن ہم سب سے چھوٹنے والی ہے اور ہم سب کو قبر کے اندھیرے میں ضرور جانا ہے۔ وہاں پر اسی سڑی گلی دنیا کی حقیقت بالکل واضح ہو کر سامنے آجائے گی۔

ے یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

بہرحال اُس وقت پتہ چل جائے گا کہ ایک ایک سنّت کو چھوڑنے کا کتنا بڑا نقصان ہوا۔

۲ اسلامی ذوق ختم ہو جاتا ہے

فیشن پرستی کی "نحوست" سے اسلامی ذوق بالکل ختم ہو جاتا ہے اور ہر اسلامی چیز خراب اور بُری نظر آنے لگتی ہے۔ اُسے قدیم یعنی OUT DATED کہا جانے لگتا ہے اور ایک ایک سنّت سے دل میں نفرت اور بغض پیدا ہو جاتا ہے لباس میں پاکیزہ وضع قطع میں، رہن سہن میں بات چیت میں غرض زندگی کے ہر ہر شعبہ میں فیشن پر چلنا باعثِ فخر بن جاتا ہے اور بالآخر ایسا شخص فیشن پرستی کا ایک "نمونہ" بن کر رہ جاتا ہے

کاش ہم کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ اسلامی ذوق کا ختم ہو جانا اور فیشن سے محبّت ہو جانا کس قدر بڑا نقصان ہے۔

۳ فیشن پر روپیہ صرف کرنا اسراف ہے

ہر ہر فیشن پر بے دریغ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے تاکہ نام نہاد سوسائٹی کی نظروں میں مہذب کہلایا جاسکے۔ ہزاروں اور لاکھوں روپیہ خرچ کر کے اُونچی اُونچی عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں اور ان کی سجاوٹ (DECORATION) پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ڈرائنگ روم کو سینکڑوں روپیوں کی قالینوں سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف قسم کی قیمتی پینٹنگس (PAINTINGS) خرید کر اپنے گھروں کی زینت بنایا جاتا ہے۔ مسلمان پڑوسی چاہے بھوکا مرے مگر ہزار روپیہ کا سوٹ بنا کر پہنا جاتا ہے۔ کسی کے پاس

قمیص پتلون کے چند جوڑے ہیں تو کافی ہیں اور اُن سے کام چل سکتا ہے لیکن وہ خیال کرتا ہے کہ لوگ پتہ نہیں کیا خیال کریں گے۔ لہٰذا وہ چند اور جوڑے بنا لیتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عورتوں میں تو یہ بیماری بہت نمایاں ہوتی ہے۔ کئی کئی درجن ساڑھیاں ہوں اور علیحدہ علیحدہ رنگ ڈیزائن (DESIGN) اور پرنٹ (PRINT) کے ہوں تب کہیں جا کر "چین و سکون" نصیب ہوتا ہے۔

شادیوں میں بھی دل کھول کر فضول خرچی کی جاتی ہے۔ مختلف زاویوں سے دولہا اور دلہن اپنے ساتھیوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ فوٹو کھنچواتے ہیں اور اس پر سینکڑوں ہزاروں روپیہ خرچ کئے جاتے ہیں[1]۔ افسوس کہ قاضی صاحب کو ایک شرعی کام کے لئے یعنی نکاح پڑھانے کے لئے تو صرف بیس پچیس روپے دیئے جاتے ہیں اور فوٹو بیانڈ باجے وغیرہ خرافات اور حرام کاموں کے لئے ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے ہیں[1]۔ بہر حال فیشن پر ایک کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے۔ یہ اسراف ہے۔ اور اسراف اسلام میں حرام ہے۔ گویا ایک حرام فعل کا مرتکب ہوا جو ایک سخت گناہ ہے اور گناہ سے نقصان ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ تو ایسا گناہ ہے کہ جس سے دین کا بھی نقصان ہوا اور دُنیا کا بھی۔

لیکن فیشن کے دلدادہ، ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو یہ باتیں کہاں سمجھ میں آسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت نصیب فرمائے۔

ایک فیشن ایبل صاحب کا اعتراض اور اس کا جواب

"اسراف" پر ایک واقعہ یاد آیا۔ کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب سے راستے میں ملاقات ہو گئی۔

---

[1] اس موضوع پر احقر کی تصنیف "فوٹو کی شرعی حیثیت اور ہم مسلمان" کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ (ح۔ س)

Marfat.com

اتفاق سے یہ صاحب میرے پُرانے دوست بھی ہیں تعلیم یافتہ ہیں. کسی یونیورسٹی سے پوسٹ گریجویٹ بھی ہیں بہرحال انہوں نے مجھے لمبے کرتے میں دیکھ لیا. حیرت زدہ نظروں سے ایک سیکنڈ کے لئے انھوں نے مجھے اُوپر سے نیچے تک دیکھا اور جھٹ بول پڑے "یہ کیا مذاق ہے" میں نے کوئی جواب نہیں دیا. ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ کرُتے کی لمبائی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ تو عربوں کا لباس ہے ورنہ اسلام میں لباس کی کوئی قید نہیں (موصوف خود ایک لمبے چوڑے ٹیری کاٹ کے بل باٹم اور پھولوں والے ڈیزائن کے شرٹ میں ملبوس تھے. کمر کے اطراف ایک سیاہ بلٹ (BELT) لپٹا ہوا تھا جس کے سامنے کے اور درمیانی حصہ پر موصوف کے نام کے لفظ کا پہلا حرف انگریزی میں ٹکا ہوا تھا) میں خاموش رہا. وہ اپنا لیکچر جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے کہ "اتنا لمبا کرُتا سلا کر بلا وجہ رقم ضائع کردی. کیا یہ اسراف نہیں اور اسلام میں اسراف کہاں جائز ہے: پھر ایک درد بھری ایکٹنگ (ACTING) کے ساتھ کہنے لگے "افسوس کہ آپ کو خیال نہیں آیا کہ پڑوس میں کتنے غریب و مساکین اور بیوائیں رہتی ہیں یہ رقم ان پر خرچ کی جاسکتی تھی" میں نے کہا یہ جو لباس آپ دیکھ رہے ہیں اِسے سارے دیندار حضرات اور علمائے کرام اور اولیاء اللہ نے پہنا ہے اور اب بھی پہنتے ہیں. تمام صحابہ کرام رض بلکہ تمام انبیاء کرام ع کا بھی یہی لباس تھا. سب سے بڑھ کر یہ کہ سرکارِ دو عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی لباس کو پہنا اور اس کو پسند فرمایا. یہ دراصل تقویٰ کا لباس ہے اس سے پاکیزگی کا اظہار رہتا ہے اس طرح آپ کا اعتراض گویا اولیائے کرام، صحابہ کرام، انبیاء کرام سب پر ہو گیا. مزید یہ کہ انبیاء کرام اور اولیاء

ل مسلم معاشرے کی شادیوں میں ہونے والے رسومات وخرافات کے بارے میں احقر کی تصنیف "ہاؤس میز کی رسم سے جمعگیوں تک" کا ضرور مطالعہ فرمائیں. (ح.س)

اللہ دنیا کے مختلف خطوں میں تشریف لاتے اور سب ہی نے یہی لباس پہنا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ صرف عربوں کا لباس نہیں بلکہ درحقیقت اس تقویٰ والے لباس کو عرب بھی پہنتے ہیں۔ میری باتوں کو وہ ایک کان سے سُنکر دوسرے کان سے نکالتے رہے کیونکہ جب حق بات کو ماننے کا جذبہ ہی نہیں رہتا اور اعتراض برائے اعتراض ہوتا ہے۔ تو یہ ساری باتیں بالکل سمجھ میں نہیں آتیں۔

میں نے پوچھا "بتائیے یہ جو بل باٹم آپ پہن رکھے ہیں اسکی سلوائی پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟ کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ کہنے لگے" یہی کوئی ۸۰، ۹۰ روپے ہوئے"؛ میں نے کہا کہ آپ کے بل باٹم کی سلوائی کے ۶۵،۵۰ روپے ہوتے اور اسی طرح اس خوبصورت شرٹ کی سلوائی پر بھی ۱۰۰، ۵۰ روپے ضرور خرچ ہوتے ہوں گے۔ گویا آپ کے جسم پر جو کپڑے ہیں انکی صرف سلوائی پر جو رقم خرچ ہوئی وہ میرے کرتے کی قیمت بشمول سلوائی سے زیادہ ہے۔" میرے دوست ہنسنے لگے اور یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے کہ اس تعلق سے آپ سے پھر گفتگو کروں گا۔"

دیکھا آپ نے کہ اس فیشن پرستی نے ہمارے دماغوں کی کس قدر مٹی پلید کردی ہے۔ سینکڑوں روپیہ کے بشرٹ اور پتلون سلواتے جاتے ہیں مختلف رنگوں کے قیمتی قیمتی ٹائی خریدی جاتی ہیں، ۵۰، ۵۰ روپے کے بلٹ خرید کر کمر پر باندھ لئے جاتے ہیں۔ اس وقت اسراف یاد نہیں آتا اور نہ کوئی غریب اور مسکین یاد آتا ہے لیکن لمبے کرتے یا لمبی شیروانی کو دیکھتے ہی فوراً محلے کے غریب لوگ اور بیوائیں یاد آجاتی ہیں۔ ہے کوئی حد جہالت کی۔ آخر ہم کو کب عقل آئے گی؟ اللہ تعالیٰ رحم وکرم فرمائے۔

۴ جائز ضروریات کو روک کر فیشن کیا جاتا ہے

نام نہاد سوسائٹی

Marfat.com

میں ناموری کی خاطر فیشن پر کافی روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنی جائز ضروریات کو ردک کر فیشن پر روپیہ صرف کرتے ہیں مثلاً ہمارے ذمہ کچھ رقم قرض کی ادا طلب ہے واجب الادا تاریخ (DUE DATE) قریب آچکی ہے اور ہمارے پاس رقم بھی موجود ہے لیکن ہم اس رقم کو فیشن پرستی کی بھینٹ چڑھا دیں گے اور قرض دینے والے صاحب چاہے بیسیوں چکر ہمارے گھر کے کاٹیں لیکن ہم یا تو اُن سے کوئی بہانہ بنالیں گے یا ملیں گے ہی نہیں. گویا فیشن پرستی کی بدولت ہم جھوٹ بھی کہہ رہے ہیں اُدھر قرض خواہوں سے بھی مُنہ چھپانا پڑ رہا ہے۔

بعض لوگ فیشن پر تو بے تحاشہ اپنا روپیہ خرچ کرتے ہیں مگر نہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور نہ قربانی دیتے ہیں اور نہ ان اُمور کی طرف توجہ ہوتی ہے. افسوس کہ ناجائز چیزوں پر تو پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے لیکن فرائض اور واجبات کے لئے ایک پیسہ بھی جیب سے نہیں نکلتا بلکہ ان اہم ترین دینی اُمور کو کرنا ناقابلِ التفات سمجھا جاتا ہے۔

۵ فیشن کیلئے حرام ذرائع سے مال کمایا جاتا ہے

مختلف فیشنوں پر سینکڑوں اور ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں. ظاہر ہے کہ اس کی تکمیل جائز کمائی سے ہو نہیں سکتی لہٰذا جائز اور ناجائز کے احکام کو بالائے طاق رکھ کر ہر قسم سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے. خوب خوب رشوت لی جاتی ہے لاٹری جوئے اور ریس کورس میں روپیہ لگایا جاتا ہے. قرض لے لے کر فیشن پر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے. بعض لوگ تو سودی قرض لیکر فیشن پرستی میں مشغول ہو جاتے ہیں. خدا کے لئے سوچو کہ ہم اس منحوس فیشن کی بدولت کس مقام پر آگئے ہیں. کیا یہ سب مسلمانوں کے کام ہیں. خدا

Marfat.com

راسو بچو. ہمارا کیا کام تھا اور ہم کیا کر رہے ہیں۔

فیشن پرستی

⑥ فیشن پرستی سے ایک بیمار ذہن پیدا ہوتا ہے

کی وجہ سے سنتیں ترک ہو جاتی ہیں بلکہ فرائض بھی ترک ہونے لگتے ہیں آہستہ آہستہ دین سے دوری ہو جاتی ہے نماز، روزوں کو چھوڑ دینا ایک معمولی بات ہو جاتی ہے۔ دیگر دینی اُمور میں بھی یہی حالت ہو جاتی ہے اور سب کچھ اسی دنیوی زندگی کو سمجھ لیا جانے لگتا ہے زندگی کا مقصد بس یہی ہو جاتا ہے کہ خوب کھاؤ پیو، موج اُڑاؤ۔ آخرت والی ہمیشہ کی زندگی پر سے اعتماد اور یقین ختم ہونے لگتا ہے۔ نتیجتاً ایک بیمار ذہن پیدا ہو جاتا ہے اب اس بیمار ذہن کی بدولت، ہر اچھی چیز بُری، اور بُری چیز اچھی نظر آنے لگتی ہے۔ مثلاً ناولوں اور فلمی رسالوں میں خوب دل لگتا ہے لیکن قرآن و حدیث پڑھنے میں دل نہیں لگتا ہے۔ کوئی فلمی اداکار یا اداکارہ آجاتے یا کوئی سیاسی لیڈر آجاتے تو اپنی مصروفیتوں کے باوجود سُننے یا صرف دیکھنے کی غرض سے اُن کے پروگراموں میں ضرور شرکت ہوتی ہے لیکن علمائے کرام کے مواعظ و مجالس منعقد ہوتے ہوں تو وہاں جانے دل ہی نہیں چاہتا۔ اسلامی تعلیمات کا اور علمائے کرام اور اولیاء اللہ کا مذاق اُڑایا جانے لگتا ہے۔ اور دین کو ایک پُرانی اور ناقابل عمل چیز سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے آخر کار خوفِ خدا دل سے بالکل نکل جاتا ہے۔

★

Marfat.com

فیشن پرستی کا علاج

فیشن پرستی کا علاج

فیشن پرستی کا سرجیکل آپریشن (SURGICAL OPERATION) ہو چکا، ہم نے دیکھ لیا کہ بیماری کتنی سخت ہے اور اس کے مہلک اثرات کہاں کہاں تک پہنچ چکے ہیں۔ دراصل یہ مرض بہت ہی پرانا (CHRONIC) ہو چکا ہے۔ اور خطرناک درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بیمار، اپنے آپ کو بیمار سمجھنے کے لئے تیار نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو صحت مند اور جو صحت مند ہیں اُن کو بیمار سمجھ رہا ہے۔

ذیل میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اور تجربہ اور مشاہدات کی بناء پر کچھ باتیں درج کرنے کی میں نے کوشش کی ہے۔ ان باتوں پر اگر عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ اس فیشن پرستی کی مہلک بیماری سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے اور ہم اس وبا سے دور رہ سکتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ اس بیماری کا یہ علاج ہے۔

علاج سے فائدہ کس کو ہو سکتا ہے؟

لیکن ایک بات یہاں پر بہت اہم ہے وہ یہ کہ اس علاج کا فائدہ اسی کو ہو سکتا ہے جو واقعتاً اپنا علاج کروانا چاہے ورنہ جو شخص علاج کرانا ہی نہ چاہے یا اپنے آپ کو بیمار ہی نہ سمجھے تو اس کیلئے ہم کچھ نہیں کر سکتے بجز اس کے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے افراد کو نیک توفیق عطا فرمائے۔

اب میں اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

فیشن پرستی کی وجہ

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ فیشن پرستی کی اصل وجہ آخرت والی زندگی پر عدم اعتماد ہے اگر اعتماد اور یقین ہے بھی تو اتنا نہیں کہ فیشن پرستی وغیرہ منکرات سے روک

Marfat.com

سکے۔ اس کا مطلب خدانخواستہ یہ نہیں کہ فیشن کرنے والوں کو ایمان و یقین حاصل نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان و یقین تو ضرور ہے لیکن اس درجہ کا نہیں کہ فیشن پرستی وغیرہ منکرات سے روک سکے اس کو ایک مثال سے یوں سمجھئے کہ دو لوگ ہیں۔ ایک صحت مند ہے دوسرا سخت بیمار۔ ظاہر ہے کہ دونوں بھی زندہ ہیں لیکن کیفیات جُدا جُدا ہیں۔ ایک شخص تو چلتا پھرتا ہے، اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ زندگی کی بہاروں کا لُطف اُٹھا رہا ہے لیکن دوسرا شخص ان سب چیزوں سے محروم ہے۔ وہ کھاپی بھی نہیں سکتا۔ اُسے اچھی سے اچھی غذا بھی کڑوی نظر آتی ہے۔ یہی حال ایمان و یقین کی کیفیت کا ہے۔ گو دونوں بھی مسلمان ہیں اور ایمان و یقین دونوں کو حاصل ہے لیکن ایمان و یقین کی کیفیات دونوں میں علیحدہ علیحدہ ہیں جس کو ایمان و یقین جس درجہ کا حاصل ہے وہ اسی درجہ کا رُوحانی طور پر صحت مند ہے اور جس میں ایمان و یقین کی جتنی کمی ہے وہ اتنا ہی روحانی طور پر بیمار ہے فیشن پرستی کے روحانی مرض میں مُبتلا اشخاص کا بھی یہی حال ہے بلکہ اُس سے زیادہ ہے کیونکہ روح کی بیماریاں جسم کی بیماریوں سے سخت اور شدید ہوتی ہے ثبوت کیلئے کبھی آپ کسی فیشن ایبل آدمی سے گفتگو کرکے دیکھ لیجئے وہ اپنے آپ کو بالکل ہی صحیح اور حق پر سمجھے گا۔ اور سنتوں اور فرائض کے بجالانے میں طرح طرح کی تاویلات کرے گا اور جو لوگ سنتوں پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اُن کو عجیب و غریب نظروں سے دیکھے گا۔ اور ان کا مذاق اُڑائے گا۔ گویا میٹھی چیز کڑوی لگ رہی ہے اور کڑوی چیز میٹھی۔ پس ثابت ہوا کہ مرض بہت شدید ہے اور فوراً اس کے علاج کی ضرورت ہے۔

فیشن پرستی کی دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی مبارک سنتوں کی عظمت دلوں میں باقی نہیں رہی لہٰذا دنیا کا ہر فیشن تو اپنا لیا جارہا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو بالکل ہی ناقابلِ عمل اور ناقابلِ التفات سمجھا جارہا ہے۔

گویا فیشن پرستی کا سب سے بڑا علاج یہی ہونا چاہیئے کہ دلوں میں ایمان و یقین پیدا کیا جائے، اللہ ربّ العزّت سے قوی تعلق قائم ہو جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح معنوں میں عشق و محبت ہو جائے کہ آپؐ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک سنت پر ہم مر مٹنے والے بن جائیں جب یہ کیفیت حاصل ہو جائے گی تو انشاء اللہ ہم غیروں کے ایک ایک طریقے کو اپنی زندگی سے بآسانی باہر نکال سکیں گے اور ہمارے لئے ہر ہر سنّت پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کیفیّت ہمارے دلوں میں کس طرح پیدا کی جائے۔ پس ذیل میں فیشن پرستی کا جو علاج لکھا جارہا ہے اس سے مقصود یہی ہے کہ وہ کیفیت ہمارے قلوب میں پیدا ہو جائے گویا بیماری کی تشخیص ہو چکی اس کی وجہ بھی معلوم ہوگئی۔ اب صرف علاج باقی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی اور بہنیں اگر ان باتوں پر عمل کرنا شروع کردیں تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ان کی زندگی سے غیروں کا ایک ایک طریقہ نکلتا چلا جائے اور سرکارِ دوعالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنّت پر عمل کرنا اُن کے لئے آسان ہو جائے۔

آیئے اب فیشن پرستی کے علاج کا بغور مطالعہ کریں۔

★

Marfat.com

دینی اجتماعات میں شرکت

جہاں جہاں وعظ و بیانات اور دینی اجتماعات ہوتے ہوں اور ایمان و یقین کی باتیں ہوتی ہیں وہاں ضرور جائیں۔ خود بھی جائیں اور بچوں کو بھی ساتھ لے جائیں۔ شروع شروع میں شاید دل نہ لگے لیکن اس سے بددل نہ ہوں بلکہ اس ناگواری کے باوجود ایسے ماحول میں بار بار جائیں چند ہی دنوں میں یہ بے چینی دور ہو جائے گی بات دراصل یہ ہے کہ ایک ہی خوراک میں بیماری ختم نہیں ہوتی کئی کئی خوراک پینے پڑتے ہیں بلکہ بیماری جتنی شدید ہوتی ہے اتنی ہی زیادہ خوراکیں پینی پڑتی ہیں انجکشن بھی لینے پڑتے ہیں۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جزاء الاعمال میں بیں لکھا ہے کہ گناہ کرنے کی وجہ سے نیک لوگوں سے وحشت ہونے لگتی ہے۔ اُن کے پاس بیٹھنے کو دل نہیں چاہتا۔ بس یہی وجہ ہے کہ ہمیں ایسے دینی ماحول میں شرکت کے لئے شروع شروع میں جھجک ہوتی ہے اور وحشت سی ہونے لگتی ہے۔ لیکن چند ہی دنوں میں یہ وحشت دور ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ بہرحال وعظ اور نصیحت کے اجتماعات میں بار بار اور کثرت سے شریک ہوں۔

لیکن ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں اعتراض اور نکتہ چینی کی غرض سے ہرگز نہ جائیں۔ ورنہ نفع کے بجائے نقصان ہوگا۔ ایسے روحانی ماحول میں جانے کی بس یہی نیت رہے کہ وہاں جا کر ہم کچھ سیکھیں گے کچھ حاصل کریں گے، شروع شروع میں بات دل میں اُترتی بھی نہیں۔ اور بعض کو تو کچھ سمجھ میں بھی نہیں آتا لیکن اس کے باوجود ایسے ماحول میں ضرور شریک ہوتے رہیں اس سے کئی فائدے حاصل ہوں گے۔ ایمان و یقین میں پختگی آتی جائے گی۔ آخرت والی زندگی کے لئے تیاری

کی فکر پیدا ہوگی۔ مزید یہ کہ ایسے ماحول میں رہنے سے دل کو ایک سکون واطمینان نصیب ہوگا۔ آہستہ آہستہ دینی مزاج بنتا چلا جائے گا۔ اور پھر ایک ایک سنّت پر عمل کرنے کو دل چاہے گا۔ اور ایک ایک خلافِ سنّت عمل سے دل بیزار ہو جائے گا۔ اور منکرات کو چھوڑ دینا آسان ہو جائے گا۔ فیشن پرستی سے بھی نفرت ہو جائے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنّت سے محبت ہو جائے گی۔ فیشن کے بجائے سنّت پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ یہ ایک مشاہدے والی بات ہے۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ان ہی دینی اجتماعات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ آپ بھی اس نسخے کو آزما کر دیکھ لیں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔

ایک اہم نوٹ

لیکن یہاں ایک بات کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے کہ جہاں کہیں بھی کسی دینی عنوان کے تحت آپ کو بلایا جائے۔ آپ چلے نہ جائیں کیونکہ آج کل بے شمار مقامات پر ایسے جلسے ہو رہے ہیں جہاں "سیرت النبیؐ" کے یا کسی اور جاذبِ نظر عنوان پر لوگوں کو بلایا جاتا ہے لیکن وہاں اہل حق بزرگ حضرات کے خلاف جھوٹ بہتان بازی فحش باتیں کہی جاتی ہیں اور اہل حق حضرات علمائے کرام کو کافر، زندیق اور منافق کہہ کر سادہ لوح عوام کو گمراہ کیا جاتا ہے۔ بجائے سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک بیان کرتے کہ خود اپنی سیرت بیان کی جاتی ہے۔ یا پھر ملک بھر کی سیاسی باتیں کہی جاتی ہیں جن کا سیرتؐ جیسے پیارے عنوان کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔

مزید یہ کہ بعض ایسے جلسے آج کل منعقد کئے جا رہے ہیں جن میں واعظ صاحب "سیرت النبیؐ" کے عنوان پر دھواں دار جوشیلی تقریر کرتے ہیں۔ لیکن اُن کے حُلیہ کا عالم یہ ہوتا ہے کہ یا تو ننگے سر ہوتے ہیں یا سر پر ٹی

بندھی ہوتی ہے اور ڈاڑھی کا نام ونشان نہیں رہتا۔ اور بعض تو کوٹ ٹائی پتلون میں سیرتؐ کے جلسوں کو مخاطب کرتے ہیں۔ آپ ایسے جلسوں میں ہرگز نہ جائیں ان نورانیت بالکل نہیں ہوتی اور اُن سے کوئی نفع کی اُمید نہیں کی جاسکتی جو خود عامل نہ ہو۔ جو خود دین پر نہ چلتا ہو۔ وہ دوسروں کو کیا عمل کی دعوت دے سکتا ہے۔ وہ دوسروں کو دین پر چلنے کی کیا ترغیب دے سکتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ ایسے جلسوں میں جانے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

بلکہ آپ ایسے اجتماعات یا جلسوں میں جائیں جہاں ایمان ویقین کی باتیں ہوتی ہوں۔ جہاں جاکر ایمان میں تازگی ہوتی ہو۔ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور عقیدت میں اضافہ ہوتا ہے نیز آپؐ کی پیاری سُنتوں اور پیارے طریقوں پر چلنے کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہو۔ جہاں قرآن اور حدیث کا صحیح علم حاصل ہوتا ہو۔ جہاں بزرگوں کی شان میں گستاخی نہ کی جاتی ہو۔ بلکہ صحابہ کرام رضؓ، علمائے کرام وغیرہ بزرگان دین کی عقیدت دِل میں پیدا ہوتی ہو۔ جہاں "توڑ" کی باتیں نہ ہوتی ہوں بلکہ "جوڑ" کی باتیں ہوتی ہوں جہاں آخرت کی فکر دلائی جاتی ہو۔ جہاں ہمیں اسلامی اعمال پر اُبھارا جاتا ہو۔ ایسے جلسوں میں آپ ضرور جائیں۔ اور اپنی خواتین کو خواتین کے اجتماعات میں بھیجیں۔ بچوں کو بھی ایسے اجتماعات میں ساتھ لے جائیں۔ اور وہاں جن باتوں کی دعوت دی جارہی ہے[۱] اُن پر عمل کریں تو انشاء اللہ ثم انشاء اللہ ضرور ضرور نفع ہوگا۔ فیشن پرستی۔ سینما بینی ناول بینی۔ بے پردگی۔ سنّتوں سے بے رغبتی وغیرہ ان سب روحانی امراض سے نجات مِل جائے گی اور انشاء اللہ دینِ اسلام پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین ۔

۱ء مثلاً دین سیکھنے سکھانے کے لیے کچھ وقت نکالنا وغیرہ۔

Marfat.com

اللہ والوں کی صحبت

اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں۔ اُن سے بار بار ملتے رہا کریں ان کی باتوں کو غور سے سُنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اللہ والوں سے مُراد یہاں پر مشائخین کرام بھی ہیں۔ اور علمائے حق بھی ہیں مشائخین کرام اور علمائے حق سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے، جن کے عقائد قرآن وحدیث کے مطابق ہوں۔ اور جن کی صحبت سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہو، دنیا کی محبت کم ہونے لگتی ہو۔ اور اخلاق واعمال کی درستی ہونے لگتی ہو۔ خود قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور جو لوگ دین کے پکے اور سچے ہیں ان کے ساتھ رہو

؎ قریب جلتے ہوتے دل کے اپنا دل کر دے
یہ آگ لگتی نہیں ہے لگائی جاتی ہے
نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا (اکبر)

حضرت تھانوی رح فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ خاصیت، رکھی ہے کہ دوسرے انسان کے خیالات اور حالات کا بہت جلد اور بہت قوت کے ساتھ اور بغیر کسی خاص کوشش کے اثر قبول کر لیتا ہے اچھا اثر بھی اور بُرا اثر بھی اس لئے اچھی صحبت بہت ہی فائدے کی چیز ہے (حیات المسلمین صفحہ ۹۳) بہر حال مختصراً یہ کہ اللہ والوں کی صحبت کی برکت سے منکرات سے دور ہو جانا آسان ہو جاتا ہے۔ سنتوں سے محبت

Marfat.com

ہو جاتی ہے۔ اور فیشن پرستی کی روحانی بیماری سے چھٹکارا آسان ہو جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کسی جامع شریعت و طریقت اللہ والے بزرگ سے اصلاحی تعلق قائم کریں۔ یا بیعت کریں"۔ جامع شریعت سے مُراد یہ ہے کہ بقدر ضرورت احکام شریعت سے واقف ہو"۔ (معارف شمس تبریز ص ۳۲)

بہر حال یہ بھی ایک بڑے مشاہدے والی بات ہے۔ آپ اسے بھی آزما کر دیکھ لیجئے[1]

---

[1] بزرگوں سے تعلق اور ان کی صحبت اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے سے ہمارے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام تصوّف ہے اور ایک مشہور حدیث میں اسی کو "احسان" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے لیکن تصوف کے معاملے میں لوگوں نے بہت زیادہ افراط و تفریط سے کام لیا ہے ایک گروہ نے تصوّف کے نام پر دین میں ایسے ایسے مشرکانہ عقیدے گھڑ لیے ہیں اور ایسے ایسے مشرکانہ اعمال و خرافات کو ایجاد کیا ہے کہ شیطان بھی اُن سے پناہ مانگتا ہوگا۔ ان جاہل صوفیوں کے پاس نمازوں کا تو اہتمام نہیں لیکن وظیفوں کا نشہ چھایا رہتا ہے۔ داڑھی تک نہیں رکھتے یا پھر غیر شرعی داڑھی رکھتے ہیں۔ نامحرم لڑکیوں سے پیر دبواتے ہیں اور انہیں روحانی بیٹیاں کہتے ہیں۔ غرض نہ نماز نہ تلاوت نہ داڑھی نہ پردہ، لیکن خلیفہ بن بیٹھے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سب گمراہی اور زندقہ ہے۔ ایک دوسرے گروہ نے تصوّف کو بدعت قرار دیکر اس کا انکار ہی کر دیا ہے، حالانکہ تصوّف بھی دین کا ایک شعبہ ہے جس کے ذریعہ سے لاکھوں اور کروڑوں افراد کو فائدہ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ اگر اس میں خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں تو اسکی اصلاح کی جائے نہ کہ اس کا انکار۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کسی کے سر میں پھوڑا ہو جائے اور وہ اس سر کو اپنے جسم سے علیحدہ کر دے۔

Marfat.com

مستند علماء کی کتب کا مطالعہ

مستند علماءِ کرام کی کتب کا مطالعہ مسلسل کرتے رہا کریں اس سے دینی ذہن بننے میں آسانی ہوتی ہے اور منکرات کا چھوڑنا بھی آسان ہو جاتا ہے مرشدنا حضرت مولانا محمد طیب صاحب دامت برکاتہم نے ایک بار احقر کو اپنے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ "اہل اللہ کی کتب کا مطالعہ قائم مقام صحبتِ نیک کے ہو جاتا ہے اور مصنفِ کُتب کے قلب کی برکات آدمی میں غیر شعوری طور پر سرایت کرتی ہیں اور اثر کرتی ہیں"۔ بہر حال فیشن پرستی کے علاج میں مستند علمائے کرام کے کتب کے مطالعہ کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے۔ ذیل میں مستند دینی کتب کی ایک مختصر فہرست لکھی جا رہی ہے :-

اگر آپ ان کتب کا مطالعہ کریں تو انشاء اللہ ضرور نفع ہوگا۔ دین کی صحیح فکر اور شعور پیدا ہوگا۔ اور ان کے مطالعہ سے دین کا صحیح علم حاصل ہوگا۔

(۱) تفسیر معارف القرآن (۸ جلدوں میں) از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رح اُردو زبان میں قرآن مجید کی ایک مستند اور مکمل تفسیر ہے۔

(۲) THE HOLY QURAN ENGLISH TRANSLATION AND COMMENTARY BY MOULANA ABDUL MAJID

DARYABAD

(قرآن مجید کا مستند ترجمہ اور تفسیر انگریزی زبان میں از حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی رح)

(۳) معارف الحدیث :- از حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب مدظلۃ (احادیث کی آسان زبان میں تشریح ہے)

(۴) زادِ سفر :- (۲ جلدوں میں) از امۃ اللہ تسنیم مرحومہ (ہمشیرہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلۃ)

(۵) سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم :- (۳ جلدوں میں) از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رح)

(۶) نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم :- از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلۃ

(۷) مجموعہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (۲ جلدوں میں) از مولانا محمد اسلم قاسمی (ابن حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلۃ مہتمم دارالعلوم دیوبند)

(۸) شمائل ترمذی مع اردو ترجمہ خصائل نبوی :- از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی مدظلۃ۔

(۹) اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم :- از حضرت عارف باللہ ڈاکٹر

Marfat.com

عبد الحی مدظلہ، خلیفہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰) تبلیغی نصاب :- (۲ جلدوں میں) از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی مدظلہ۔ (جس میں حکایاتِ صحابہؓ فضائل نماز، فضائل ذکر، فضائل رمضان، فضائل درود شریف فضائل تبلیغ، صدقات، حج شامل ہیں)۔

(۱۱) حیات الصحابہؓ :- (۳ جلدوں میں) از حضرت جی مولانا شاہ محمد یوسف صاحب نور اللہ مرقدہ۔

(۱۲) تعلیم الاسلام :- از حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ۔ (یہ کتاب انگلش میں LESSONS IN ISLAM کے نام سے دستیاب ہے)۔

(۱۳) بہشتی زیور :- از حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحؒ (کتاب نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں پیدائش سے لیکر موت تک مکمل فقہی مسائل آسان زبان میں درج ہیں)

(۱۴) فتاویٰ رحیمیہ :- (۳ جلدوں میں) از حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری مدظلہ۔

(۱۵) جواہر الفقہ :- (دو جلدوں میں) از حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ جدید سائنس اور فقہ اسلامی کی روشنی میں عظیم تحقیقات کا یہ مجموعہ ہے جسے اسلامی انسائیکلو پیڈیا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۱۶) فیوضِ یزدانی :- ترجمہ الفتح الربانی، مجالس حسنہ پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، مترجم حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی رحؒ۔

Marfat.com

(۱۷) مجالس حکیم الامت :- (حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) تحریر و ترتیب: حضرت مولانا محمد شفیع صاحبؒ۔

(۱۸) روح کی بیماریاں اور ان کا علاج :- از حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ (کراچی) (اس میں روحانی بیماریوں مثلاً ریاکاری شہرت کی خواہش، جھوٹ اور غیبت اور چغلخوری کی عادت، بدنظری، عشق مجازی، غصہ، تکبر، حسد وغیرہ کی وضاحت اور ان کا مکمل علاج بتایا گیا ہے)

نوٹ: ان مستند کتب کے مطالعہ سے انشاء اللہ تحصیل علم دین کے علاوہ اللہ سے تعلق نیز سرکار دو جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ ہوگا۔ قرآن مجید کی مستند تفسیر، احادیث کی مستند تشریح نیز تمام ضروری مسئلے مسائل کا علم حاصل ہوگا مزید یہ کہ حضراتِ صحابہ کرامؓ اولیائے کرامؒ اور سلف صالحین سے عقیدت پیدا ہوگی۔ اور اپنے اندر کی روحانی امراض بشمول فیشن پرستی کو جاننے اور ان کو چھوڑنے کا داعیہ دل میں پیدا ہوگا۔

نماز کی پابندی

نماز کی پابندی کا اہتمام کریں اور مردوں اور عورتوں دونوں کو نماز پڑھنے کا سختی سے اہتمام کرنا چاہیئے۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو سات سال ہی سے نماز پڑھنے کی عادت ڈلوائیں۔ نماز کی تو یہ خاصیت ہے ہی کہ وہ بُرائیوں سے روکتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی اسکی صراحت موجود ہے۔ بہرحال

لہ زندگی کے ہر ہر لمحہ اور موقعہ پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کو جاننے کے لئے مولانا محمد رضوان القاسمی صاحب مدظلہ کی حالیہ تصنیف "گلدستۂ سُنّت" کا ضرور مطالعہ فرمائیں (ح ۔س)

Marfat.com

نماز کی برکت سے انشاءاللہ دینی ذہن بنتا جائے گا اور فیشن پرستی کو ترک کرنا آسان ہوجائے گا۔

تلاوت و ذکر کا اہتمام

تلاوت کا روزانہ اہتمام کریں اور روزانہ فجر اور عصر کے بعد سَو سَو بار کلمہ طیبہ درود شریف اور استغفار پڑھا کریں۔ اگر آپ کسی اہل حق بزرگ سے بیعت ہیں تو پھر اُن کے بتاتے ہوئے ذکر کا اہتمام کریں اس میں پابندی بے حد ضروری ہے۔ ذکر کی تاثیر یہ ہے کہ اُس سے قلب میں نورانیت آنے لگتی ہے۔ اور اسکی وجہ سے دینی ذہن بننے لگتا ہے۔ نتیجتاً فیشن کو چھوڑنا اور سنتوں پر چلنا آسان ہوجاتا ہے۔

فضائل اور مسائل کی تعلیم

روزانہ اپنے مکان میں کم از کم دس منٹ فضائل اور مسائل کے کتب کی تعلیم کے لئے وقف ہونے چاہیئں۔ فضائل کی کتاب[1] مثلاً فضائل نماز یا فضائل تبلیغ وغیرہ اور مسائل کی کتاب مثلاً "تعلیم الاسلام" یا بہشتی زیور کچھ دیر کے لئے سُنائے جائیں اور خاندان کے دیگر افراد اسے خاموشی سے سُنتے رہیں۔ یہ بھی مشاھدے والی بات ہے کہ جس جس گھر میں یہ عمل شروع کیا گیا وہاں گھر کے ہر فرد کو نفع ہی نفع ہوا۔

ہر نشست میں دین کی بات

اپنی ہر بیٹھک اور نشست میں دین کی کوئی نہ کوئی بات، جس میں کسی کا اختلاف نہ ہو، ضرور کہیئے۔ مثلاً مختلف سنتوں کو بیان کریں جیسے کھانے

---

[1] یعنی تبلیغی نصاب از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی مدظلہ العالی

Marfat.com

پینے کی سنتیں، اُٹھنے بیٹھنے کی سنتیں، نماز کی سنتیں وغیرہ بار بار دینی باتوں کو سُننے اور سُنانے سے دل میں ایک نور پیدا ہوگا جس کی برکت سے فیشن پرستی کو ترک کرنا آسان ہو جائے گا۔ انشاءاللہ۔

دینی تعلیم کے جزوقتی مفت ادارے

ہر محلے میں دینی تعلیم کے جزوقتی ادارے کھولے جائیں۔ جہاں پر لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن و حدیث، سیرتِ پاکؐ اور مسئلے مسائل کی مفت تعلیم دی جاتی ہو تاکہ عصری تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور طالبات ان جزوقتی دینی اداروں میں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے رہیں۔ اگر مسلسل دینی تعلیم حاصل ہوتی رہے تو رفتہ رفتہ سنتوں کی عظمت پیدا ہوتی جائے گی اور اس طرح مختلف فیشنوں کو ترک کرنا آسان ہو جائے گا۔

موت کا مراقبہ

رات میں سونے سے پہلے یا کبھی تنہائی کے وقت بالکل یکسو ہو کر یوں تصور کریں کہ میرا انتقال ہو چکا ہے۔ لوگ مجھے غسل دے کر کفن پہنا رہے ہیں۔ اور پھر ڈولے میں رکھ کر قبرستان لے جا رہے ہیں۔ ایک طرف والدین اور بیوی بچے رو رہے ہیں اور دوسری طرف دوست احباب اور رشتہ داروں کا رنج سے بُرا حال ہے۔ پھر قبرستان پہنچ کر میری میت کو ڈولے سے نکال کر قبر میں لٹایا جا رہا ہے اور مجھ پر مٹی ڈال کر لوگ واپس ہو رہے ہیں۔ عزیز رشتہ دار مال و متاع ہر چیز کو میں دنیا میں چھوڑ آیا ہوں اور پھر میں دنیا میں کبھی واپس نہ جاسکوں گا۔ قیامت تک مجھے یہیں رہنا پڑے گا۔ اس کو موت کا مراقبہ کہتے ہیں اور حدیث میں آتا ہے کہ موت کو یاد کرنے سے دلوں کا زنگ صاف ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب دل کی صفائی

ہوتی رہے گی تو حق بات دل میں اُترتی جائے گی۔ سنتوں پر چلنا اور فیشن کو چھوڑنا آسان ہو جائے گا۔ کبھی کبھی قبرستانوں کو بھی ضرور جاتے رہیں حدیثوں میں اسکی بڑی تاکید آئی ہے۔ اس سے بڑی عبرت حاصل ہوتی ہے اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔

دعا کرتے رہیں خوب خوب دُعا کرتے رہیں اور بڑے خلاص اور الحاح سے دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنتوں پر عمل کرنے اور فیشن پرستی کو ترک کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

پرہیز ۱۰۷

علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز بھی لازم ہے ورنہ علاج کا فائدہ نہیں ہوگا۔ ذیل میں فیشن پرستی کے علاج کا پرہیز بھی بتایا جا رہا ہے۔ اُمید ہے کہ علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز بھی کیا جائے گا۔

سینما بینی ترک کریں

سینما بینی کی عادت کو قطعی طور پر ترک کر دیں۔ پوری کوشش کریں کہ خود بھی اور اپنے بیوی بچے وغیرہ بھی سینما نہ دیکھیں۔ سینما دراصل تمام برائیوں کے سیکھنے کا ٹریننگ اسکول ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے لہٰذا اس کے قریب بھی نہ جائیں اور یاد رکھیئے کہ ٹیلی ویژن پر فلم دیکھنا بھی سینما بینی ہی ہے۔ جس سے پرہیز لازم ہے۔

فلمی رسالوں اور ناولوں سے پرہیز

فلمی رسالے، جنسی اور رومانی ناول گھر میں قطعاً نہ لائے جائیں نہ خود ان کا مطالعہ کریں نہ اپنے بیوی بچوں کو کرنے دیں۔

Marfat.com

بُری صحبت سے بچیں

بُری صحبت سے ہر حال میں بچیں ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کریں دیندار لوگوں کی صحبت میں رہنے کی کوشش کریں۔ بہر حال بُری صحبت سے پرہیز لازم ہے ورنہ خسارہ ہی خسارہ ہوگا۔ دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔

غلط جلسوں میں نہ جائیں

اس کا بیان پہلے آچکا ہے، بہر حال غلط جلسوں سے بالکل پرہیز کریں۔

دین پر چل کر تو دیکھئے

ہمت ہارنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ سے اُمید رکھیں اگر آپ آج ہی سے ان باتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں تو انشاء اللہ وہ دن دُور نہیں کہ آپ کو دینی امور میں دلچسپی ہونے لگے گی اور دین پر چلنا آسان ہو جائے گا جب بندہ اپنے مولا کی طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہے تو اللہ رب العزت اسکی طرف دو ہاتھ بڑھاتے ہیں (یہ ایک مشہور حدیث کے ایک حصّے کا مفہوم ہے، اللہ کے فضل سے نماز، تلاوت اور ذکر اور علمائے حق اور دیندار لوگوں کی صحبت اور دعوت و تبلیغ کے کام میں شرکت کی برکت سے انشاء اللہ دین کی عظمت دلوں میں پیدا ہوتی جائے گی میں سچ کہتا ہوں کہ فیشن پرستی سینما بینی اور ناول بینی وغیرہ ہر ہر لغو اور بُرے کام سے نفرت ہوتی جائے گی اور سرکارِ دوجہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت اور ایک ایک ادا سے محبت ہوتی جائے گی۔ نماز اور تلاوت و دیگر عبادات میں بلکہ ساری زندگی ہی میں اب لُطف اور مزہ آئے گا جو ہزاروں قسم کے فیشن کرنے سے، لاکھوں سینما دیکھنے اور لاکھوں ناولیں پڑھنے سے نصیب نہیں

Marfat.com

ہو سکتا۔ اور۔ پھر تو ایک نئی زمین ہو گی اور ایک نیا آسمان۔ دین جب ہماری زندگی میں آنے لگتا ہے اور ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کا ہماری زندگیوں میں عام رواج ہونے لگتا ہے تو گویا ہماری زندگی ہی بدل جاتی ہے۔ ایک سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے جس کا ہم خود مشاہدہ کر سکتے ہیں ؎

اب نہ وہ زماں نہ وہ مکاں اب وہ زمیں نہ آسماں
تو نے جہاں بدل دیا آ کے مری نگاہ میں

فیشن پرستی کا بہترین علاج

فیشن پرستی ایک مہلک روحانی مرض ہے جس کا ابھی ہم نے مطالعہ کیا اور اس سے بچنے کی تدابیر کو بھی ملاحظہ کیا لیکن ذیل میں اس مرض کا ایک بہت ہی موثر آسان بہترین اور مکمل علاج درج کیا جا رہا ہے۔ ٹھنڈے دل سے اور غور سے مطالعہ فرمائیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور ضرور نفع ہو گا۔ اور وہ علاج یہ ہے کہ اپنے فارغ اوقات کو "دعوت و تبلیغ" کے کام میں لگائیں۔ محلے کی ہفتہ کی دو گشتیں اپنے شہر یا ضلع کے ہفتہ واری مرکزی اجتماع میں شرکت۔ مہینہ میں تین دن اور سال میں چالیس دن (یعنی ایک چلّہ)، وغیرہ۔ ان سب میں اگر ہم اپنا وقت لگائیں بلکہ اپنے بچوں کو کم از کم ۲۴، ۲۴ گھنٹوں کی جماعت میں بھیجتے رہیں اور خواتین کو خواتین کے اجتماعات میں بھیجیں تو ان شاء اللہ دینی مزاج بنتا چلا جائے گا، ہمارا سارا گھر، سارا محلہ اور شہر، بلکہ ملک کے ملک اسلام کی طرف آنے لگیں گے۔ سرکارِ دو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک

Marfat.com

طریقے عام ہونے لگیں گے۔ ان شاء اللہ فیشن پرستی خود بخود ختم ہوتی چلی جائے گی۔

ہزاروں اور لاکھوں واقعات شاہد ہیں، الحمدللہ لاکھوں اور کروڑوں افراد کی زندگی اس مبارک کام کی برکت سے بدل گئی ہے۔ کیسے کیسے بے دین لوگ اللہ والے بن گئے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ کام صرف نماز روزہ کی دعوت ہے۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں بلکہ یہ کام اللہ سے صحیح تعلق قائم کرنے کا نام ہے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کو مکمل طور پر اپنا لینے کی دعوت ہے۔ دعوت و تبلیغ کا کام دینِ اسلام کو مکمل طور پر ہماری زندگیوں میں لانے کا نام ہے لیکن یہ کام اُسی وقت سمجھ میں آسکتا ہے جب کہ اخلاص کے ساتھ اس میں کچھ وقت لگایا جائے۔

بہت سے کام دنیا میں ایسے ہیں جن کو، دیکھ کر کرنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ " دعوت و تبلیغ " والا کام ایسا ہے کہ اس کو کرکے دیکھنا پڑتا ہے۔

مختلف کالجوں اور سکولوں کے ایسے بے شمار طلباء سے راقم السطور واقف ہے جو دین سے بہت دور تھے جو نماز کے پابند بالکل نہیں تھے والدین کے نافرمان تھے۔ سخت فیشن پرستی میں مبتلا تھے۔ دن رات سینما بینی اور لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ اور دیگر بری عادتوں میں اپنے اوقات گزارتے تھے لیکن جب وہ اس مبارک کام میں لگے تو اللہ اللہ ان کو صرف دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ ان کی کوئی نماز قضا نہیں ہوتی چہرے پر داڑھی کی مبارک سنّت، پھر سنّت والا لباس۔ پھر ان کے بلند اخلاق اور سنجیدگی اور متانت مزید کہ والدین اور اُستادوں کا ادب اور اطاعت۔ غرض ان خوبیوں کو کوئی کہاں تک گنائے۔ مختصر

یہ کہ اس کام سے حسب ذیل فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ بڑوں میں بھی بچوں میں بھی۔ مردوں میں بھی، عورتوں میں بھی آپ بھی آزما کر دیکھئے۔

بہرحال، اس کے تعلق کے بعد حالات کچھ اس طرح ہو جاتے ہیں:۔

(۱) انسان کا تعلق اپنے خالق سے مضبوط ہونے لگتا ہے۔ اس کو یقینِ کامل ہونے لگتا ہے کہ سب کچھ بس اللہ ہی سے ہوتا ہے۔

(۲) اُسے یقین ہونے لگتا ہے کہ کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار دین اور بے دینی پر ہے۔ دین پر چلنا کامیابی ہے۔ اور بے دینی ناکامی ہے۔ امیر اور دولت مند ہو کر بھی انسان ناکام ہے۔ اگر وہ بے دین ہے۔ اور غربت اور فقیری کی حالت میں بھی وہ کامیاب ہے اگر وہ دیندار ہے۔

(۳) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ ہونے لگتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک مبارک سنت اور ایک ایک مبارک طریقہ کو وہ اپنی زندگی میں لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کو وہ بہت بڑی سعادت سمجھتا ہے (اور ایسا یقیناً سمجھنا بھی چاہیئے) ظاہر ہے کہ اس کے بعد فیشن پرستی کہاں باقی رہ سکتی ہے۔

(۴) الغرض وہ اپنی عبادات، معاملات، معاشرت، سیاست، لین دین، وغیرہ وغیرہ۔ سب کو اس دین کے تابع کر دینا چاہتا ہے جس کو لے کر سرکار دو عالم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوتے تھے۔

(۵) وہ اللہ سے دعائیں مانگنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ (اور اُسے دعاؤں کی قبولیت کا احساس بھی ہونے لگتا ہے)۔ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا اللہ کا ذکر کرنے والا اور درود شریف صبح شام پڑھنے

Marfat.com

والا بن جاتا ہے۔ وہ والدین کا اطاعت گذار۔ بڑوں کا ادب کرنے والا بن جاتا ہے اور اسلامی اصولوں غرض اسکی پوری زندگی اسلام کے نورانی سانچے میں ڈھلنے لگتی ہے۔ اس کا دینی مزاج بننے لگتا ہے۔ اور فیشن پرستی اس سے چھوٹنے لگتی ہے۔

(۶) اس کا ایمان ویقین درست ہونے لگتا ہے۔ اسکی نمازیں صحیح ہونے لگتی ہیں۔ اس کو یہ فکر لگ جاتی ہے کہ وہ خود بھی پورا پورا دین پر چلنے والا بن جائے اور اپنے گھر والوں اور محلے والوں بلکہ ساری اُمت بلکہ سارے عالم کو دین اسلام پر پورا پورا چلانے والا بن جائے۔

(۷) اُسے اس بات کا احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اب تک کس قدر دھوکے اور تاریکی میں تھا۔ کس قدر ظاہری اور باطنی گناہوں اور غیر اسلامی افکار اور نظریات میں مبتلا تھا۔ کس قدر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں سے دور تھا۔ گویا یہ دعوت و تبلیغ والا کام ایک آئینہ ہے جس میں انسان اپنی صحیح شکل دیکھ لیتا ہے کہ وہ "کتنے پانی میں ہے"۔ (مطلب یہ ہے کہ اُس میں کتنی دینداری ہے اُس کا اُسے صحیح اندازہ ہو جاتا ہے)

(۸) نہ صرف فیشن پرستی بلکہ سینما بینی، ناول بینی، ریس اور جوا۔ بے پردگی، شراب نوشی، نمازوں کو چھوڑ دینا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب امراض سے وہ دور ہونے لگتا ہے۔

(۹) اس کام میں لگنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ عشق رسول ؐ کیا ہے اور عاشق رسول ؐ صحیح معنوں میں کسے کہتے ہیں۔

(۱۰) اس کام کی برکت سے الحمدللہ اس کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے

کرامؓ، علمائے کرام اور سلف صالحین کی عزت و عظمت اور عقیدت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۱) اس کے بلند اور اعلیٰ اخلاق اللہ کو راضی کرنے والے بن جاتے ہیں۔

(۱۲) الحمدللہ اس مبارک کام کی برکت سے اسلام کے جیتے جاگتے نمونے دنیا میں نظر آ رہے ہیں۔

خلاصۂ بحث: بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ آپ "فیشن پرستی" کو چھوڑنا چاہتے ہیں (اور یقیناً اُسے چھوڑنا ہی چاہیئے) اور اپنے سرکار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں اور آپؐ کی مبارک سنّتوں کو اپنی اور اپنے خاندان والوں کی زندگی میں لانا چاہتے ہیں تو "دعوت و تبلیغ" کے اس کام میں لگ کر دیکھئے۔ ان شاء اللہ، ثم ان شاء اللہ ضرور ضرور نفع ہو گا۔ نہ صرف دین اور آخرت کا نفع بلکہ دنیا میں بھی سکون نصیب ہو گا۔ الحمدللہ اس کام کی برکت سے سارے عالم میں اسلام کے پھیلنے کے قوی امکانات (CHANCES) ظاہر ہونے لگے ہیں[۱]۔

یاد رکھیئے کہ یہ دعوت و تبلیغ کا کام خالص اپنی اور سارے عالم کے اصلاح کا کام ہے کاش یہ بات ہمیں سمجھ میں آ جاتے۔

الغرض فیشن پرستی ایک روحانی مرض ہے اور اس کا علاج اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ ہمارے نفس کی اصلاح نہ ہو جاتے۔ اور اس زمانے میں "دعوت و تبلیغ" کا کام اصلاحِ نفس کا سب سے مؤثر طریقہ ہے، چنانچہ مرشدنا حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

---

[۱] اس تفصیل کیلئے احقر کی تالیف "خاموش انقلاب یا کشتیٔ نوح" کا ضرور مطالعہ فرمائیں لیکن اس کے شائع ہونے میں ابھی کچھ دیر ہے۔ (ح-س)

Marfat.com

"اصلاحِ نفس کے چار جزو اور چار طریقے ہیں اور تبلیغ کے اندر حسن اتفاق سے چاروں طریقے جمع ہو گئے ہیں، صحبت صالح بھی ہے۔ ذکر و فکر بھی ہے، مواخاۃ فی اللہ بھی ہے اور محاسبۂ نفس بھی ہے اور انہی چاروں مجموعوں کا نام تبلیغی جماعت ہے۔ عام لوگوں کے لئے اصلاحِ نفس کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اس طریقۂ کار سے دین عام ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہر ملک کے اندر یہ صدا پہنچتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے ذریعہ لوگوں کے عقائد درست ہو رہے ہیں۔ لوگ تیزی سے اعمال کی جانب بڑھ رہے ہیں اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سانچے میں ڈھالنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کم از کم ان تجربات کو سامنے رکھ کر اعتراض کرنے والوں کو ٹھنڈے دل سے سوچنا اور غور کرنا چاہیئے۔ اس لئے اس میں خود چل کر اس کام کے فائدہ کو دیکھنا چاہیئے۔ اور پھر اعتراضات تو وہ قابلِ قبول ہیں جو کام میں گھس کر کئے جائیں اور جو باہر بیٹھ کر اعتراضات کرے وہ قابلِ قبول نہیں ہوا کرتے۔ اگر اندر گھس کر کوئی اعتراض کرے تب تو ٹھیک ہے۔ لیکن اندر گھسنے والا کوئی اعتراض کرتا نہیں کیونکہ داخل ہونے کے بعد اُسے اس کام کا فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ سب باہر کے اعتراضات ہیں جو قابلِ قبول نہیں۔

(تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور اسکے مفصل جوابات)

اب اس کتاب کو ایک ایمان افروز واقعہ پر ختم کرتا ہوں۔ ایسے بے شمار واقعات ہر ملک میں مسلسل پیش آ رہے ہیں۔ کوئی کہاں تک کہے

Marfat.com

اور لکھے۔ اور ان باتوں کو لکھنا کچھ مناسب بھی نہیں۔

ان کا تعلق تو دیکھنے ہی سے ہوتا ہے۔ بہر حال آپ خود وقت لگا کر دیکھ لیں انشاء اللہ ایمان تازہ ہو جائے گا۔

لندن کا ایمان افروز واقعہ

تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ لندن گئے۔ وہ اپنے لمبے کُرتے، اُونچے پائجامہ اور گول ٹوپی میں بظاہر وہاں عجیب سے معلوم ہوتے تھے مگر اس کے باوجود انگریز اُن کا بہت ادب کرتے تھے۔ ایک بار ان لوگوں نے کسی پارک (PARK) میں نماز پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انگریز آیا اور اُن کی پیٹھ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیا۔

ایک شخص نے پوچھا۔ "تم ان لوگوں کا اتنا احترام کیوں کرتے ہو"۔ اُس نے جواب دیا۔

یہ لوگ اپنے اس حُلیہ میں ہم کو عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کی طرح دکھائی دیتے ہیں:

THEY ARE JUST LIKE JESUS AND MOSES:-

(ماہنامہ الرسالہ جنوری سنہ ۱۹۸۱ء ص ۱۶)

اب اس واقعہ پر کیا تبصرہ کیا جائے۔ بس اپنا ایمان تازہ کر لیجئے۔

آپ خود محسوس کر سکتے ہیں کہ سنت والے مبارک اعمال کو صرف دیکھ کر غیر لوگ اسلام کی عظمت اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں بعض واقعات تو بیرونی ممالک میں ایسے بھی پیش آ رہے ہیں کہ لوگ گشتوں میں ساتھ ہو کر جماعتوں میں نکلے ہوئے لوگوں سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اور نہ جھوٹوں کا چہرہ ایسا ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض افراد تو صرف جماعتوں کی نقل و حرکت

دیکھ کر اسلام قبول کر چکے ہیں اور یہ سلسلہ الحمد للہ برابر جاری ہے۔
تو جب مسلمانوں میں صحیح معنوں میں اسلامی اعمال ہوں گے، تو وہ دیکھیں گے تو کیا حال ہوگا۔ ساری دنیا کی کایا ہی پلٹ جائے گی۔ بس اسلام ہی اسلام ہوگا دنیا میں چین وسکون ہوگا۔
بہر حال اب وقت آگیا ہے دیر نہ کریں۔ پتہ نہیں ہماری موت کا وقت کب ہے۔ غیروں کے طریقوں کو جلد سے جلد چھوڑ دیں۔ فیشن پرستی کو اپنی زندگی سے باہر نکال پھینک دیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں اور آپ کی مبارک سنتوں پر خود بھی چلیں اور اسکی دعوت سارے عالم کو دیں۔ اسی میں اپنی اور سارے عالم کی فلاح اور کامیابی ہے۔
اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ (آمین ثم آمین)

دُعاء

آخر میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے بھی اور قارئین کو بھی بلکہ سب مسلمانوں کو فیشن پرستی کے روحانی مرض اور وبا سے محفوظ فرمادے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کا عاشق اور اُن پر چلنے والا بنادے کہ ہمارا جینا بھی اسلام پر ہو اور ہمارا مرنا بھی اسلام پر ہو اور ہمیں کلمہ والی موت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بندۂ ناچیز حسن سعید عفا اللہ عنہٗ

Marfat.com